معطّر معتبر نعتیہ مجموعہ
ثنا کے پھول
اکبر بک سیلرز لاہور

معطر معنبر نعتیہ مجموعہ

ثناء کے تازہ پھول

ترتیب وتزئین

محمد نعیم یوسف عطاری

ناشر

اکبر بکسیلرز

زبیدہ سینٹر 40 اردو بازار لاہور

نام کتاب .... ثناء کے تازہ پھول

ترتیب وتزئین .... محمد نعیم یوسف عطاری

معاون .... محمد وسیم طاہر عطاری

صفحات 224

کمپوزنگ .... محمد نعمان

ناشر .... اکبر بکسیلرز اردو بازار لاہور

ہدیہ .... =/100 روپے

.........ملنے کا پتہ.........

- اکبر بکسیلرز زبیدہ سینٹر 40 اردو بازار لاہور 7352022
- ہرن مینار میڈیکل سٹور چوک نبی پورہ شیخوپورہ
- مکتبہ عطاریہ قاری محمد رفیق عطاری محلہ رحمانپورہ شیخوپورہ
- مکتبہ امینیہ عطاریہ امین پور بازار فیصل آباد
- احمد بک کارپوریشن اقبال روڈ راولپنڈی

حسن ترتیب

شرف نسبت

اے اللہ عزوجل تمام حمد وثناء عبادتیں اور پاکیاں تیرے لیے ہیں بے شک تو ہی مالکِ حقیقی ہے اور اے اللہ کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم یہ بجلی برکھا بادل گھٹا یہ سہانی دلنشیں رتیں سب آپ کے نعلین اقدس کا ہی صدقہ ہے۔

یہ کتاب "**ثناء کے تازہ پھول**" آپ کے ہاتھوں میں ہے میں اس کتاب کو ثانیٔ غازی علم الدین جماعت اہلسنت کے عظیم غازی اور شہید ناموس رسالت پر جان قربان کرنے والے عظیم سپوت جناب حضرت "عامر عبدالرحمٰن چیمہ" شہید کے نام کرتا ہوں۔

سگِ عطار محمد نعیم یوسف عطاری

23 جون جمعۃ المبارک 26 جمادی الاول 2006ء

ہر کوئی بول رہا ہے باری باری — جس زباں پہ دیکھو یہ الفاظ ہیں جاری
فیضانِ عطار ہے نسبت کتنی پیاری — عطار کا کرم ہے نعیم ہم ہیں عطاری

دعا

یا اللہ ناحق پھر پھر کے سر پھرایا میں نے
اپنی کوشش سے کچھ نہ پایا میں نے
طوفان میں ہے کشتی امید میری
لے تو ہی سنبھال، ہاتھ اٹھایا میں نے

ایک عرض کروں مولا منظور دعا کرنا
میں سب سے بڑا عاصی تو معاف خطا کرنا

جلتے ہیں دیے ہر دم اشکوں کے ان آنکھوں میں
ان آنکھوں کو اب مولا کرنیں تو عطا کرنا

جو تیرے نبی کا ہوا تو اس کا ہوا مولا
تو عشق محمد کا ہم سب کو عطا کرنا

میں جلوۂ احمد کے قابل تو نہیں واللہ
اس جلوہ کی خاطر ہی آنکھوں میں ضیاء کرنا

میں روتا ہوں مولا راتوں کو بھی اٹھ اٹھ کر
تنہائی کو یادوں کا تو ساتھ عطا کرنا

جب جان لبوں پر ہو اس قاری نکمے کی
سرکار کے چہرے کا اسے جلوہ عطا کرنا

﴿قاری شاہد محمود قادری﴾

❀ کہتی ہے یہ پھولوں کی ردا ❀

ہر لوح پہ تیرا نام لکھتا ہوں میں
ہو صبح کہ وقت شام لکھتا ہوں میں
ہو نغمہ ہے میرا تیری مدحت یا رب
شعروں میں تیرا پیام لکھتا ہوں میں

❀❀❀

کہتی ہے پھولوں کی ردا اللہ ھو اللہ
اشجار کے پتوں نے کہا اللہ ھو اللہ

بادل نے آسماں پہ لکھا اللہ ھو اللہ
پربت کی قطاروں کی ندا اللہ ھو اللہ

ہو سورۃ یٰسین کہ ہو سورۃ رحمٰن
قرآن کے لفظوں کی صدا اللہ ھو اللہ

خوشبو، کرن، اجالے، دھنک اور کہکشاں
ذاکر ہیں تیرے ارض و سماء اللہ ھو اللہ

کرتا ہے ثناء تیری برستا ہوا پانی
دریا ہے مصروف ثنا اللہ ھو اللہ

شبنم گری جو پھولوں پہ پڑھتی ہوئی ثناء
بلبل نے دیکھ کر یہ کہا اللہ ھو اللہ

جب نزع کے عالم میں ہو مولا یہ اجاگر
وردِ زباں ہو ذکر تیرا اللہ ھو اللہ

﴿علامہ نثار علی اجاگر عطاری﴾

بن کے جوگن مدینے نوں جاواں گی میں

جدوں طوفان للکارے سفینے چوں جواب آوے
میں آکھاں یا رسول اللہ تے سینے چوں جواب آوے
درو داں دے میرے تحفے فرشتے لے کے جاندے نے
سلام آکھاں تے مڑ سیدھا مدینے چوں جواب آوے

بن کے جوگن مدینے نوں جاواں گی میں
جو جو بیتی نبی ﷺ نوں سناواں گی میں

بن کے جوگن مدینے نوں جاواں گی میں
جو جو بیتی نبی ﷺ نوں سناواں گی میں

لوکی پچھدے نے جھلی کی لین جانا اے توں
روگ اڑے سولڑے سناواں گی میں

لوکی دسدے نے مینوں مدینہ بڑی دور اے
رات دن پینڈا کر کے تے جاواں گی میں

بن کے جوگن مدینے نوں جاواں گی میں
جو جو بیتی نبی ﷺ نوں سناواں گی میں

صابر صابری تاہنگاں مدنی دیاں
پیرچم چم کے سوہنا مناواں گی میں

بن کے جوگن مدینے نوں جاواں گی میں
جو جو بیتی نبی ﷺ نوں سناواں گی میں

امام زین العابدین

اِنْ نِلْتَ یَارُوْحَ الصَّبَا یَوْمًا اِلٰی اَرْضِ الْحَرَمْ
بَلِّغْ سَلَامِیْ رَوْضَةً فِیْهَا النَّبِیُّ الْمُحْتَرَمْ

مَنْ وَّجْهُهٗ شَمْسُ الضُّحٰی مَنْ خَدُّهٗ بَدْرُ الدُّجٰی
مَنْ ذَاتُهٗ نُوْرُ الْهُدٰی مَنْ کَفُّهٗ بَحْرُ الْهِمَمْ

قُرْاٰنُهٗ بُرْهَانُنَا فَسْخًا لِاَدْیَانٍ مَّضَتْ
اِذْ جَآءَنَا اَحْکَامُهٗ کُلُّ الصُّحُفْ صَارَ الْعَدَمْ

اَکْبَادُنَا مَجْرُوْحَةٌ مِنْ سَیْفِ هِجْرِ الْمُصْطَفٰی
طُوْبٰی لِاَهْلِ بَلْدَةٍ فِیْهَا النَّبِیُّ الْمُحْتَشَمْ

یَا رَحْمَةً لِّلْعَالِمِیْنَ اَنْتَ شَفِیْعُ الْمُذْنِبِیْن
اَکْدِمْ لَنَا یَوْمَ الْحَذِیْنَ فَضْلاً وَّجُوْدًا وَالْکَرَمْ

یَا رَحْمَةً لِّلْعَالِمِیْنَ اَدْرِکْ لِذَیْنِ الْعَابِدِیْنَ
مَحْبُوْسِ اَیْدِیْ الظَّالِمِیْنَ فِی الْمَوْکَبِ وَالْمُزْدَحَمْ

اَلصُّبْحُ بَدَا مِنْ طَلْعَتِهٖ
واللیل دجی من وفرته

فاق الرسلا فضلا وعلا
لیهدی السبلا لدلالته

کنذ الکرم مولی النعم
هادی السمم لشریعته

ازکی النسب اعلی الحسب
کل العرب فی خدمته
سعت الشجر نطق الحجر
شق القمر باشارته
جبریل أتی لیلة اسری
والدب دعی لحضرته
فمحمدنیا هو سدنا
فالمزلنا لا جابته
مولای صل وسلم دائما ابدا
علی حبیبک خیر الخلق کلهم
محمد سیدالکونین والثقلین
والفریقین من عرب ومن عجم
هوالحبیب الذی نرجی شفاعته
لکل هول من الاهوال مقتحم
یااکرم الخلق مالی من الوزیه
سواک عند حلول الحادث العمم
واثذن تسحب صلوه منک دائمة
علی النبی بمنهل ومنسجم

والاٰل والصحب ثم التابعین لھم
اھل التقی والتقی والحلم والکرم

ثم الرضا عن ابن بکر وعن عمر
وعن علی وعن عثمان ذالکرم

نسیما جانب بطحا

نسیما جانب بطحیٰ گزر کن
زاحوالم محمد صلی اللہ علیہ وسلم را خبر کن

توئی سلطان عالم یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم
زروئے لطف سوئے من نظر کن

بر ایں جان مشتاقم درآں جا
فدائے روضہ خیر البشر کن

مشرف گرچہ شد جامی زلطفش
خدایا ایں کرم، بار دگر کن

﴿مولانا نورالدین عبدالرحمٰن جامی﴾

مرحبا سید مکی مدنی

مرحبا سید مکی مدنی صلی اللہ علیہ وسلم العربی
دل و جاں باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

من بیدل بجما تو عجب حیرانم
اللہ اللہ چہ جمال است بدیں ابوالعجبی

نسبت نیست بذات تو بنی آدم را
بہتر از عالم و آدم توچہ عالی نسبی

نسبت خود بسکت کروم ولیس منفعلم
زانکہ نسبت بسکے کوئے توشد بے ادبی

ذات پاک تو چودریں ملک عرب کردہ ظہور
زاں سبب آمدہ قرآں بزبان عربی

چشم رحمت بکشا، سوئے من انداز نظر
اے قریشی لقب و ہاشمی و مطلبی

نخل بستان مدینہ زتو سرسبز مدام
زاں شدہ شہرۂ آفاق بہ شیریں رطبی

ماہمہ تشنہ لبانیم توئی آب حیات
لطف فرما کہ زحد می گزرد تشنہ لبی

سیدی انت حبیبی و طبیب قلبی
آمدہ سوئے توقدسی پئے درماں طلبی

﴿کلام: حاجی جان محمد قدسی﴾

❀ بادصبا تیرا گزر ❀

بادصباء تیرا گزر ہو جو کبھی سوئے حرم
پہنچا سلام شوق تو پیش نبی محترم

جوذات ہے نورالھدیٰ چہرہ ہے جو شمس الضحیٰ
عارض ہیں جو بدر الدجیٰ دست عطا بحر کرم

یا مصطفیٰ یا مجتبیٰ ہم عاصیوں پر رحم ہو
ہیں نفس امارہ سے اب مجبور ہم مغلوب ہم

قرآں ہی وہ برہاں ہے جو ناطق ادیان ہے
حکم اس کا جب نافذ ہوا تھے سب صحیفے کالعدم

﴿ کلام: مہدی ظہیر مرحوم ﴾

وہی خدا

کوئی تو ہے جو نظامِ ہستی چلا رہا ہے...... وہی خدا ہے
دکھائی بھی جو نہ دے نظر بھی جو آ رہا ہے...... وہی خدا ہے

وہی ہے مشرق وہی ہے مغرب سفر کریں سب اسی کی جانب
ہر آئینے میں جو عکس اپنا دکھا رہا ہے...... وہی خدا ہے

تلاش اس کو نہ کر بتوں میں وہ ہے بدلتی ہوئی رتوں میں
جو دن کو رات اور رات کو دن بنا رہا ہے...... وہی خدا ہے

کسی کو سوچوں نے کب سراہا وہی ہوا جو خدا نے چاہا
جو اختیار بشر پہ پہرے بٹھا رہا ہے...... وہی خدا ہے

نظر بھی رکھے سماعتیں بھی وہ جان لیتا ہے نیتیں بھی
جو خانہ لاشعور میں جگمگا رہا ہے...... وہی خدا ہے

کسی کو تاج وقار بخشے کسی کو ذلت کے ہار بخشے
جو سب کے ہاتھوں پہ مہر قدرت لگا رہا ہے...... وہی خدا ہے

سفید اس کا سیاہ اس کا نفس نفس ہے گواہ اس کا
جو شعلہ جان جلا رہا ہے بجھا رہا ہے...... وہی خدا ہے

﴿ کلام: مظفر وارثی ﴾

اللہ ہو...... اللہ ہو

اللہ ہو اللہ ہو بندے ہر دم اللہ ہو
پیچھے پیچھے موت ہے تیری آگے آگے تو

نہ کچھ تیرا نہ کچھ میرا او غافل انسان
سب کچھ جانے جان بوجھ کر بنے ہیں کیوں انجان
دارا اور سکندر جیسے شہنشاہ عالیشان
لاکھوں من مٹی میں سو گئے بڑے بڑے سلطان
تیری کیا اوقات ہے بندے کچھ بھی نہیں ہے تو

تیرا میرا جیون جیسے چلتے پھرتے سائے
جوں جوں بڑھتی جائے عمریا جیون گھٹتا جائے
موت کھڑی ہے سر پہ تیرے جانے کب آجائے
ایک سانس کا پنچھی ہے تو کون تجھے سمجھائے
رہ جائے گا پنجرہ خالی اڑ جائے گی روح

تنہا قبر میں ہو گا تیرا کوئی نہ ہو گا میت
اللہ ہی اللہ بول سلامت جیون بازی جیت
ڈھلتا سورج روز سنائے تجھے فنا کے گیت
نیند سے آنکھیں کھول تمنا کیسی ہے یہ پریت
اللہ تیرا جاگ رہا ہے اور سوتا ہے تو

﴿فنا سلامت﴾

ان کی مہک نے

ان ﷺ کی مہک نے دل کے غنچے کھلا دیئے ہیں
جس راہ چل گئے ہیں کوچے بسا دیئے ہیں

جب آ گئی ہیں جوش رحمت پہ ان کی آنکھیں
جلتے بجھا دیئے ہیں روتے ہنسا دیئے ہیں

میرے کریم ﷺ سے گر قطرہ کسی نے مانگا
دریا بہا دیئے ہیں در بے بہا دیئے ہیں

آنے دو یا ڈبو دو اب تو تمہاری جانب
کشتی تمہی پہ چھوڑی لنگر اٹھا دیئے ہیں

اک دل ہمارا کیا ہے آزار اس کا کتنا
تم نے تو چلتے پھرتے مردے جلا دیئے ہیں

اللہ کیا جہنم اب بھی نہ سرد ہو گا
رو رو کے مصطفیٰ ﷺ نے دریا بہا دیئے ہیں

ملک سخن کی شاہی تم کو رضاؔ مسلم
جس سمت آ گئے ہو سکے بٹھا دیئے ہیں

کلام: اعلیٰ حضرت احمد رضا خان

شہنشاہ کا روضہ

حاجیو! آؤ شہنشاہ ﷺ کا روضہ دیکھو
کعبہ تو دیکھ چکے کعبے کا کعبہ دیکھو

آب زم زم تو پیا خوب بجھائیں پیاسیں
آؤ جود شہہ ﷺ کوثر کا بھی دریا دیکھو

زیر میزاب ملے خوب کرم کے چھینٹے
ابر رحمت کا یہاں روز برسنا دیکھو

دھوم دیکھی ہے درِ کعبہ پہ بے تابوں کی
ان کے مشتاقوں میں حسرت کا تڑپنا دیکھو

خوب آنکھوں سے لگایا ہے غلافِ کعبہ
قصرِ محبوب ﷺ کے پردے کا بھی جلوہ دیکھو

وہاں مطیعوں کا جگر خوف سے پانی پایا
یاں سیہ کاروں کا دامن پہ مچلنا دیکھو

غور سے سن تو رضاؔ کعبے سے آتی ہے صدا
میری آنکھوں سے میرے پیارے کا روضہ دیکھو

﴿کلام: اعلیٰ حضرت احمد رضا خان بریلوی﴾

❀ ہمارا نبی ❀

سب سے اولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی ﷺ
سب سے بالا و والا ہمارا نبی ﷺ

اپنے مولیٰ کا پیارا ہمارا نبی
دونوں عالم کا دولہا ہمارا نبی ﷺ

بزم آخر کا شمع فروزاں ہوا
نور اول کا جلوہ ہمارا نبی ﷺ

بجھ گئیں جس کے آگے سبھی مشعلیں
شمع وہ لے کر آیا ہمارا نبی ﷺ

جس کے تلووں کا دھوون ہے آب حیات
ہے وہ جان مسیحا ہمارا نبی ﷺ

خلق سے اولیاء اولیاء سے رسل
اور رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی ﷺ

جیسے سب کا خدا ایک ہے ویسے ہی
ان کا ان کا تمہارا ہمارا نبی ﷺ

کون دیتا ہے دینے کو منہ چاہئے
دینے والا ہے سچا ہمارا نبی ﷺ

غمزدوں کو رضا مژدہ دیجئے کہ ہے
بیکسوں کا سہارا ہمارا نبی ﷺ

﴾کلام اعلیٰ حضرت احمد رضا خان بریلویؒ﴿

لم یات نظیرک فی

لم یات نظیرک فی نظر مثل تو نہ شد پیدا جانا
جگ راج کو تاج تورے سر سو ہے تجھ کو شہ دوسرا جانا

البحر علا والموج طغیٰ من بیکس و طوفاں ہوشربا
منجدھار میں ہوں بگڑی ہے ہوا موری نیا پار لگا جانا

یا شمس نظرت الی لیلی چو بطیبہ رسی عرضے بکنی
توری جوت کی جھل جھل جگ میں رچی مری شب نے نہ دن ہونا جانا

انا فی عطش و سخاک اتم اے گیسوئے پاک اے ابر کرم
برسن ہارے رم جھم رم جھم دو بوند ادھر بھی گرا جانا

یا قافلتی زیدی اجلک رحمے بر حسرت تشنہ لبک
مورا جیرا لرجے درک درک طیبہ سے ابھی نہ سنا جانا

القلب شج والھم شجوں دل زار چناں جاں زیر چنوں
پت اپنی بپت میں کا سے کہوں مورا کون ہے تیرا ہوا جانا

الروح فداک فزد حرقا یک شعلہ دگر برزن عشقا
مورا تن من دھن سب پھونک دیا یہ جان بھی پیارے جلا جانا

بس خامہ خام نوائے رضا نہ یہ طرز مری نہ یہ رنگ مرا
ارشاد احبا ناطق تھا ناچار اس راہ پڑا جانا

﴿کلام: اعلیٰ حضرت احمد رضا خان بریلوی﴾

نعت

ہم خاک ہیں اور خاک ہی ماوا ہے ہمارا
خاکی تو وہ آدم جد اعلیٰ ہے ہمارا

اللہ ہمیں خاک کرے اپنی طلب میں
یہ خاک تو سرکار سے تمغہ ہے ہمارا

جس خاک پہ رکھتے تھے قدم سید عالم
اس خاک پہ قرباں دل شیدا ہے ہمارا

خم ہوگئی پشت فلک اس طعن زمیں سے
سن ہم پہ مدینہ ہے وہ رتبہ ہے ہمارا

اس نے لقب خاک شہنشاہ سے پایا
جو حیدر کرار کہ مولیٰ ہے ہمارا

اے مدعیو! خاک کو تم خاک نہ سمجھے
اس خاک میں مدفون شہ بطحا ہے ہمارا

ہے خاک سے تعمیر مزار شہ کونین
معمور اسی خاک سے قبلہ ہے ہمارا

ہم خاک اڑائیں گے جو وہ خاک نہ پائی
آباد رضا جس پہ مدینہ ہے ہمارا

(کلام اعلیٰ حضرت احمد رضا خان بریلوی)

❁ شمع رسالت ❁

تو شمع رسالت ﷺ ہے عالم تیرا پروانہ
تو ماہ نبوت ﷺ ہے اے جلوۂ جانانہ

جو ساقی کوثر ﷺ کے چہرے سے نقاب اٹھے
ہر دل بنے مے خانہ ہر آنکھ ہو پیمانہ

دل اپنا چمک اٹھے ایمان کی طلعت سے
کر آنکھیں بھی نورانی اے جلوۂ جانانہ

سرشار مجھے کردے اک جام لبالب سے
تا حشر رہے ساقی آباد یہ مے خانہ

ہر پھول میں بو تیری ہر شمع میں ضو تیری
بلبل ہے تیرا بلبل پروانہ ہے پروانہ

پیتے ہیں ترے در کا کھاتے ہیں ترے در کا
پانی ہے تیرا پانی دانہ ہے ترا دانہ

آباد اسے فرما ویراں ہے دل نوری
جلوے ترے بس جائیں آباد ہو ویرانہ

﴿مصطفیٰ رضا خاں نوری﴾

❀ ہے ذکر میرے لب پر ❀

ہے ذکر میرے لب پر ہر صبح شام تیرا
میں کیا ہوں ساری خلقت لیتی ہے نام تیرا

مالک تجھے بنایا مخلوق کا خدا نے
اس واسطے لکھا ہے ہر شے پہ نام تیرا

بٹتا ہے دو جہاں میں تیرے ہی گھر سے باڑا
لینا ہے سب کا شیوہ دینا ہے کام تیرا

کیا خوب ہو جو مجھ سے آ کر صبا یہ کہہ دے
پہنچا دیا ہے میں نے شہ ﷺ کو سلام تیرا

راتوں کو روتے روتے دریا بہائے تو نے
بخشش کی عاصیوں کو یہ اہتمام تیرا

جب قبر میں فرشتے پوچھیں کہ تو ہے غلام کس کا
نکلے مری زباں سے یا شاہ نام تیرا

وہ دن خدا دکھائے تجھ کو جمیل رضوی
ہو جائے ان کے در پر قصہ تمام تیرا

﴿کلام: حضرت مولانا جمیل الرحمٰن خان﴾

گلستان محمد ﷺ

ہر شے میں نور رخ تاباں محمد ﷺ
ہر پھول میں خوشبوئے گلستان محمد ﷺ

اللہ نے محبوب کو بے مثل بنایا
ممکن ہی نہیں ہو کوئی ہم شان محمد ﷺ

وہ دل ہی نہیں جو نہ جھکے سوئے مدینہ
وہ سر ہی نہیں جو نہ ہو قربان محمد ﷺ

عشاق سمجھتے ہیں اسے گلشن جنت
کہتے ہیں جسے لوگ بیابان محمد ﷺ

کیوں ان کے غلاموں کو ہو ڈر حشر ولحد کا
ہاتھوں میں ہیں تھامے ہوئے دامان محمد ﷺ

ہم جائیں گے فردوس میں رضواں سے یہ کہہ کر
روکو نہ ہمیں ہم ہیں غلامان محمد ﷺ

توصیف و ثناء لکھے جمیل رضوی کیا
جب صانع مطلق ہے ثنا خوان محمد ﷺ

﴿شاعر: حضرت مولانا جمیل الدین رضویؒ﴾

حبیب خدا کا نظارا

حبیب ﷺ خدا کا نظارا کروں میں
دل و جان ان پر نثارا کروں میں

میں کیوں غیر کی ٹھوکریں کھانے جاؤں
ترے در سے اپنا گزارا کروں میں

یہ اک جان کیا ہے اگر ہوں کروروں
ترے نام پر سب کو وارا کروں میں

مجھے ہاتھ آئے اگر تاج شاہی
تری نقش کف پا پر نثارا کروں میں

مرا دین و ایمان فرشتے جو پوچھیں
تمہاری ہی جانب اشارہ کروں میں

خدا خیر سے لائے وہ دن بھی نوریؔ
مدینے کی گلیاں بہارا کروں میں

(کلام: مصطفیٰ رضا خان نوریؔ)

ماہ طیبہ

ماہ طیبہ نیر بطحا صلی اللہ علیک وسلم
تیرے دم سے عالم چمکا صلی اللہ علیک وسلم

ہر شے میں ہے تیرا جلوہ تجھ سے روشن دین و دنیا
بانٹا تو نے نور کا باڑا صلی اللہ علیک وسلم

پھیلی عالم میں تیری ضیاء سبحان اللہ ماشاء اللہ
جلوہ حق ہے جلوہ تیرا صلی اللہ علیک وسلم

تو چاہے وہ جو رب چاہے، رب چاہے جو تو چاہے
چاہا تیرا رب کا چاہا صلی اللہ علیک وسلم

تیرے گھر کا بچہ بچہ، سارا گھرانہ سید والا
نوری مورت نور کا پتلا صلی اللہ علیک وسلم

رافع تم ہو دافع تم ہو، نافع تم ہو شافع تم ہو
رنج و غم کا پھر یا کھٹکا صلی اللہ علیک وسلم

﴿کلام: حضرت مصطفیٰ رضا خانؒ﴾

آپ آئے تو رُت مستانی ہوگئی

آپ آئے تو رت مستانی ہو گئی
بن دیکھے دنیا دیوانی ہو گئی

جب سے بنایا ہے اپنا لجپال نے
سب دنیا میری دیوانی ہو گئی

یہ ہے درود پاک کی برکت دوستو
دور میرے گھر سے ویرانی ہو گئی

جس نے بڑھ کر ان کا دامن تھام لیا
خلد میں جانے کی آسانی ہو گئی

دائی حلیمہ کی اندھیاری جھونپڑی
آپ کے جلواؤں سے نورانی ہو گئی
مجھ کو تو سرکار نے بلوا لیا
جگ والوں کو کیوں حیرانی ہو گئی
جب سے نیازؔی کرم کیا سرکار ﷺ نے
ایک حقیقت میری کہانی ہو گئی

﴿عبدالستار نیازؔی﴾

یہ سب تمہارا کرم ہے آقا

کوئی سلیقہ ہے آرزو کا، نہ بندگی میری بندگی ہے
یہ سب تمہارا کرم ہے آقا کہ بات اب تک بنی ہوئی ہے
عمل کی میرے اساس کیا ہے، بجز ندامت کے پاس کیا ہے
رہے سلامت بس ان کی نسبت میرا تو بس آسرا یہی ہے
عطا کیا مجھ کو درد الفت، کہاں تھی یہ پر خطا کی قسمت
میں اس کرم کے کہاں تھا قابل حضورؐ کی بندہ پروری ہے
کسی کو کیا حال دل سنائیں، کسی کو حالات کیوں بتائیں
تمہی سے مانگیں گے تم ہی دو گے تمہارے در سے ہی لو لگی ہے
تجلیوں کے کفیل تم ہو، مراد قلب خلیل تم ہو
خدا کی روشن دلیل تم ہو، یہ سب تمہاری ہی روشنی ہے

ہے کعبہ ہی مرجع خلائق، بہت نمایاں ہیں یہ حقائق
مگر جو مطلوب عاشقاں ہے، حضورؐ کے در کی حاضری ہے
بشیر کہیئے نذیر کہیئے انہیں سراج منیر کہیئے
جو سر بہ سر ہے کلام ربی، وہ میرے آقا کی زندگی ہے

﴿خالد محمود خالد﴾

شہنشاہ والا کی آمد

یہ کس شہنشہ والا کی آمد آمد ہے
یہ کون سے شہ بالا کی آمد آمد ہے

یہ آج تارے زمین کی طرف ہیں کیوں مائل
یہ آسمان سے پیہم ہے نور کیوں نازل

یہ آج کاہے کی شادی ہے عرش کیوں جھوما
لب زمین کو لب آسمان نے کیوں چوما

رسل انہیں کا تو مژدہ سنانے آئے ہیں
انہیں کے آنے کی خوشیاں منانے آئے ہیں

فرشتے آج جو دھومیں مچانے آئے ہیں
انہیں کے آنے کی شادی رچانے آئے ہیں

چمک سے اپنی جہاں جگمگانے آئے ہیں
مہک سے اپنی ہی کوچے بسانے آئے ہیں

یہی تو سوتے ہوؤں کو جگانے آئے ہیں
یہی تو روتے ہوؤں کو ہنسانے آئے ہیں
رؤف ایسے ہیں یہ اور رحیم ہیں اتنے
کہ گرتے پڑتوں کو سینے لگانے آئے ہیں
سنو گے لا نہ زبان کریم سے نوریؔ
یہ فیض و جود کے دریا بہانے آئے ہیں

﴿کلام: حضرت مصطفیٰ رضا خانؒ﴾

یارسول اللہ

یا رسول اللہ ﷺ آکر دیکھ لو
یا مدینے میں بلا کر دیکھ لو
سیکڑوں کے دل منور کر دیئے
اس طرف بھی آنکھ اٹھا کر دیکھ لو
یہ کبھی انکار کرتے ہی نہیں
بے نواؤ! آزما کر دیکھ لو
چاہے جو مانگو عطا فرمائیں گے
نامرادو! ہاتھ اٹھا کر دیکھ لو
سیر جنت دیکھنا چاہو اگر
روضہ انور پہ آکر دیکھ لو

دوجہاں کی سرفرازی ہو نصیب
ان کے آگے سر جھکا کر دیکھ لو

ان کی رفعت کا پتہ ملتا نہیں
مہر مہ چکر لگا کر دیکھ لو

اس جمیلؔ قادری کو بھی حضور
اپنے در کا سگ بنا کر دیکھ لو

﴿کلام: حضرت جمیل الرحمٰن قادریؒ﴾

تمہارا نام

تمہارا نام مصیبت میں جب لیا ہو گا
ہمارا بگڑا ہوا کام بن گیا ہو گا

خدا کا لطف ہوا ہو گا دستگیر ضرور
جو گرتے گرتے ترا نام لے لیا ہو گا

دکھائی جائیگی محشر میں شان محبوبی
کہ آپ ہی کی خوشی آپ کا کہا ہو گا

خدائے پاک کی چاہیں گے اگلے پچھلے خوشی
خدائے پاک خوشی ان کی چاہتا ہو گا

کسی کے پاؤں کی بیڑی یہ کاٹتے ہوں گے
کوئی اسیر غم ان کو پکارتا ہو گا

کسی طرف سے صدا آئے گی حضور آؤ
نہیں تو دم میں غریبوں کا فیصلہ ہو گا

کوئی کہے گا دہائی ہے یا رسول اللہ
تو کوئی تھام کے دامن مچل گیا ہو گا

کسی کو لے کے چلیں گے فرشتے ہوئے جحیم
وہ ان کا راستہ پھر پھر کے دیکھتا ہو گا

خدا کے واسطے جلد ان سے عرض حال کرو
کسے خبر ہے کہ دم بھر میں ہائے کیا ہو گا

پکڑ کے ہاتھ کوئی حال دل سنائے گا
تو رو کے قدموں سے کوئی لپٹ گیا ہو گا

کوئی قریب ترازو کوئی لب کوثر
کوئی صراط پر ان کو پکارتا ہو گا

وہ پاک دل کہ نہیں جس کو اپنا اندیشہ
ہجوم فکر و تردد میں گھر گیا ہو گا

کہیں گے اور نبی اِذْهَبُوْا اِلٰی غَیْرِی
مرے حضور کے لب پر انا لہا ہو گا

غلام ان کی عنایت سے چین میں ہونگے
عدو حضور کا آفت میں مبتلا ہو گا

میں ان کے در کا بھکاری ہوں فضل مولیٰ سے
حسن فقیر کا جنت میں بسترا ہو گا

(کلام: حضرت مولانا حسن رضا خانؒ)

❀ در تمہارا مل گیا ❀

عاصیوں کو در تمہارا ﷺ مل گیا
بے ٹھکانوں کو ٹھکانہ مل گیا
فضل رب سے پھر کمی کس بات کی
مل گیا سب کچھ جو طیبہ مل گیا
ان کے در نے سب سے مستغنیٰ کیا
بے طلب بے خواہش اتنا مل گیا
ناخدائی کیلئے آئے حضور
ڈوبتو نکلو سہارا مل گیا
آنکھیں پرنم ہو گئیں سر جھک گیا
جب ترا نقش کف پا مل گیا
خلد کیسی، کیا چمن کس کا وطن
مجھ کو صحرائے مدینہ مل گیا
ان کے طالب نے جو چاہا پالیا
ان کے سائل نے جو مانگا مل گیا
تیرے در کے ٹکڑے ہیں اور میں غریب
مجھ کو روزی کا ٹھکانہ مل گیا
اے حسن فردوس میں جائیں جناب
ہم کو صحرائے مدینہ مل گیا

﴿کلام: حسن رضا خان رحمۃ اللہ علیہ﴾

تمہارے آستانے سے

نہ ہو آرام جس بیمار کو سارے زمانے سے
اٹھا لے جائے تھوڑی خاک ان کے آستانے سے

تمہارے در کے ٹکڑوں سے پڑا ملتا ہے اک عالم
گزارا سب کا ہوتا ہے اسی محتاج خانے سے

کوئی فردوس ہو یا خلد ہو ہم کو غرض مطلب
لگایا اب تو بستر آپ ہی کے آستانے سے

تمہارے تو وہ احساں اور یہ نافرمانیاں اپنی
ہمیں تو شرم سی آتی ہے تم کو منہ دکھانے سے

زمیں تھوڑی سی دیدے بہر مدفن اپنے کوچہ میں
لگا دے میرے پیارے میری مٹی بھی ٹھکانے سے

نہ پہنچے ان کے قدموں تک نہ کچھ حسنِ عمل ہی ہے
حسن کیا پوچھتے ہو ہم گئے گزرے زمانے سے

{کلام: حسن رضا خان}

مدنی مدینے والے

مجھے در پہ پھر بلانا مدنی ﷺ مدینے والے
مے عشق بھی پلانا مدنی ﷺ مدینے والے

مری آنکھ میں سمانا مدنی ﷺ مدینے والے
بنے دل ترا ٹھکانا مدنی ﷺ مدینے والے

تری جب کہ دید ہو گی جبھی میری عید ہو گی
مرے خواب میں تم آنا مدنی ﷺ مدینے والے

ترا تجھ سے ہوں سوالی شہا ﷺ پھیرنا نہ خالی
مجھے اپنا تم بنانا مدنی ﷺ مدینے والے

تری فرش پر حکومت تری عرش پر حکومت
تو شہنشاہ زمانہ مدنی ﷺ مدینے والے

تری سادگی پہ لاکھوں تری عاجزی پہ لاکھوں
ہوں سلام عاجزانہ مدنی ﷺ مدینے والے

ترے غم میں کاش عطار رہے ہر گھڑی گرفتار
غم مال سے بچانا مدنی ﷺ مدینے والے

﴿شاعر: حضرت مولانا الیاس عطار قادری﴾

ہوا مدینے کی

ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا مدینے کی
مہکی مہکی فضا مدینے کی

آرزو ہے خدا مدینے کی
مجھ کو گلیاں دکھا مدینے کی

دن ہے کیسا منور و روشن
رات رونق فزا مدینے کی

چھاؤں تو ہر جگہ کی ٹھنڈی ہے
دھوپ بھی دلربا مدینے کی

ہے پہاڑوں پر نور کی چادر
وادیاں دلِ کشا مدینے کی
کیوں ہو مایوس اے مریضو! تم
لے لو خاک شفا مدینے کی

کوئی ناکام لوٹتا ہی نہیں
راہ لے تو گدا مدینے کی
میری قسمت میں کاتب تقدیر!
لکھ دے لکھ دے قضا مدینے کی

جاکے عطار پھر مدینے میں
رحمتیں لوٹنا مدینے کی

﴿شاعر: مولانا محمد الیاس قادری مدظلہ العالی﴾

ثنائے مدینہ

کروں دم بدم میں ثنائے مدینہ
لگاتا رہے دل صدائے مدینہ
خدا کی قسم پیاری پیاری ہے جنت
مگر عاشقوں کو رلائے مدینہ

کھلادے کلی میرے مرجھائے دل کی
خدارا تو آ کر ہوائے مدینہ
شفاعت کی خیرات کا جو طالب ہے
برائے زیارت وہ آئے مدینہ

نہ دے یا الٰہی مجھے تخت شاہی
بنادے مجھے بس گدائے مدینہ

مری خاک جس دم اڑے یا الٰہی
اسے کاش! اڑائے ہوائے مدینہ

یہ عطار مکے سے زندہ سلامت
تڑپتا ہوا کاش! آئے مدینہ

﴿کلام: حضرت مولانا الیاس قادری مدظلہ العالی﴾

مدینے کو جائیں

مدینے کو جائیں یہ جی چاہتا ہے
مقدر بنائیں یہ جی چاہتا ہے

مدینے کے آقا دو عالم کے مولا
ترے پاس آئیں یہ جی چاہتا ہے

جہاں دونوں عالم ہیں محو تمنا
وہاں سر جھکائیں یہ جی چاہتا ہے

محمد ﷺ کی باتیں محمد ﷺ کی سیرت
سنیں اور سنائیں یہ جی چاہتا ہے

در پاک کے سامنے دل کو تھامے
کریں ہم دعائیں یہ جی چاہتا ہے

دلوں سے جو نکلیں دیار نبی میں
سنیں وہ صدائیں یہ جی چاہتا ہے

پہنچ جائیں بہزاد جب ہم مدینے
تو خود کو نہ پائیں یہ جی چاہتا ہے

﴾کلام: بہزاد لکھنوی﴿

قلب حیران

ہم مدینے سے اللہ کیوں آ گئے قلب حیراں کی تسکیں وہیں رہ گئی
دل وہیں رہ گیا جاں وہیں رہ گئی خم اسی در پہ اپنی جبیں رہ گئی

یاد آتے ہیں ہم کو وہ شام و سحر، وہ سکون دل و جان روح و نظر
یہ انہیں کا کرم ہے انہیں کی عطا ایک کیفیت دل نشیں رہ گئی

اللہ اللہ وہاں کا درود و سلام اللہ اللہ وہاں کا سجود و قیام
اللہ وہاں کا وہ کیف دوام وہ صلوٰۃ سکوں آفریں رہ گئی

جس جگہ سجدہ ریزی کی لذت ملی جس جگہ ہر قدم ان کی رحمت ملی
جس جگہ نور رہتا ہے شام و سحر وہ فلک رہ گیا وہ زمیں رہ گئی

پڑھ کے نصر من اللہ و فتح قریب ہم رواں جب ہوئے سوئے کوئے حبیب
برکتیں رحمتیں ساتھ چلنے لگیں بے بسی زندگی کی یہیں رہ گئی

زندگانی وہیں کاش! ہوتی بسر کاش! بہزاد آتے نہ ہم لوٹ کر
اور پوری ہوئی ہر تمنا مگر یہ تمنائے قلب حزیں رہ گئی

﴾کلام: بہزاد لکھنوی﴿

اور بھی کچھ مانگ

اب تنگیٔ داماں پہ نہ جا اور بھی کچھ مانگ
ہیں آج وہ مائل بہ عطا اور بھی کچھ مانگ

ہر چند کہ آقا نے بھرا ہے تیرا کشکول
کم ظرف نہ بن ہاتھ بڑھا اور بھی کچھ مانگ

سلطانِ مدینہ کی زیارت کی دعا کر
جنت کی طلب چیز ہے کیا اور بھی کچھ مانگ

جن لوگوں کو شک ہے کہ کرم ان کا ہے محدود
ان لوگوں کی باتوں پہ نہ جا اور بھی کچھ مانگ

سرکار کا در ہے در شاہاں تو نہیں ہے
جو مانگ لیا جو مانگ لیا اور بھی کچھ مانگ

اس در پہ یہ انجام ہوا حسن طلب کا
جھولی میری بھر بھر کے کہا اور بھی کچھ مانگ

پہنچا ہے جو اس در پہ تو رہ رہ کے نصیرؔ آج
آواز پہ آواز لگا اور بھی کچھ مانگ

﴿کلام: پیر نصیر الدین گولڑوی﴾

آرزوئے رسول

عدم سے لائی ہے ہستی میں آرزوئے رسول ﷺ
کہاں کہاں لئے پھرتی ہے جستجوئے رسول ﷺ

بلائیں لوں تری اے جذب شوق صلی علیٰ
کہ آج دامن دل کھنچ رہا ہے سوئے رسول ﷺ

تلاش نقش کف پائے مصطفیٰ کی قسم
چنے ہیں آنکھوں سے ذرات خاک کوئے رسول ﷺ

شگفتہ گلشن زہرہ کا ہر گل تر ہے
کسی میں رنگ علی کسی میں بوئے رسول ﷺ

پھر ان کے نشہ عرفان کا پوچھنا کیا ہے
جو پی چکے ہیں ازل میں مئے سبوئے رسول ﷺ

عجب تماشا ہو میدان حشر میں بیدم
کہ سب ہوں پیش خدا اور میں روبروئے رسول ﷺ

﴿کلام: حضرت بیدم شاہ وارثی﴾

سائے میں تمہارے

سائے میں تمہارے ﷺ ہیں قسمت یہ ہماری ہے
قرباں دل و جاں ہیں کیا شان تمہاری ہے

کیا پیش کروں تم کو کیا چیز ہماری ہے
یہ دل بھی تمہارا ہے یہ جاں بھی تمہاری ہے

نقشہ تیرا دلکش ہے صورت تیری پیاری ہے
جس نے تمہیں دیکھا ہے سو جان سے واری ہے

گو لاکھ برے ہیں ہم کہلاتے تمہارے ہیں
اک نظر کرم کرنا یہ عرض ہماری ہے

ہم چھوڑ کے اس در کو جائیں تو کہاں جائیں
اک نام تمہارا ہے جو ہونٹوں پہ جاری ہے

تاجی تیرے سجدے سے زاہد کو جلن کیوں ہے
قدرت نے جبیں سائی قسمت میں اتاری ہے

﴿کلام: ذہین شاہ تاجی صاحب﴾

بے خود کیئے دیتے ہیں

بے خود کیئے دیتے ہیں انداز حجابانہ
آ دل میں تجھے رکھ لوں اے جلوۂ جانانہ

بس اتنا کرم کرنا اے چشم کریمانہ
جب جان لبوں پر ہو تم سامنے آ جانا

جب تم نے مجھے اپنا دنیا میں بنایا ہے
محشر میں کبھی کہہ دینا یہ ہے میرا دیوانہ

جی چاہتا ہے تحفے میں بھیجوں میں انہیں آنکھیں
درشن کا تو درشن ہو نذرانے کا نذرانہ

پینے کو تو پی لوں گا پر شرط ذرا سی ہے
اجمیر کا ساقی ہو بغداد کا مئے خانہ

کیوں آنکھ لگائی تھی کیوں آنکھ ملائی تھی
اب رُخ کو چھپا بیٹھے کر کے مجھے دیوانہ

بیدمؔ میری قسمت میں سجدے ہیں اسی در کے
چھوٹا ہے نہ چھوٹے گا سنگ در جانانہ

﴿کلام: حضرت بیدمؔ شاہ وارثی﴾

طیبہ کی بستی

یوں ترقی پر ہو یا رب میری مستی ایک دن
یعنی دیکھوں خواب میں طیبہ کی بستی ایک دن

خاک طیبہ میں کہیں اے کاش مل جائے یہ خاک
کام آ جائے مری ناکارہ ہستی ایک دن

یہ دل پژمردہ ہو جاتا شگفتہ بالیقیں
ابر رحمۃ کی اگر بدلی برستی ایک دن

چہرۂ انور دکھادو خواب میں آکر مجھے
جاں نکل جائے نہ صورت کو ترستی ایک دن

بحر عصیاں گو ہے طوفاں پر نہیں مایوس دل
جنس رحمت پا ہی لیں گے ان سے سستی ایک دن

محو ہو جاتے معاصی میرے نیر سب کے سب
لطف و سرور کی اگر بدلی برستی ایک دن

﴿کلام: سید محمد ریاض الحسن جیلانی نیرؔ﴾

پکھ رہے یا نہ رہے

کچھ رہے یا نہ رہے مجھ بے اثر کے سامنے
گنبد خضری رہے میری نظر کے سامنے

گاہے گاہے جو کفالت کر رہا ہے خود میری
اور کیا مانگوں بھلا اس چارہ گر کے سامنے

دیکھی کچھ دنیا بھی ہم نے گھوم کر لیکن جناب
سب سفر بے کیف طیبہ کے سفر کے سامنے

یا نبی ہم کو عطا کر اتنی شاہی چند روز
ہم کہیں کہ گھر لیا ہے تیرے گھر کے سامنے

جو درود پاک پڑھ کر یاد کرتے ہیں انہیں
جاتی ہے ان کی خبر خیر البشر کے سامنے

مدعا عابد خدا نے اس کا پورا کر دیا
جو برستی آنکھ دیکھی ان کے در کے سامنے

﴿کلام: پیرزادہ عابد علی شاہ صاحب﴾

گلزار مدینہ

گلزار مدینہ صلی علیٰ رحمت کی گھٹا سبحان اللہ
پر کیف فضا ماشاء اللہ خود رب نے کہا سبحان اللہ

اس زلف معنبر کو چھو کر مہکائی ہوئی اتراتی ہوئی
لائی ہے پیام تازہ کوئی آئی ہے صباء سبحان اللہ

ہونٹوں پہ تبسم کی موجیں ہاتھوں میں لئے جام رحمت
کوثر کے کنارے وہ ان کا انداز عطا سبحان اللہ
کہنے کو نعتیں سب نے کہیں یہ نعت نصیر آفاقی ہے
کہتے مہر علی کہتے تیری ثناء کیا خوب کہا سبحان اللہ

❀ اے عشق نبی ❀

اے عشق نبی ﷺ میرے دل میں بھی سما جانا
مجھ کو بھی مدینے کا دیوانہ بنا جانا
قدرت کی نگاہیں بھی جس چہرے کو تکتی تھیں
اُس چہرہ انور کا دیدار کرا جانا
جس خواب میں ہو جائے دیدار نبی حاصل
اے عشق کبھی مجھ کو نیند ایسی سلا جانا
دیدار محمد کی حسرت تو رہے باقی
جز اس کے ہر اک حسرت اس دل سے مٹا جانا
دنیا سے ریاض ہو جب عقبیٰ کی طرف جانا
داغ غم احمد سے سینے کو بسا جانا

﴾کلام: علامہ ریاض الدین سہروردی﴿

مقام سرور صلی اللہ علیہ وسلم

نبی میں کیسا خدا نے کمال رکھا ہے
کہ ان کے حسن میں اپنا جمال رکھا ہے
خطاب رحمت عالم کا بخش کر ان کو
مقام سرور دین لازوال رکھا ہے
خدا نے ان کے سبب ہم گناہ گاروں سے
عذاب عام کو دنیا میں ٹال رکھا ہے
لحد میں آئیں گے سرکار اس لئے دل سے
عذاب قبر کا خطرہ نکال رکھا ہے
کسی قدم پہ نہ بھولے حضور امت کو
ہمارا آپ نے کتنا خیال رکھا ہے
انہیں جو چاہنے والے ہیں ان کو قدرت نے
جہاں بھی رکھا ہے آسودہ حال رکھا ہے
ریاض کیسا کرم ہے شفیع محشر کا
بہ لطف خاص یہ عاصی سنبھال رکھا ہے

(کلام: ریاض الدین سہروردیؒ)

نورِ خدا

زمینوں میں اور آسمانوں میں چمکے
وہ نور خدا سب زمانوں میں چمکے

وہ نبیوں رسولوں کے جسموں میں چمکے
وہ ہی اہل ایماں کی جانوں میں چمکے

انہی سے ہوئیں خانقاہیں منور
وہ ولیوں کے سب آستانوں میں چمکے

چمک ان کی پہنچی نہیں ہے کہاں تک
وہ غاروں پہاڑوں چٹانوں میں چمکے

بیانوں میں عشاق کے بھی وہ چمکے
صحابہ کی بھی داستانوں میں چمکے

وہ اپنی حدیثوں میں بھی خوب روشن
وہ قرآن کے سارے بیانوں میں چمکے

ریاضؔ اس کرم پر تو کر شکر ہر دم
بہت خوب تم نعت خوانوں میں چمکے

کلام: حضرت علامہ ریاض الدین سہروردیؒ

❀ ذرے اُس خاک کے ❀

ذرّے اُس خاک کے تابندہ ستارے ہوں گے
جس جگہ آپ نے نعلین اُتارے ہوں گے

لوگ تو حسن عمل لے کے چلے روز حساب
سروراں ہم کو فقط تیرے سہارے ہوں گے

بوئے گل اس لئے پھرتی ہے چھپائے چہرہ
گیسو سرکار دو عالم نے سنوارے ہوگے

اُس طرف ابر برستا ہے گناہ گاروں پر
جس طرف چشم محمد کے اشارے ہوں گے

اُٹھ گئی جب میری جانب وہ کرم بار نظر
اُس گھڑی قطب کے بھی وارے نیارے ہوں گے

﴿شاعر: خواجہ غلام قطب الدین صاحب﴾

❀ جب مسجد نبوی کے ❀

جب مسجد نبوی کے مینار نظر آئے
اللہ کی رحمت کے آثار نظر آئے

منظر ہو بیاں کیسے الفاظ نہیں ملتے
جس وقت محمد کا دربار نظر آئے

بس یاد رہا اتنا سینے سے لگی جالی
پھر یاد نہیں کیا کیا انور نظر آئے

دُکھ درد کے ماروں کو غم یاد نہیں رہتے
جب سامنے آنکھوں کے غمخوار نظر آئے

مکے کی فضاؤں میں طیبہ کی ہواؤں میں
ہم نے تو جدھر دیکھا سرکار نظر آئے

چھوڑ آیا ظہوری میں دل و جاں مدینے میں
اب جینا یہاں مجھ کو دشوار نظر آئے

(شاعر: محمد علی ظہوری)

جلوہ گر حضور

جلوہ گر حضور ﷺ ہو گئے
سب اندھیرے دور ہو گئے

ارض مصطفیٰ کی خاک کے
ذرّے اشک نور ہو گئے

ان کی یاد میں خوشی ملی
جب غموں سے چور ہو گئے

ان کے راستے میں جو ملے
رنج بھی سرور ہو گئے

جن میں ان کا واسطہ رہا
کام وہ ضرور ہو گئے

صدقہ ہے ظہوری نعت کا
معاف سب قصور ہو گئے

(شاعر: محمد علی ظہوری)

دعائیں ہزار دو

یہ آرزو نہیں کہ دُعائیں ہزار دو
پڑھ کے نبی کی نعت لحد میں اُتار دو

دیکھا ابھی ہے نظر نے جمال یار
اے موت مجھ کو تھوڑی سی مہلت اُدھار دو

سنتے ہیں جانکنی کا ہے لمحہ بڑا کٹھن
لے کر نبی کا نام یہ لمحہ گزار دو

میرے کریم ﷺ میں تیرے در کا فقیر ہوں
اپنے کرم کی بھیک مجھے بار بار دو

گر جیتنا ہے عشق میں لازم یہ شرط ہے
کھیلو اگر یہ بازی تو ہر چیز ہار دو

یہ جان بھی ظہوری نبی کے طفیل ہے
اس جان کو حضور کا صدقہ اتار دو

(شاعر: محمد علی ظہوری)

رحمت کی جھڑی

ہر سمت برستی ہوئی رحمت کی جھڑی ہے
یہ سرور کونین کے آنے کی گھڑی ہے

محبوب کے دربار سے جو چاہو ملے گا
اللہ کی رضا آپ کی چوکھٹ پہ کھڑی ہے

سرکار نے حسان کو منبر پہ بٹھایا
آقا کے ثناء خوان کی توقیر بڑی ہے
وہ ابر کرم دشت کو گلزار بنائے
وہ سایۂ رحمت ہے اگر دھوپ کڑی ہے

جب چاہو ظہوری کروں روضے کا نظارا
تصویر مدینے کی میرے دل میں جڑی ہے

﴿شاعر: محمد علی ظہوریؒ﴾

تجلیوں کا میلہ

کہیں نہ دیکھا زمانے بھر میں جو کچھ مدینے میں آ کے دیکھا
تجلیوں کا لگا ہے میلہ جدھر نگاہیں اُٹھا کے دیکھا

وہ دیکھو دیکھو سنہری جالی ادھر سوالی اُدھر سوالی
قریب سے جو بھی اُن کے گزرا حضور نے مسکرا کے دیکھا

عجیب لذت ہے بے خودی کی عجب کشش ہے در نبی کی
سرور کیسا ہے کچھ نہ پوچھو لپٹ کے سینے لگا کے دیکھا

طواف روضے کا کر رہی ہیں یہاں وہاں اشک بار آنکھیں
ہے گونج صلی علیٰ کی ہر سو جہاں جہاں پہ بھی جا کے دیکھا

جہاں گئے اُن کا ذکر چھیڑا جہاں رہے اُن کی یاد آئی
نہ غم زمانے کے پاس آئے نبی کی نعتیں سنا کے دیکھا

ظہوری جاگے نصیب تیرے بس اک نگاہ کرم کے صدقے
کہ بار بار اپنے در پہ تجھ کو تیرے نبی نے بلا کے دیکھا

﴿شاعر: محمد علی ظہوریؒ﴾

مٹیں رنج و غم

مٹیں رنج و غم آزما کے تو دیکھو
ذرا ان کی محفل سجا کے تو دیکھو

سکوں ہو گا حاصل دل مضطرب کو
خیال ان کا دل میں بسا کے دیکھو

یہ کیوں کہتے ہیں ہم مدینہ مدینہ
کبھی تم مدینے میں جا کے تو دیکھو

وہ ہے سامنے میرے آقا کا روضہ
نگاہوں کو اپنی اُٹھا کے تو دیکھو

سلاموں کے گجرے، دُرُدوں کی ڈالی
ذرا آنسوؤں سے سجا کے تو دیکھو

ظہوریؔ کرم شامل حال ہو گا
مصیبت میں اُن کو بلا کے تو دیکھو

﴿شاعر: محمد علی ظہوریؔ﴾

چاند تارے

چاند تارے ہی کیا دیکھتے رہ گئے
ان کو ارض و سما دیکھتے رہ گئے

پڑھ کے روح الا میں سورہ والضحیٰ
صورت مصطفیٰ دیکھتے رہ گئے

وہ امامت کی شب، وہ صف انبیاء
مقتدی مقتدی دیکھتے رہ گئے

معجزہ تھا وہ ہجرت میں ان کا سفر
دشمنان خدا دیکھتے رہ گئے

مرحبا شان معراج ختم رسل
سب کے سب انبیاء دیکھتے رہ گئے

میں نصیر آج وہ ہے نعت نبیؐ
نعت گو منہ مرا دیکھتے رہ گئے

(شاعر: نصیرالدین گولڑوی)

مدینے بُلا

مجھے بھی مدینے بلا میرے مولا
کرم کی تجلی دکھا میرے مولا
بہت بے قراری کے عالم میں ہوں میں
میری بے قراری مٹا میرے مولا

یہ دونوں جہاں تیرے زیر اثر ہیں
جو تجھ کو نہ مانیں بڑے بے خبر ہیں
نہیں جانتے جو بھی تیرے غضب کو
انہیں غفلتوں سے جگا میرے مولا

شفاعت کا وعدہ کیا تو نے جس سے
گناہگار اُمید رکھتے ہیں اس سے
سفارش کریں تجھ سے اُمت کی آقا
تو کرتا سبھی کا بھلا میرے مولا

مری مشکلیں گر تیرا امتحاں ہے
تو ہر غم قسم سے خوشی کا سماں ہے
گناہوں کی میرے اگر یہ سزا ہے
تو پھر مشکلوں کو مٹا میرے مولا

نگاہوں سے پنہاں کیوں منزل میری ہے
کیوں منجھدار میں ناؤ پھنسی ہے
خطاؤں کا مارا بھی پالے گا ساحل
گر عابد کے دل میں سما میرے مولا

﴿شاعر: پیرزادہ عابدؔ علی شاہ﴾

❀ مصطفیٰ نے سنبھال رکھا ہے ❀

خاک مجھ میں کمال رکھا ہے
مصطفیٰ نے سنبھال رکھا ہے

میرے عیبوں پہ ڈال کر پردہ
مجھ کو اچھوں میں ڈال رکھا ہے

اُن کی رحمت نہیں فقط ہم پہ
غیر کا بھی خیال رکھا ہے

دال سے دافعِ بلا ہیں وہ
یوں محمد میں دال رکھا ہے

جو فقیران شاہ بطحا ہیں
اُن کی گدڑی میں لال رکھا ہے

مصطفیٰ کی شبیہہ حسین و حسن
نام پردے میں آل رکھا ہے

حق نے دلبر کو دے کر جمال اپنا
پاس اپنے جلال رکھا ہے

تیرا اعجاز کب کا مر جاتا
تیرے ٹکڑوں نے پال رکھا ہے

﴿شاعر: اعجاز احمد اعجاز﴾

قرآن جیسا تھا

جبیں کی ہر شکن کا مرتبہ فرمان جیسا تھا
بدن کی رحل پر چہرہ کھلے قرآن جیسا ہے

نہ کرتیں کیسے خوشبو سے وضو گلیاں مدینے کی
نبی ﷺ گلدستہ تھے شہر نبی ﷺ گلدان جیسا تھا

کئی برسوں تلک جس پر کلام حق ہوا نازل
حقیقت میں وہ دل قرآن کے جزدان جیسا تھا

سعادت کیوں نہ سمجھیں ہم وہاں قربان ہونے کی
جہاں دل کے جلانے میں سماں لوبان جیسا تھا
بذات خود تھی وہ ذات گرامی حل مسائل کا
مجسم نور تھے لیکن بدن انسان جیسا تھا
ہمیشہ منہ سے جھڑتے تھے تکلم کے گہر پارے
وجود باکمال ان کا وفا کی کان جیسا تھا
عجب انداز سے کی حاشیہ آرائی دنیا نے
وگرنہ جانِ مسلک تو مرا حسان جیسا تھا

﴿شاعر: جان کاشمیری﴾

❀ عطائے سرور عالم ❀

عطائے سرور عالم ہے زندگی میری
غبار پاہے نبی کا سکندری میری
قدم قدم پہ وہ کرتے ہیں رہبری میری
نثار اُن پہ سب عرفان و آگہی میری
میں اُن کی یاد میں سب کچھ بھلائے بیٹھا ہوں
خدا کا خاص کرم ہے قلندری میری
زمانے بھر کی امیری سے کیا غرض مجھ کو
درِ نبی کی غلامی ہے خسروی میری

یہی امید شب و روز کی علامت ہے
کبھی تو ہو گی مدینے میں حاضری میری

جہاں میں نسبت سرکار کے حوالے سے
رہی ہے کشت تمنا ہری بھری میری

بجز خا کے نہ لکھ پایا کوئی وصف حبیب
میں کیا ہوں اور کیا یاٰمینؔ شاعری میری

{شاعر: یاٰمینؔ وارثی}

دہلیز مصطفیٰ

روح کو سکون قلب کو آرام آگیا
جب لب پہ حضور کا جب نام آگیا

ڈوبا ہی جارہا تھا گناہوں کے بوجھ سے
سرکار کا وسیلہ میرے کام آگیا

دربار مصطفیٰ کے تصور کا کیا جواب
کبھی صبح آگیا ہے کبھی شام آگیا

خوشبو جو آرہی ہے مدینے کی بار بار
کیا پھر در رسول سے پیغام آگیا

بر آئے اب تو دید کا ارمان یا رسول!
اب آفتاب زیست لب بام آگیا

دہلیز مصطفیٰ کو چوما ہے بار بار
یہ ذوق نعت کتنا میرے کام آ گیا
ہو ناز کیوں نہ اس کو مقدر پہ اے عدیلؔ
اُس میکدے سے پی کے جو اک جام آ گیا

﴿شاعر: عدیلؔ سلطانی﴾

یاد مدینے کی

آئی پھر یاد مدینے کی رُلانے کیلئے
دل تڑپ اُٹھا ہے دربار میں جانے کیلئے
کاش میں اُڑتا پھروں خاک مدینہ بن کر
اور مچلتا رہوں سرکار کو پانے کیلئے
میرے لجپال نے رسوا نہ کبھی ہونے دیا
جب پکارا انہیں آئے ہیں بچانے کیلئے
غم نہیں چھوڑ دے یہ سارا زمانہ مجھ کو
میرے آقا تو ہیں سینے سے لگانے کیلئے
یہ تو بس ان کا کرم ہے کہ وہ سن لیتے ہیں
ورنہ یہ لب ہیں کہاں فریاد سنانے کیلئے
پھر میسر تجھے دیدار مدینہ ہو گا
وہ بلائیں گے تجھے جلوہ دکھانے کیلئے
مجھ گناہ گار و خطا کار کو محشر میں عدیلؔ
ہوں گے موجود وہ دامن چھپانے کیلئے

﴿شاعر: عدیلؔ سلطانی صاحب﴾

عشق بلالی

عطا کر دو مجھے عشق بلالیؓ یا رسول اللہ ﷺ
نہ جاؤں آپ کے در سے میں خالی یا رسول اللہ

ملی عظمت اُسے دنیا میں عقبیٰ میں ملی جنت
نگاہ لطف ہے جس پر بھی ڈالی یا رسول اللہ

گناہ گاروں پہ سایہ بن کے چھا جائے گی محشر میں
جو دوش پاک پر چادر ہے کالی یا رسول اللہ

میری جھولی کو بھی اب علم کی خیرات سے بھر دو
سوالی ہوں سوالی ہوں سوالی یا رسول اللہ

قضا آنے سے پہلے ایک دن طیبہ نگر آ کر
میں دیکھوں آپ کے روضے کی جالی یا رسول اللہ

کسی صورت نہ گھر سے جب اندھیرا ہو سکا رخصت
تمہارے نام کی محفل سجالی یا رسول اللہ

یقین ہے اب کرم اللہ کا ہو جائے گا مجھ پر
محبت آپ کی دل میں بسالی یا رسول اللہ

سلیقہ نعت گوئی کا مجھے بھی ہو عطا آقا
حبیب بے نوا بھی ہے سوالی یا رسول اللہ

(شاعر: حبیب الرحمٰن رومی صاحب)

❀ میرے سرکار ❀

مجھ پہ کرم جب ہو گا میرے سرکار کا
میں بھی دیکھوں گا روضہ میرے سرکار کا

رنج والم کے مارو ہوں گے غم دور تمہارے
مِل کر لگاؤ نعرہ میرے سرکار کا

چاند ہوا دو پارہ سورج بھی واپس آیا
دیکھا جس وقت اشارہ میرے سرکار کا

ہوں گی مرادیں پوری دل کے سب غنچے کھلیں گے
جب بھی دیکھوں گا جلوہ میرے سرکار کا

عرش بریں سے تابہ فرشِ زمیں تک لوگو
جو کچھ بھی ہے یہ صدقہ میرے سرکار کا

مجھ سے کہا یہ اُن کے در سے آنے والوں نے
شہروں میں شہر ہے پیارا میرے سرکار کا

صابرؔ یہ بات مسلم اُس نے دیکھا ہے رب کو
جس نے دیکھا ہے چہرہ میرے سرکار کا

﴿شاعر: صابر التماس﴾

﴾ در پہ ہو کے حاضر ﴿

تیرے در پہ ہو کے حاضر تجھے صد سلام کرنا
میری زندگی کا مقصد یہی ایک کام کرنا

تیرے نور نقش پا سے چھٹی ظلمتیں جہاں کی
ہے جہاں کل پہ لازم تیرا احترام کرنا

یہ سبق ملا ہے مجھ کو در مکتب نبی سے
کہ نہ خود ہونا نہ کسے غلام کرنا

تیری راہ چلتے رہتے تو کبھی نہ ہوتے رسوا
تو ہی پھر سے اب خدارا ہمیں راست کام کرنا

جو ہم آج کر رہے ہیں ذرا اس پر غور کر لیں
وہ ہی کر رہے ہیں ہم کیا جو تھا اصل کام کرنا

﴾ کلام: جناب نثار بزمی صاحب ﴿

﴾ کس نے ذرّوں کو ﴿

کس نے ذرّوں کو اُٹھایا اور صحرا کر دیا
کس نے قطروں کو ملایا اور دریا کر دیا

زندہ ہو جاتے ہیں جو مرتے ہیں اس کے نام پر
اللہ، اللہ، موت کو کس نے مسیحا کر دیا

شوکت مغرور کا کس شخص نے توڑا طلسم
منہدم کس نے الٰہی قصر کسریٰ کر دیا

کس کی حکمت نے یتیموں کو کیا در یتیم
اور غلاموں کو زمانے بھر کا مولا کر دیا
آدمیت کا غرض ساماں مہیا کر دیا
اک عرب نے آدمی کا بول بولا کر دیا

﴿شاعر: اختر ہری چند﴾

محسن انسانیت

محسن انسانیت ہے شاہِ موجودات ہے
رحمۃ للعالمین میرے نبی کی ذات ہے
آتش دوزخ کو اُس پر کر دیا رب نے حرام
شافع محشر کی نسبت جس بشر کے ساتھ ہے
آپ محبوب خدا ہیں اوّل و آخر نبی
سر بسر تفسیر قرآں آپ کی ہر بات ہے
جب سے چومے خاک طیبہ نے قدم سرکار کے
ذرّے ذرّے پر مسلسل نور کی برسات ہے
گنبد خضریٰ کا سایہ ہو گیا جس کو نصیب
اُس کی صبحیں پرسکوں ہیں پرسکون ہر رات ہے
ہے میسر دو جہاں کو جس قدر بھی دلکشی
باخدا حسنِ محمد کی فقط خیرات ہے
خاکِ پائے مصطفیٰ مل جائے گر مجھ کو سلیم
اس سے بڑھ کر کیا بھلا میرے لئے سوغات ہے

﴿شاعر: عمران سلیم صاحب﴾

رحمۃ للعالمین

یہ جو قرآن مبین ہے، رحمۃ للعلمین
تیری عظمت کا امین ہے، رحمۃ للعلمین

دل تو کہتا ہے کہ تیری شان کے شایاں ہو نعت
نطق کو یارا نہیں ہے، رحمۃ للعلمین

تو حسینوں کا حسین ہے تو جمیلوں کا جمیل
تو امینوں کا امین ہے، رحمۃ للعلمین

تیرا کوچہ، تیرا در، تیرا مدینہ، تیری راہ
رشک فردوس بریں ہے، رحمۃ للعلمین

تیرا جلوہ، تیری خو، تیرا تقدس، تیری ذات
حاصل علم و یقین ہے رحمۃ للعلمین

فکر دانش ہو کہ بزم آب و گل کی وسعتیں
تیرا ثانی ہی نہیں ہے رحمۃ للعلمین

﴿شاعر: احسان دانش﴾

عشق جس کو بھی

عشق جس کو بھی مصطفیٰ سے ہے
بس وہی آشنا خدا سے ہے

صرف اتنا ہی جانتا ہوں میں
میری پہچان مصطفیٰ سے ہے

وجہ تخلیق کائنات ہیں آپ
زندگی آپ کی عطا سے ہے

دہر میں اس کو کیا کمی جس کا
رابطہ شاہ دوسرا سے ہے

وہ در مصطفیٰ پہ جھک جائے
خوف جس کو کسی سزا سے ہے

ان کا منظور سے ہے ربط یہی
جو سخی کا کسی گدا سے ہے

﴿شاعر: منظور وزیرآبادی﴾

حبیب کی بات ہے

نہ کہیں سے دور ہیں منزلیں نہ کوئی قریب کی بات ہے
جسے چاہے اس کو نواز دے یہ درِ حبیبؐ کی بات ہے

جسے چاہا در پہ بلا لیا جسے چاہا اپنا بنا لیا
یہ بڑے کرم کے ہیں فیصلے یہ بڑے نصیب کی بات ہے

وہ بھٹک کے راہ میں رہ گئی یہ مچل کے در سے لپٹ گئی
وہ کسی امیر کی شان تھی یہ کسی غریب کی بات ہے

میں بروں سے لاکھ برا سہی مگر ان سے ہے مرا واسطہ
مری لاج رکھ لے مرے خدا یہ ترے حبیبؐ کی بات ہے

تجھے اے منور بے نوا درِ شہ ﷺ سے چاہیئے اور کیا
جو نصیب ہو کبھی سامنا تو بڑے نصیب کی بات ہے

«شاعر: منور بدایونی»

طور سینا

نہ کلیم کا تصور، نہ خیال طور سینا
میری آرزو محمدؐ مری جستجو مدینہ

میں گدائے مصطفیٰ ہوں مری عظمتیں نہ پوچھو
مجھے دیکھ کر جہنم کو بھی آ گیا پسینہ

مجھ دشمنو نہ چھیڑو، مرا ہے جہاں میں کوئی
میں ابھی پکار لوں گا، نہیں دور ہے مدینہ

میں مریض مصطفیٰؐ ہوں مجھے چھیڑو نہ طبیبو!
مری زندگی جو چاہو، مجھے لے چلو مدینہ

مرے ڈوبنے میں باقی نہ کوئی کسر رہی تھی
کہا 'المدد محمد ﷺ' تو ابھر گیا سفینہ

سوا اس کے میرے دل میں کوئی آرزو نہیں ہے
مجھے موت بھی جو آئے تو ہو سامنے مدینہ

کبھی اے شکیل دل سے نہ مٹے خیال احمد ﷺ
اسی آرزو میں مرنا، اسی آرزو میں جینا

«شاعر: شکیل بدایانی»

دُعا سے پہلے

جب لیا نام نبی ﷺ میں نے دعا سے پہلے
میری آواز وہاں پہنچی صبا سے پہلے

کر نہ منزل کی طلب رہنما سے پہلے
ذکر محبوب ﷺ سنا ذکر خدا سے پہلے

بے وضو عشق کے مذہب میں عبادت ہے حرام
خوب رو لیتا ہوں آقا ﷺ کی ثنا سے پہلے

ہم نے بھی اس در اقدس پہ لگائی ہے نظر
جس جگہ منگتوں کو ملتا ہے صدا سے پہلے

دم آخر مجھے آقا ﷺ کی زیارت ہو گی
ایک دن آئیں گے سرکار ﷺ قضا سے پہلے

حق سے کرتا ہوں دعا پڑھ کے محمد ﷺ پہ درود
یہ وسیلہ بھی ضروری ہے دعا سے پہلے

﴿شاعر: حافظ مظہر الدین﴾

بیڑا مدینے والا

جس نے مدینے جانڑا کر لو تیاریاں
بیڑا مدینے والا لیندا پیا تاریاں

حاجیاں نیں چمی رجالی جالی او کرماں والی
لکھ پہرے داراں بھاویں چھڑیاں نیں ماریاں

اوتھے نیں ٹھنڈیاں چھاواں دل کش مخمور ہواواں
کھلیاں بہشتاں دیا جیویں سب باریاں
کعبے دے گرد گھمیئے روضے دی جالی چمیئے
تک آیئے جنت دیاں نالے کیاریاں
سوہنے نوں راضی کریئے رحمت تھیں جھولی بھریئے
پلکاں دے نال دیئے تھاں تھاں بہاریاں
رب دا حبیب اوتھے سب دا طبیب اوتھے
ہندیاں مدینے جا کے دور بیماریاں
صدمے کیوں ہجر دے سہیئے اوتھے اک پل نہ رہیئے
دس جے چلے جایئے مار اڈاریاں
صورت نورانی جس دی دنیا دیوانی جس دی
کیوں نہ میں جاواں حافظ اُس توں بلہاریاں

﴿بیڑا مدینے والا﴾

تیرا وجود الکتاب

لوح بھی تو قلم بھی تو تیرا وجود الکتاب
گنبد آبگینہ رنگ تیرے محیط میں حباب
عالم آب و خاک میں تیرے ظہور سے فروغ
ذرۂ ریگ کو دیا تو نے طلوع آفتاب
شوکت سنجرؒ و سلیمؒ تیرے جلال کی نمود
فقر جنیدؒ و بایزیدؒ تیرا جمال بے نقاب

شوق ترا اگر نہ ہو میری نماز کا امام
میرا قیام بھی حجاب، میرا سجود بھی حجاب
تیری نگاہ ناز سے دونوں مراد پا گئے
عقل غیاب و جستجو، عشق حضور و اضطراب

﴿شاعر: علامہ اقبال﴾

نگاہ کرم

میری جانب بھی ہو اک نگاہ کرم اے شفیع انوار خاتم الانبیاء
آپ نو رازل آپ شمع حرم آپ شمس الضحیٰ خاتم الانبیاء
آپ ہیں حق نگر آپ ہیں حق رساں سدرۃ المنتہیٰ آپ نے زیبا
آپ ہیں مظہر ذات رب العلیٰ رہبر حق نما خاتم الانبیاء
آپ فخر عجم آپ شان عرب آپ لطف اتم آپ رحمت لقب
سرور ذی حشم شاہ والا نسب مرتضیٰ مجتبیٰ خاتم الانبیاء
آپ ہیں وجہ تخلیق کون و مکاں آپ کے دم سے ہیں یہ زمیں آسماں
آپ ہیں بے نشانی کا عین نشاں اے شہہ دوسرا خاتم الانبیاء
اے فصیح البیاں اے بلیغ اللساں اے وحید الزماں ماورائے گماں
آپ کا نور ہے ازکراں تاکراں شاہد کبریا خاتم الانبیاء
مرسل مرسلاں سرور عرشیاں ہادی انس و جاں مقبل مقبلاں
آپ کی ذات ہے باعث کن فکاں وارث ارض و سما خاتم الانبیاء

﴿شاعر: جلیل لقوی صاحب﴾

❀ غلامی رسول کی ❀

ہر بات اک صحیفہ تھی امی رسولؐ کی
الفاظ تھے خدا کے، زباں تھی رسولؐ کی

وحدانیت کے پھول کھلے گرم ریت پر
دی سنگ بے زباں نے گواہی رسولؐ کی

پرچم تھے نقش پا کے، ستاروں کے ہاتھ میں
گزری جو کہکشاں سے، سواری رسولؐ کی

سیڑھی لگائے عرش خدا پر نبیؐ کی یاد
چلتی ہے سانس، تھام کے انگلی رسولؐ کی

دیکھیں گے میرے سر کی طرف لوگ حشر میں
چمکے گی تاج بن کے غلامی رسولؐ کی

پہلا قدم ازل ہے، ابد آخری سفر
پھیلی ہے کائنات پہ ہستی رسولؐ کی

کھلتے ہیں در دریچے اور مظفر شعور کے
کرتا ہوں جب میں بات خدا کی، رسولؐ کی

﴿شاعر: مظفر وارثی﴾

آئے سرکار مدینہ

طلع البدر علینا　　طلع البدر علینا

☆☆☆

آئے سرکار مدینہ　　لائے انوار مدینہ
ہیں قدم بوس رسالت　　گل و گلزار مدینہ
کندنی رنگ ہے گہرا　　ہے لباس آج سنہرا
چاندنی رات نے پہنا　　طلع البدر علینا

☆☆☆

لوگو! آواز دو سب کو　　دیکھ لو قاصد رب کو
روشنی غار حرا کی　　مل گئی ہردۂ شب کو
بارش نجم و قمر ہے　　آج سے حکم سحر ہے
رات کو رات نہ کہنا　　طلع البدر علینا

☆☆☆

ہاشمی مطلبی ہیں　　فخر امی و ابی ہیں
آپ ہی حق کے نبی ہیں　　دافع تیرہ شبی ہیں
مژدہ ہو نوع بشر کو　　اب تمنائے سحر کو
کشتۂ شب نہیں رہنا　　طلع البدر علینا

☆☆☆

دل نے پائی ہیں مرادیں
اُن کی راہوں کو سجا دیں
گل بچھائے ہیں صبا نے
آؤ ہم آنکھیں بچھا دیں
چاند ابھرا ہے لیے آج
مِنْ ثنیت الوداع آج
وجبت شکر علینا
طلع البدر علینا

﴿شاعر: صہبا اختر مرحوم﴾

اُن کے کوچے میں

جبین عجز کے سجدے لٹا کر ان کے کوچے میں
مقدر اپنا چمکائیں گے جا کر ان کے کوچے میں

کسی صورت یہاں پر اب ہمارا جی نہیں لگتا
ہمیں باد صبا لے جا اڑا کر ان کے کوچے میں

جب آئے موت خاک طیبہ مل کر جسم پر میرے
سپرد خاک کر دینا سجا کر ان کے کوچے میں

کبھی ہم گنبد خضریٰ کو دیکھیں گے، کبھی خود کو
نگاہیں بار بار اپنی اٹھا کر ان کے کوچے میں

چلو اے طائران گلستاں شہر مدینہ میں
رہیں گے آشیاں اپنا بنا کر ان کے کوچے میں

ہے تو بھی عندلیب گلستان مصطفیٰ نیر
سنا نغمے محمدؐ کے تو جا کر ان کے کوچے میں

﴿شاعر: شریف الدین نیر﴾

درو دیوار کو چوموں

مضافات مدینہ کے میں سب آثار کو چوموں
نگاہوں سے کروں سجدے درودیوار کو چوموں

چلی ہے بن کے جوگن تو میرے آقا کی گلیوں میں
صباء تیری بلائیں لوں تیری رفتار کو چوموں

لپٹ جاتے ہیں جو ہر زائد طیبہ کے قدموں سے
میں اُن ذرّوں میں اُن رستوں میں اُن اشجار کو چوموں

حروف یا رسول اللہ ہیں شامل ہر قصیدے میں
لگا کر اپنے سینے سے میں ان اشعار کو چوموں

ہوا مٹھی میں بھر لائی ہے کنگران کی چوکھٹ سے
زرخاص دیار احمد مختار کو چوموں

میں اپنی بے گناہی میں کہوں ابکیا سر محشر
ندامت سے جھکوں اور دامن سرکار کو چوموں

ریاض اتنی تمنا ہے کہ مرقد میں دم پرسش
اٹھوں اُٹھ کر قدم سید ابرار کو چوموں

(شاعر: ریاض حسن چودھری)

❀ اپنی تمنا دے دے ❀

قطرہ مانگے جو کوئی، تو اسے دریا دے دے
مجھ کو کچھ اور نہ دے، اپنی تمنا دے دے

میں تو تجھ سے فقط اک نقش کف پا مانگوں
تو جو چاہے تو مجھے جنت ماویٰ دے دے

وہ جو آسودگی چاہیں، انہیں آسودہ کر
بے قراری کی لطافت مجھے تنہا دے دے

میں اس اعزاز کے لائق تو نہیں ہوں، لیکن
مجھ کو ہمسائیگی گنبد خضرا دے دے

تب سمیٹوں میں ترے ابر کرم کے موتی
میرے دامن کو جو تو وسعت صحرا دے دے

تیری رحمت کا یہ اعجاز نہیں تو کیا ہے
قدم اٹھیں تو زمانہ مجھے رستہ دے دے

جب بھی تھک جائے محبت کی مسافت میں ندیم
تب ترا حسن بڑھے اور سنبھالا دے دے

﴿شاعر: احمد ندیم قاسمی﴾

انوار کا عالم

جب حسن تھا ان کا جلوہ نما، انوار کا عالم کیا ہو گا
ہر کوئی فدا ہے بن دیکھے، دیدار کا عالم کیا ہو گا

جس وقت تھے خدمت میں ان کی ابوبکرؓ وعمرؓ عثمانؓ وعلیؓ
اس وقت رسول اکرم ﷺ کے دربار کا عالم کیا ہو گا

چاہیں تو اشاروں سے اپنی کایا ہی پلٹ دیں دنیا کی
یہ شان ہے خدمت گاروںؓ کی، سردار کا عالم کیا ہو گا

جب شمع رسالت روشن ہو، کیونکر نہ جلے پروانۂ دل
جب رشک مسیحا آ جائیں، بیمار کا عالم کیا ہو گا

اللہ وغنی سبحان اللہ! کیا خوب ہے روضے کا نقشہ
محراب حرم کا، جالی کا، مینار کا عالم کیا ہو گا

کہتے ہیں عرب کے ذروں پر انوار کی بارش ہوتی ہے
اے نجم نہ جانے طیبہ کے گلزار کا عالم کیا ہو گا

(شاعر: نجم نعمانی)

میرے نبی سے میرا رشتہ

لب پر نعت پاک کا نغمہ کل بھی تھا اور آج بھی ہے
میرے نبی سے میرا رشتہ کل بھی تھا اور آج بھی ہے

اور کسی جانب کیوں جائیں اور کسی کو کیوں دیکھیں
اپنا سب کچھ گنبد خضریٰ کل بھی تھا اور آج بھی ہے

پست وہ کیسے ہو سکتا ہے جس کو حق نے بلند کیا
دونوں جہاں میں ان کا چرچا کل بھی تھا اور آج بھی ہے

بتلا دو ہر دشمن دیں کو غیرت مسلم زندہ ہے
دیں پہ مرمٹنے کا جذبہ کل بھی تھا اور آج بھی ہے

جن آنکھوں سے طیبہ دیکھا وہ آنکھیں بے تاب ہیں پھر
ان آنکھوں میں ایک تقاضہ کل بھی تھا اور آج بھی ہے

سب ہو آئے اُن کے در سے جا نہ سکا تو ایک صبیحؔ
یہ کہ اک تصویر تمنا کل بھی تھا اور آج بھی ہے

﴿توصیف خیر الوری ﷺ......شاعر سید صبیحؔ رحمانی﴾

یادِ محمد ﷺ

میرے دل میں ہے یاد محمد ﷺ میرے ہونٹوں پہ ذکر مدینہ
تاجدار حرم کے کرم سے آ گیا زندگی کا قرینہ

دل شکستہ ہے میرا تو کیا غم اس میں رہتے ہیں شاہ دو عالم
جب سے مہماں ہوئے ہیں وہ دل میں دل میرا بن گیا ہے مدینہ

میں غلام غلامان احمد میں سگ آستانِ محمد
قابل فخر ہے موت میری قابل رشک ہے میرا جینا

ہر خطا پر مری چشم پوشی ہر طلب پر عطاؤں کی بارش
مجھ گنہگار پر کس قدر ہیں مہرباں تاجدار مدینہ

مجھ کو طوفاں کی موجوں کا کیا ڈر وہ گزر جائے گا رُخ بدل کر
ناخدا ہیں مرے جب محمد کیسے ڈوبے گا میرا سفینہ

اِن کے چشم کرم کی عطا ہے میرے سینے میں ان کی ضیاء ہے
یاد سلطان طیبہ کے صدقے میرا سینہ ہے مثل نگینہ

چل مدینے کو چل غم کے مارے زندگی کو ملیں گے سہارے
آ گیا ہے حرم سے بلاوا کوچ کرتے ہیں سوئے مدینہ

دولت عشق سے دل غنی ہے میری قسمت ہے رشک سکندر
مدحت مصطفٰی کی بدولت مل گیا ہے مجھے یہ خزینہ

﴿شاعر: سکندر لکھنوی صاحب﴾

دُرودوں کے ترانے

سحر کا وقت ہے معصوم کلیاں مسکراتی ہیں
ہوائیں خیر مقدم کے ترانے گنگناتی ہیں

چمن میں ہر طرف شبنم کے موتی جھلملاتے ہیں
نسیم صبح کے جھونکے دلوں کو گدگداتے ہیں

خوشی کے گیت گائے جا رہے ہیں آسمانوں پر
درودوں کے ترانے ہیں فرشتوں کی زبانوں پر

فرشتے بہر استقبال ایستادہ ہیں
اشارے ہو رہے ہیں [illegible] کے پھولوں میں

زمانے کی فضا میں انقلاب آخری آیا
نچھاور کر دیا قدرت نے سب فطرت کا سرمایہ
ابھی جبریل اترے بھی نہ تھے کعبے کے منبر سے
کہ اتنے میں صدا آئی یہ عبداللہ کے گھر سے

مبارک ہو شہہ ہر دوسرا تشریف لے آئے
مبارک ہو محمد مصطفیٰ تشریف لے آئے

﴿کلام: ماہرالقادری صاحب﴾

دیدار ہو جائے

سر محفل کرم اتنا مری سرکار ہو جائے
نگاہیں منتظر رہ جائیں اور دیدار ہو جائے
غلام مصطفیٰ بن کر میں بک جاؤں مدینے میں
محمد نام پر سودا سر بازار ہو جائے
لپٹ کر دامن سے میں دم توڑ دوں اپنا
اگر جانا مدینے میں مرا اک بار ہو جائے
مجسم میں تری ہر شے پہ یوں نظریں جماتا ہوں
نہ جانے کون سے شے میں تیرا دیدار ہو جائے
حبیبؔ اس حال سی بدتر بھی حال زار ہو جائے
جو ہونا ہو سو ہو جائے مگر دیدار ہو جائے

﴿کلام: حبیب پینٹر﴾

انوار کا عالم

دل کی دُنیا میں ہے روشنی آپ ﷺ سے
ہم نے پائی نئی زندگی آپ ﷺ سے

کیوں نہ نازاں ہوں اپنے مقدر پہ ہم
ہم کو ایماں کی دولت ملی ہے آپ ﷺ سے

کل بھی معمور تھا آپ کے نور سے
ہے منور جہاں آج بھی آپ ﷺ سے

دُشمنوں پر بھی در رحمتوں کا کھلا
راہ و رسم محبت چلی آپ ﷺ سے

دل کا غنچہ چٹکتا ہے صل علیٰ
اپنے گلشن میں ہے تازگی آپ ﷺ سے

سب جہانوں کی رحمت کہا آپ ﷺ کو
کتنا خوش ہے خدا یا نبی آپ ﷺ سے

ختم ہے آپ پر شانِ پیغمبری
آ روایت مکمل ہوئی آپ ﷺ سے

﴿کلام: ناصر کاظمی﴾

میرا ترانۂ سحر

نبی نبی نبی نبی نبی نبی نبی

☆☆☆

بہار آئی دفعتاً سجی زمیں کی انجمن
پون چلی سنن سنن بجے وہ دف جھنن جھنن
چمن چمن دمن دمن فضا پکارتی چلی

نبی نبی نبی نبی

فراغ فرش زندگی چراغ چرخ چنبری
نظر نظر کی روشنی نفس نفس کی نغمگی
میرا ترانۂ سحر میرا وظیفہ شبی

نبی نبی نبی نبی

کبھی کنار یم بہ یم کبھی سحاب نم بہ نم
بنام گلشن ارم صباء نفس سحر قدم
کتاب روشنی قلم شعور علم آگہی

نبی نبی نبی نبی

اذان بھی امان بھی سلام بھی درود بھی
قیام بھی قعود بھی رکوع بھی سجود بھی
ریاضتوں کا مدعی عبادتوں کا منتہی

نبی نبی نبی نبی

علیم و عالم و علم | نعیم و منعم و نعم
کریم و اکرم و کرم | حریم و محرم و حرم
حکیم و حاکم و حکم | سراج و تاج سروری
نبی نبی نبی نبی

حضور آپ سے ملے | مجھے چراغ اصل کے
حضور صدقے آپ پر | چراغ میری نسل کے
حضور میری جاں فدا | نثار اُمی و ابی

﴿شاعر: صہبا اختر مرحوم﴾

سرکار کا دیوانہ

اِک بار مدینے میں ہو جائے میرا جانا
پھر اور نہ کچھ مانگے سرکار کا دیوانہ

پل پل میرا دِل تڑپے دن رات کرے زاری
کب آؤں مدینے میں کب آئے میری باری
کب جاکے میں دیکھوں گا دربار وہ شاہانہ

اس آس پہ جیتا ہوں اک روز بلائیں گے
اور گنبد خضریٰ کا دیدار کرائیں گے
پھر پیش کروں گا میں اشکوں بھرا نذرانہ

ہے تشنہ نگاہوں کو دیدار عطا کر دو
دامن میرا خوشیوں سے یا شاہِ امم بھر دو
آباد خدا رکھے آقا تیرا میخانہ

اتنی سی تمنا ہے ہو جائے اگر پوری
جا دیکھوں مدینہ میں ہو جائے منظوری
بن دید کیلئے شاہ مر جائے نہ دیوانہ

طیبہ کی ہے یاد آئی

طیبہ کی ہے یاد آئی اب اشک بہانے دو
محبوب نے آنا ہے، راہوں کو سجانے دو
مشکل ہے اگر میرا طیبہ میں ابھی جانا
اے باد صبا میری آہوں کو تو جانے دو
میں تیری زیارت کے قابل تو نہیں، مانا
یادوں کو شہا اپنی خوابوں میں تو آنے دو
اشکوں کی لڑی کوئی اب ٹوٹنے نہ دینا
آقا کے لئے مجھ کو کچھ ہار بنانے دو
جو چاہو سزا دینا محبوب کے دربانو!
اک بار تو جالی کو سینے سے لگانے دو
محبوب ﷺ کے قابل تو الفاظ کہاں صائم
اشکوں کی زباں سے اب اک نعت سنانے دو

﴿شاعر: صائم چشتی﴾

﷽ عرش نشیں ﷽

ایسا کوئی محبوب نہ ہوگا، نہ کہیں ہے
بیٹھا ہے چٹائی پہ مگر عرش نشین ہے

ملتا نہیں کیا کیا دو جہاں کو ترے در سے
اک لفظ نہیں ہے کہ ترے لب پہ نہیں نہیں ہے

تو چاہے تو ہر شب ہو مثال شب اسریٰ
تیرے لئے دو چار قدم عرش بریں ہے

ہر اک کو میسر کہاں اس در کی غلامی
اس در کا تو دربان بھی جبریل امیں ہے

اے شاہ زمن اب تو زیارت کا شرف دے
بے چین ہیں آنکھیں مری بیتاب جبین ہے

دل گریہ کناں اور نظر سوئے مدینہ
اعظم تیرا انداز طلب کتنا حسیں ہے

﴿شاعر: اعظم چشتی﴾

﷽ مدینے میں بلانا ﷽

مجھے اکثر مدینے میں بلانا رحمت عالم
بلانا پھر بلانا پھر بلانا رحمت عالم

رہے بس آپ کے فیض و کرم کا سلسلہ جاری
مدینہ لے کے آئے آب ودانہ رحمت عالم

نظر جب جالیوں کے سامنے سجدے میں جھک جائے
ہمیں اپنی محبت میں رُلانا رحمت عالم
نظر جب گنبد خضریٰ پہ پہنچی اشک بہہ نکلے
حضوری کی یہ لذت پھر چکھانا رحمت عالم
قیامت ڈھائے جس دن آفتاب حشر کی گرمی
ہمیں بھی اپنے دامن میں چھپانا رحمت عالم
دم آخر یہی حسرت ہے آقا قلب انجمؔ کی
مجھے بھی چہرۂ انور دکھانا رحمت عالم
﴿شاعر: قمرالدین انجم﴾

سلام آیا پیام آیا

زہے مقدر حضورِ حق سے سلام آیا، پیام آیا
جھکاؤ نظریں بچھاؤ پلکیں، ادب کا اعلیٰ مقام آیا
یہ کون سر پر کفن لپیٹے چلا ہے الفت کے راستے پر
فرشتے حیرت سے تک رہے ہیں یہ کون ذی احترام آیا
فضا میں لبیک کی صدائیں، ز فرش تا عرش گونجتی ہیں
ہر ایک قربان ہو رہا ہے، زباں پہ یہ کس کا نام آیا
یہ راہ حق ہے، سنبھل کے چلنا، یہاں ہے منزل قدم قدم پر
پہنچنا در پر تو کہنا آقا، سلام لیجئے غلام آیا!

دعا جو نکلی تھی دل سے آخر پلٹ کے مقبول ہو کے آئی
وہ جذبہ جس میں تڑپ تھی سچی وہ جذبہ آخر کو کام آیا

یہ کہنا آقا ﷺ بہت سے عاشق تڑپتے چھوڑ آیا ہوں میں
بلاوے کے منتظر ہیں لیکن نہ صبح آیا نہ شام آیا

خدا ترا حافظ و نگہباں او راہ بطحا کے جانے والے
نوید صد انبساط بن کر پیام دارالسلام آیا

﴿شاعر: یوسف قدیری﴾

جتنا دیا سرکار نے

جتنا دیا سرکار ﷺ نے مجھ کو اتنی میری اوقات نہیں
یہ تو کرم ہے ان کا ورنہ مجھ میں تو ایسی بات نہیں

تو بھی وہیں پر جا کہ جہاں پر سب کی بگڑی بنتی ہے
ایک تیری تقدیر بدلنا ان کے لئے کوئی بات نہیں

عشق محمد ﷺ ہی سے چھٹا مفلس و خستہ حال تھا میں
نام محمد ﷺ کے میں قرباں اب وہ حالات نہیں

ذکر نبی ﷺ میں جو دن گزرے وہ دن سب سے بہتر ہے
یاد نبی ﷺ میں رات جو گزرے اس سے بہتر کوئی رات نہیں

غور تو کر سرکار ﷺ کی تجھ پہ کتنی خاص عنایت ہے
کوثر تو ہے ان کا ثناخواں یہ معمولی بات نہیں

﴿شاعر: کوثر القادری﴾

نعلین پیمبر

کون کہتا ہے مجھے شان سکندر دیدے
میرے معبود مجھے فقر ابو ذر دیدے

عشق جو تو نے اویس قرنی کو بخشا
ہو جو ممکن تو مجھے اس سے فزوں تر دیدے

جن کو سرکار نے بخشا شرف گویائی
لعل و یاقوت نہ دے مجھ کو وہ کنکر دیدے

تیرے محبوب نے جو پیٹ سے باندھا اکثر
وسعت رزق نہ دے مجھ کو وہ پتھر دیدے

تاجور بھی میرے قدموں میں سعادت ڈھونڈیں
زینت سر کو جو نعلین پیمبر دیدے

مسلک خواجۂ واجمیر پہ ہم سب کو چلا
جوش اور جذبۂ شہباز قلندر دیدے

شاہ دیوی کو بنا دونوں جہاں کا وارث
اور لطف و کرم حضرت عنبرؒ دیدے

سبط جعفر کی تو بخشش کو یہی کافی ہے
کہ غلامی در آل پیمبر دیدے

﴿کلام: سبط جعفر﴾

مقدر جاگا

دوستوں کی طرح غیروں کا مقدر جاگا
مصطفیٰ آئے نصیبوں کا مقدر جاگا

پائی بیماروں نے صحت ترے در پہ آکر
تیرے در پر ہے طبیبوں کا مقدر جاگا

باغ ہاشم میں کھلی شانِ رسالت کی کلی
جن کی خوشبو سے پھولوں کا مقدر جاگا

تیرے ہی در سے ملی چاند ستاروں کو ضیاء
نور سے تیرے چراغوں کا مقدر جاگا

تیری مدحت سے زباں کو میری گویائی ملی
ٹوٹے پھوٹے میرے لفظوں کا مقدر جاگا

لوٹ آئے تو امیروں نے کیا استقبال
جاکے طیبہ میں غریبوں کا مقدر جاگا

آپ کی ہوئی ہے جس روز سے تشریف آوری حضور
میرے گھر میں میرے بچوں کا مقدر جاگا

چار سو ہوتی ہے طیبہ میں کرم کی بارش
جس طرف دیکھیے جلووں کا مقدر جاگا

ان کے قدموں کی ثناء کیسے نہ لکھوں میں حبیب
جس طرف سے گئے راہوں کا مقدر جاگا

(شاعر: حبیب الرحمٰن رومی)

آمنہ بی کا لعل

سارے رسولوں میں جو سب سے اعلیٰ ہے
آمنہ بی کا لال مدینے والا ہے
من کی مرادیں شاہ و گدا سب پاتے ہیں
کوئی بتائے کس کو نبی نے ٹالا ہے
مجھ کو یقین ہے جا نہیں سکتا دوزخ میں
جو میرے پیارے سرکار کا چاہنے والا ہے
میں وہ خوش قسمت ہوں جس کی جھولی میں
میرے نبی نے صدقہ علی کا ڈالا ہے
غوث ہو یا خواجہ ہو بابا گنج شکر
ان سب کو آقا کی عطا نے پالا ہے
ہم دکھیوں کے ناز اٹھانے والا علیم
کوئی نہیں ہے صرف مدینے والا ہے
﴿شاعر: علیم الدین علیم﴾

میں مدینے جاؤں گا

وہ دن آئے گا اک بار میں مدینے جاؤں گا
کرنے روضے کا دیدار میں مدینے جاؤں گا
شاہ مدینے رحمت عالم نبیوں کے سردار
دیکھئے کب دکھلائیں اپنا نورانی دربار
میں تو ہوں کب سے تیار میں مدینے جاؤں گا

مجھ کو یقین ہے کرم کریں گے آمنہ بی کے لال
اُن کو تو معلوم ہے یارو! میرے دل کا حال
کہتے ہیں یہ دل کے تار میں مدینے جاؤں گا

دیکھ کے مجھ عاصی کو اُن کو آجائے گا پیار
نورانی چادر میں چھپالیں گے اُس دم سرکار
لے کے جب اشکوں کے ہار میں مدینے جاؤں گا

دیکھا نہیں اُن کا در اب تک کیا ہو گا انجام
میرے دل کی دھڑکن. مجھ کو دیتی ہے پیغام
مرنے سے پہلے اک بار میں مدینے جاؤں گا

کیا غم ہے کہ جکڑے ہوئے ہے دوری کی زنجیر
مل جائے گی مجھ کو میرے خوابوں کی تعبیر
جس دن چاہیں گے سرکار میں مدینے جاؤں گا

غوث و خواجہ لال قلندر میرے سچے پیر
ان کی نسبت کا سرمایہ ہے میری جاگیر
وہ کر دیں گے بیڑا پار میں مدینے جاؤں گا

جوشِ مسرت میں آ آ کر کلیاں کھلیں گی دل کی
اُن کا کرم جب ہوگا علیم تو راہوں سے مشکل کی
گر جائے گی ہر دیوار میں مدینے جاؤں گا

(شاعر: علیم الدین علیم)

چل مدینے چلتے ہیں

چھوڑ فکر دنیا کی چل مدینے چلتے ہیں
مصطفیٰ غلاموں کی قسمتیں بدلتے ہیں

رحمتوں کی چادر کے سرے سائے چلتے ہیں
مصطفیٰ کے دیوانے گھر سے جب نکلتے ہیں

صرف ساری دنیا میں وہ ہے کوچۂ احمد
جس جگہ پہ ہم جیسے کھوٹے سکے چلتے ہیں

نقش کر لے سینے پر نام سرور دیں کا
یہ وہ نام ہے جس سے سب عذاب ٹلتے ہیں

ذکر شاہ بطحا کو ورد اب بنا لیجئے
یہ وہ ذکر ہے جس سے غم خوشی میں ڈھلتے ہیں

اُس کو کیا ضرورت ہے عطر مشک و عنبر کی
خاک جو مدینے کی اپنے تن پہ ملتے ہیں

سچ ہے غیر کا احساں ہم کبھی نہیں لیتے
اے علیم آقا کے ہم ٹکڑوں پہ پلتے ہیں

(شاعر: علیم الدین علیم)

بات کر مدینے کی

بات کر مدینے کی ذکر کر مدینے کا
اک یہی سہارا ہے اس جہاں میں جینے کا

وہ تجھے بچائیں گے پار بھی لگائیں گے
اُن پہ چھوڑ دے کشتی غم نہ کر سفینے کا

کیوں بھٹکتا پھرتا ہے پُوچھ اپنے مرشد سے
وہ بتائیں گے تجھ کو راستہ مدینے کا

صحن گلستاں میں بھی اور گلوں کی جاں میں بھی
ہر طرف نمایاں ہے معجزہ پسینے کا

چھوڑ کر قدم اُن کے اُڑ نہ تو ہواؤں میں
راستہ یہیں سے ہے قرب حق کے زینے کا

آپ کے قدم جب سے آئے ہیں مدینے میں
ذرّہ ذرّہ روشن ہے آج بھی مدینے کا

اے علیم چل تو بھی راہ لے مدینے کی
بس وہیں سے ملتا ہے راز ہر خزینے کا

﴿شاعر: علیم الدین علیم﴾

❁ میرے لجپال ❁

مدینے والے میرے لجپال
صدقہ علی حسنین کا دے کر کردو مالا مال

ناز ہے جن پر سب نبیوں کو ایسے سخی داتا ہیں وہ تو
کنگالوں کو کر دیتے ہیں پل میں مالا مال

واسطہ شبیر و شبر کا واسطہ بابا گنج شکر کا
واسطہ اجمیری خواجہ کا مشکل میری ٹال

درد اویسی سوز بلالی کیجئے عطا کوثر کے والی
نہ سونا نہ چاندنی مانگوں نہ مانگوں میں مال

تن من دھن اپنا لٹا کے آپ کے عشق میں خود کو مٹا کے
کوئی بلھے شاہ بنا اور کوئی قلندر لال

﴿شاعر: علیم الدین علیم﴾

❁ سلطان مدینہ ❁

سلطان مدینہ سے جسے پیار نہ ہو گا
محشر میں شفاعت کا وہ حقدار نہ ہو گا

مشکل میں جو نہ یاد کرے اپنے نبی کو
منجدھار میں ڈوبے گا کبھی پار نہ ہو گا

دنیا بھی سنور جائے گی جنت بھی ملے گی
محفل میں ترا بیٹھنا بے کار نہ ہو گا

بدلے ہیں حضور آپ نے دنیا کے مقدر
کیا مجھ پہ کرم سید ابرار نہ ہو گا

دیکھا ہے بس اک بار حضور آپ کا جلوہ
کیا ایسا کرم پھر کبھی سرکار نہ ہو گا

حسنین کے نانا پر جو تنقید کرے
وہ اور کوئی ہو گا میرا یار نہ ہو گا

﴿شاعر: زاہد نیازی﴾

مقام مصطفیٰ

خدا کی عظمتیں کیا ہیں محمد مصطفیٰ جانے
مقام مصطفیٰ کیا ہے محمد کا خدا جانے

صدا کرنا میرے بس میں تھا میں نے تو صدا کر دی
وہ کیا دیں گے میں کیا لوں گا سخی جانے گدا جانے

مریض مصطفیٰ ہوں میں طبیبو چھیڑو نہ مجھ کو
مدینے مجھ کو پہنچا دو تو پھر دارالشفاء جانے

میری مٹی مدینے پاک کی راہ میں بچھا دینا
کہاں لے جائے گی اس کو مدینے کی ہوا جانے

کہاں جبریل نے سدرہ تلک میری رسائی ہے
ہیں کتنی منزلیں آگے نبی جانے خدا جانے

ہمیں تو سرخرو ہونا ہے آقا کی چوکھٹ پر
زمانے کا ہے کیا ناصر برا جانے بھلا جانے

﴿سید ناصر حسین شاہ﴾

دو جہاں کے والی

دو جہاں کے والی کا دو جہاں پہ سایہ ہے
اُن کو تو خدا نے اُن کی مرضی سے بنایا ہے

نوری نوری جلوے ہیں کیسے پیارے جلوے ہیں
چاند اُن کے جلووں کی بھیک لینے آیا ہے

والضحیٰ کا چہرہ ہے طٰہٰ کا سہرا ہے
اُن کے مسکرانے سے زمانہ جگمگایا ہے

نبیوں نے سلامی دی ولیوں نے غلامی کی
سر پہ اُن کے خالق نے تاج وہ سجایا ہے

طور پہ کہا رب نے لن ترانی موسیٰ
لیکن میرے آقا کو عرش پہ بلایا ہے

برکتوں کے ریلے ہیں نوریوں کے میلے ہیں
حلیمہ تیری کٹیا میں کون مسکرایا ہے

موج میں جب آتے ہیں تاج ور بناتے ہیں
سب یہ ہے کرم ناصر اپنا یا پرایا ہے

شاعر: ناصر چشتی

نوری محفل

نوری محفل پہ چادر تنی نور کی نور پھیلا ہوا آج کی رات ہے
چاندنی میں ہیں ڈوبے ہوئے دو جہاں کون جلوہ نما آج کی رات ہے

عرش پر دھوم ہے فرش پر دھوم ہے، ہے وہ بد بخت جو آج محروم ہے
پھر یہ آئے گی شب کس کو معلوم ہے یہ لطف خدا آج کی رات ہے

مومنو! آج گنج سخا لوٹ لو، لوٹ لو اے مریضو شفا لوٹ لو
عاصیو! رحمت مصطفیٰ لوٹ لو باب رحمت کھلا آج کی رات ہے

ابر رحمت ہیں محفل پہ چھائے ہوئے آسماں سے ملائک ہیں آئے ہوئے
خود محمد ہیں تشریف لائے ہوئے کس قدر جان فزا آج کی رات ہے

مانگ لو مانگ لو چشم تر مانگ لو درد دل اور حسن نظر مانگ لو
کملی والے کی نگری میں گھر مانگ لو مانگنے کا مزا آج کی رات ہے

اس طرف نور ہے اُس طرف نور ہے سارا عالم مسرت سے معمور ہے
جس کو دیکھو وہی آج مسرور ہے مہک اُٹھی فضا آج کی رات ہے

وقت لائے خدا سب مدینے چلیں لوٹنے رحمتوں کے خزینے چلیں
سب کے منزل کی جانب سفینے چلیں میری صائم دُعا آج کی رات ہے

﴿شاعر: صائم چشتی﴾

محبوب کی محفل

محبوب ﷺ کی محفل کو محبوب سجاتے ہیں
آتے ہیں وہی جن کو سرکار ﷺ بلاتے ہیں

وہ لوگ خدا شاید، قسمت کے سکندر ہیں
جو سرور ﷺ عالم کا میلاد مناتے ہیں

میخارو! ذرا جانا میخانہ سرور میں
وہ جام شفا اب بھی بھر بھر کے پلاتے ہیں

جس کا بھری دنیا میں کوئی بھی نہیں والی
اس کو بھی مرے آقا ﷺ سینے سے لگاتے ہیں

اس آس پہ جیتا ہوں کہہ دے یہ کوئی آ کر
چل تجھ کو مدینے میں سرکار ﷺ بلاتے ہیں

آقا ﷺ کی ثنا خوانی دراصل عبادت ہے
ہم نعت کی صورت میں قرآن سناتے ہیں

اللہ کے خزانوں کے مالک ہیں نبی ﷺ سرور
یہ سچ ہے نیازی ہم سرکار کا کھاتے ہیں

﴿شاعر: عبدالستار خاں نیازی﴾

بس میرا ماہی صلی علیٰ

بس میرا ماہی صلی علیٰ ہیں کچھ بھی نہیں ہیں کچھ بھی نہیں
اُن کا شیدا رب العلیٰ ہیں کچھ بھی نہیں ہیں کچھ بھی نہیں

طٰہٰ یٰسین اور مزمل، شاہِ مدینہ احمد مرسل
شافع و نافع روز جزا ہیں کچھ بھی نہیں ہیں کچھ بھی نہیں

رحمت عالم بن کر آیا دونوں جہاں پہ اُن کا سایہ
مالک کل محبوب خدا ہیں کچھ بھی نہیں ہیں کچھ بھی نہیں

دونوں عالم صدقہ جن کا صبح و شام ہے چرچا جن کا
ورد ملائک صلی علیٰ ہیں کچھ بھی نہیں ہیں کچھ بھی نہیں

عرش پہ آنے جانے والے رحمت عالم حق کے اُجالے
وہ محبوب رب علیٰ ہیں کچھ بھی نہیں ہیں کچھ بھی نہیں

ان کے کرم کی بات ہے عاصی رب کا کرم اور دنیا واصی
وہ ہیں مخزن جو دو سخا ہیں کچھ بھی نہیں ہیں کچھ بھی نہیں

﴿شاعر: محمد یوسف عاصی﴾

نعت

مجھ میں ان کی ثناء کا سلیقہ کہاں
وہ سہ دو جہاں وہ کہاں میں کہاں

ان کا مداح مرا خالق دوجہاں
وہ رسول زماں وہ کہاں میں کہاں

ان کے دامن سے وابستہ میری نجات
ان پہ قربان میری حیات و ممات
میں گنہگار وہ شافع عاصیاں
بے کسوں کی اماں وہ کہاں میں کہاں

وہ مدینہ نگینہ ہے جو عرش کا
وہ مدینہ بھرم جو بنا فرش کا
وہ مدینہ جہاں رحمت بے کراں
میں بھی پہنچوں وہاں وہ کہاں میں کہاں

میں سراپا عدم وہ سراپا وجود
ان پہ ہر دم سلام ان پر ہر دم درود
وہ حقیقت میں افسانہ و داستاں
ان کا میں مدح خواں وہ کہاں میں کہاں

شک نہیں اے ریاضؔ اس میں ہرگز ذرا
میں سراپا خطا وہ سراپا عطا
نام ان کا رہے کیوں نہ ورد زباں
ہے جو تسکین جاں وہ کہاں میں کہاں

(شاعر: ریاض الدین سہروردیؒ)

❀ وطن میرا مدینہ ہے ❀

وطن میرا مدینہ ہے مجھے مت بے وطن کہنا
مجھے آواز جب دینا غلام پنجتن کہنا

دُعائیں پنجتن کے نام سے خالی نہیں جاتیں
نبی خیر النساء شبیر حیدر اور حسن کہنا

پیام آقا کو دے دینا صباء سارے غلاموں کا
بہت تڑپا رہی ہے اب مدینے کی لگن کہنا

تمنا ہے فدا ہو جاؤں مکے اور مدینے پر
بندھے احرام جو میرے اسے میرا کفن کہنا

فضا سورج کو سمجھانا یہی تو شہر آقا ہے
مدینے میں ادب کے ساتھ اُترے ہر کرن کہنا

کمال الفاظ جو آقا کی نعتوں میں سجائے ہیں
حسیں ہیں اس قدر سارے انہیں لعل یمن کہنا

﴿شاعر: کمال شاجہانپوری﴾

❀ مجھے لے چلو مدینہ ❀

میرا دل تڑپ رہا ہے میرا جل رہا ہے سینہ
کہ دوا وہیں ملے گی مجھے لے چلو مدینہ

دیدار مصطفیٰ کو آنکھیں ترس رہی ہیں
دشوار ہو گیا ہے اُن کے بغیر جینا

تصویر مصطفیٰ جو نظر آ رہی ہے دل میں
میں یہ سوچتا ہوں دل میں میرا دل ہے یا مدینہ

شب و روز بڑھ رہا ہے میری تشنگی کا عالم
میری پیاس کب بجھے گی میرے ساقیٔ مدینہ

مجھے گردشوں نہ چھیڑو میرا ہے کوئی جہاں میں
میں ابھی پکار لوں گا نہیں دور ہے مدینہ

اقبالؔ ناتواں کی یہی ایک التجاء ہے
رہے زندگی سلامت میں بھی دیکھ لوں مدینہ

﴿شاعر: جناب محمد اقبالؔ﴾

آئے پیارے مصطفیٰ سبحان اللہ

آئے پیارے مصطفیٰ سبحان اللہ
جھومے رحمت کے گھٹا سبحان اللہ

حوریں آنے لگیں آمنہ بی کے گھر رب کے محبوب کو دیکھنے اک نظر
آمنہ بی بی کا ہے لال ایسا حسیں سارا عالم میں کوئی بھی ثانی نہیں
جس کا ثانی نہیں اُس کا سایہ ہو کیا آقا ہے نور خدا سبحان اللہ

اے حلیمہ زمیں ناز کرنے لگی جھومتی جا رہی ہے تیری اونٹنی
اونٹنی پر ہیں سرکار صلی علیٰ ساری اُمت کے غمخوار صلی اعلیٰ
اُن کی آمد پہ ایسا چراغاں ہوا سارا عالم کہہ اٹھا سبحان اللہ

نور پھیلا اندھیرا ٹھکانے لگا روشنی ہر دیا اُن سے پانے لگا
بے بسوں بے کسوں کو سہارا ملا جو تھے طوفاں میں اُن کو کنارا ملا
ساری اُمت کے سرکار ہیں نا خدا اُن کی آمد مرحبا سبحان اللہ
میرے آقا کی آمد کا چرچا ہوا بت گرے ٹوٹ کر کفر تھرا گیا
کلمۂ حق وہ سب کو پڑھانے لگے رحمتوں کا خزانہ لٹانے لگے
سارے عالم پہ ابر کرم چھا گیا ساری اُمت پر برسا سبحان اللہ
اللہ اللہ اُس در کی کیا بات ہے ملتی آقا کی چوکھٹ سے خیرات ہے
مانگنے کا تو ہم کو سلیقہ نہ تھا پھر بھی آقا نے سب کا بھرم رکھ لیا
ہر کسی کو طلب سے سوا دے دیا کہتا ہے ہر اک گدا سبحان اللہ
آرزو بس یہی میرے سینے میں ہے کوئی بولے کہ اب تو مدینے میں ہے
اپنی آنکھیں جھکا آیا باب حرم سامنے ہے در تاجدار حرم
اے کمالؔ اُن کی چھوکھٹ پہ قربان جا جس کو یہ شرف ملا سبحان اللہ

﴿شاعر: کمال شاہجہانپوری﴾

❁ رُخِ مصطفیٰ ❁

رُخِ مصطفیٰ کو دیکھا تو دیوں نے جلنا سیکھا
یہ کرم ہے مصطفیٰ کا، شب غم نے ڈھلنا سیکھا
یہ زمیں رُکی ہوئی تھی یہ فلک تھما ہوا تھا
چلے جب میرے محمد تو جہاں نے چلنا سیکھا

بڑا خوش نصیب ہوں میں میری خوش نصیبی دیکھو
شاہ انبیاء کے ٹکڑوں پہ ہے میں نے پلنا سیکھا

میں گرا نہیں جو اب تک یہ کمال مصطفیٰ ہے
میری ذات نے نبی سے ہے سدا سنبھلنا سیکھا

میرا دل بڑا ہی بے حس تھا کبھی نہیں یہ تڑپا
سنی نعت جب نبی کی تو یہ دل مچلنا سیکھا

میں تلاش میں تھا رب کی کہاں ڈھونڈتا میں اس کو
لیا نام جب نبی کا تو خدا سے ملنا سیکھا

میں رہا خلش مظفر در پاک مصطفیٰ پر
میرے جذبہ عاشقی نے کہاں گھر بدلنا سیکھا

﴿شاعر: خلش مظفر﴾

سامنے مدینہ ہو

کاش یہ دُعا میری معجزے میں ڈھل جائے
سامنے مدینہ ہو اور دم نکل جائے

آپ اگر کرم کر دیں ہم گناہ گاروں پر
ناؤ بحر طوفاں سے کیوں نہ پھر نکل جائے

جب گزر رہے ہوں ہم پل صراط سے آقا
پاؤں ڈگمگائے تو خود بخود سنبھل جائے

واسطہ نواسوں کا صدقہ غوث اعظم کا
آفت و بلا ساری سب کے سر سے ٹل جائے

اے میرے سخی داتا میری سوئی قسمت بھی
آپ کے اشارے سے یا نبی بدل جائے

نام مصطفیٰ کا یہ معجزہ میں تر ہے
نام سن کے آقا کا ہر گدا مچل جائے

پنجتن کے صدقے میں ہو لحد مدینے میں
ہو کرم جو محسن پر زندگی بدل جائے

﴿شاعر: علی محسن﴾

❀ سامنے مدینہ ہو (سنہری جالیاں) ❀

اِن آنکھوں سے چوم لوں میں بھی نبیوں کے سردار سنہری جالیاں
دُکھیا کو حسنین کا صدقہ دکھلا دو اک بار سنہری جالیاں

وہ جس کا نصیبا کالا ہو اور اندھیاروں کا پالا ہو
کر دیتی ہیں اُس منگتے کا پل میں بیڑا پار سنہری جالیاں

صدیق و عمر عثمان و علی رضی اللہ عنہما ہیں آپ کے باغ کے دل کی کلی
آنکھوں میں لے کر سوئے ہیں یہی چارو یار سنہری جالیاں

جو طیبہ نگریا جاتا ہے وہ من کی مرادیں پاتا ہے
سوتے جاگتے اُس بندے کو دیتے ہیں دیدارِ سنہری جالیاں

ایمان میں جان کی رگ رگ ہے اور سارا عالم جگمگ ہے
خلش مظفر اوّل سے ہے دو جگ کی غمخوار سنہری جالیاں

﴿شاعر: خلش مظفر﴾

❀ گزرگاہِ شہنشاہ دو عالم ❀

یہ خوشبو کچھ مجھے مانوس سی محسوس ہوتی ہے
مجھے تو یہ مدینے کی گلی محسوس ہوتی ہے
میری بے نور آنکھوں نے چراغوں کی جگہ لے لی
مجھے اب روشنی ہی روشنی محسوس ہوتی ہے
یقیناً یہ گزرگاہ شہنشاہ دو عالم ہے
فضا میں کس قدر پاکیزگی محسوس ہوتی ہے
میں کچھ یوں دم بخود ہوں اس دیار رنگ ونکہت میں
کہ اپنی شخصیت بھی اجنبی محسوس ہوتی ہے
رکی جاتی ہیں نبضیں اور قدم تھم تھم کے بڑھتے ہیں
مجھے اب قربت باب نبی محسوس ہوتی ہے
ہوائیں گنگناتی ہیں فضائیں مسکراتی ہیں
میں کھویا جارہا ہوں بے خودی محسوس ہوتی ہے

﴿شاعر: اقبال عظیم﴾

❀ مدینے کی گلی ❀

ہر وقت تصور میں مدینے کی گلی ہے
اب دربدری ہے نہ غریب الوطنی ہے
وہ شمع حرم جس سے منور ہے مدینہ
کعبے کی قسم رونق کعبہ بھی وہی ہے

اس شہر میں بک جاتے ہیں خود آ کے خریدار

یہ مصر کا بازار نہیں شہر نبی ہے

اس ارض مقدس پہ ذرا دیکھ کے چلنا

اے قافلے والو! یہ مدینے کی گلی ہے

نظروں کو جھکائے ہوئے خاموش گزر جاؤ

بے تاب نگاہی بھی یہاں بے ادبی ہے

حق اس کا ادا صرف جبینوں سے نہ ہوگا

اے سجدہ گزارو یہ در مصطفوی ہے

اقبال میں کس منہ سے کروں مدح محمد ﷺ

منہ میرا بہت چھوٹا اور بات بڑی ہے

﴿شاعر: اقبال عظیم﴾

جہاں روضہ پاک

جہاں روضہ پاک خیر الوریٰ ﷺ ہے وہ جنت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے

کہاں میں کہاں یہ مدینے کی گلیاں یہ قسمت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے

محمد ﷺ کی عظمت کا کیا پوچھتے ہو کہ وہ ﷺ صاحب قاب قوسین ٹھہرے

بشر کی سر عرش مہمان نوازی یہ عظمت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے

جو عاصی کو چادر میں اپنی چھپالے جو دشمن کو بھی زخم کھا کر دعا دے

اسے اور کیا نام دے گا زمانہ وہ ﷺ رحمت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے

قیامت کا اک دن معین ہے لیکن ہمارے لئے ہر نفس ہے قیامت
مدینے سے ہم جاں نثاروں کی دوری قیامت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے
تم اقبالؔ یہ نعت کہہ تو رہے ہو مگر یہ بھی سوچا کہ کیا کر رہے ہو
کہاں تم کہاں مدح ممدوحِ یزداں ﷺ یہ جرأت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے
شاعر: اقبال عظیمؒ مرحوم

فاصلوں کو تکلف

فاصلوں کو تکلف ہے ہم سے اگر ہم بھی بے بس نہیں بے سہارا نہیں
خود انہی کو پکاریں گے ہم دور سے راستے میں اگر پاؤں تھک جائیں گے

جیسے ہی سبز گنبد نظر آئے گا بندگی کا قرینہ بدل جائے گا
سر جھکانے کی فرصت ملے گی کسے خود ہی آنکھوں سے سجدے ٹپک جائیں گے

ہم مدینے میں تنہا نکل جائیں گے اور گلیوں میں قصداً بھٹک جائیں گے
ہم وہاں جا کے واپس نہیں آئیں گے ڈھونڈتے ڈھونڈتے لوگ تھک جائیں گے

نام ان کا جہاں بھی لیا جائے گا ذکر ان کا جہاں بھی کیا جائے گا
نور ہی نور سینوں میں بھر جائے گا ساری محفل میں جلوے لپک جائیں گے

اے مدینے کے زائر خدا کیلئے داستانِ سفر مجھ کو یوں مت سنا
دل تڑپ جائے گا بات بڑھ جائے گی میرے محتاط آنسو چھلک جائیں گے

ان کی چشمِ کرم کو ہے اس کی خبر کس مسافر کو ہے کتنا شوقِ سفر
ہم کو اقبالؔ جب بھی اجازت ملی ہم بھی آقا کے دربار تک جائیں گے
شاعر: اقبال عظیم

مدینے کا سفر

مدینے کا سفر ہے اور میں نم دیدہ نم دیدہ
جبیں افسردہ افسردہ، قدم لرزیدہ لرزیدہ

چلا ہوں ایک مجرم کی طرح میں جانب طیبہ
نظر شرمندہ شرمندہ، بدن لرزیدہ لرزیدہ

کسی کے ہاتھ نے مجھ کو سہارا دے دیا ورنہ
کہاں میں اور کہاں یہ راستے پیچیدہ پیچیدہ

بصارت کھوگئی لیکن بصیرت تو سلامت ہے
مدینہ ہم نے دیکھا ہے مگر نادیدہ نادیدہ

غلامان محمد ﷺ اس طرح آئیں گے محشر میں
سر شوریدہ شوریدہ دل گرویدہ گرویدہ

وہی اقبالؔ جس کو ناز تھا کل خوش مزاجی پر
فراقِ طیبہ میں رہتا ہے اب رنجیدہ رنجیدہ

(شاعر: اقبال عظیمؔ)

آپ کی نسبت

روک لیتی ہے آپ کی نسبت تیر جتنے بھی ہم پہ چلتے ہیں
یہ کرم ہے حضور کا ہم پر آنے والے عذاب ٹلتے ہیں

وہ بھی بھرتے ہیں جھولیاں سب کی وہ سمجھتے ہیں بولیاں سب کی
آؤ بازار مصطفیٰ کو چلیں کھوٹے سکے ہیں یہ چلتے ہیں

اپنی اوقات صرف اتنی ہے کیا ہیں ہم بات صرف اتنی ہے
کل بھی ٹکڑوں پہ ان کے پلتے تھے اب بھی ٹکڑوں پہ ان کے پلتے ہیں
اب کوئی کیا ہمیں گرائے گا ہر سہارا گلے لگائے گا
ہم نے خود کو گرادیا ہے وہاں گرنے والے جہاں سنبھلتے ہیں
نبی کے دامن کو چھوڑنے والے اس تعلق کو توڑنے والے
سانس لیتے ہیں بحر ظلمت میں نامرادی پہ ہاتھ ملتے ہیں
یہ سرکار کے اجالوں کی بے نہایت ہیں رفعتیں خالد
یہ اجالے کبھی نہ سمٹیں گے یہ وہ سورج نہیں جو ڈھلتے ہیں
﴿کلام: خالد محمود خالد﴾

یہ اجالے کبھی کم نہ ہوں گے

خاک سورج سے اندھیروں کا ازالہ ہو گا
آپ آئیں تو میرے گھر میں اجالا ہو گا
حشر میں ہوگا وہ سرکار کے جھنڈے کے تلے
میرے سرکار کا جو چاہنے والا ہو گا
عشق سرکار کی اک شمع جلالو دل میں
بعد مرنے کے لحد میں بھی اجالا ہو گا
جب بھی مانگو تو وسیلے سے انہیں کے مانگو
اس وسیلے سے کرم اور دو بالا ہو گا
حشر میں اس کو بھی سینے سے لگائیں گے حضور
جس گناہگار کو ہر ایک نے ٹالا ہو گا

ماہ طیبہ کی تجلی بھی نرالی ہو گی
آپ کے گرد بھی اصحاب کا ہالہ ہو گا

صلہ نعت نبی پائے گا جس دن خالد
وہ کرم دیکھنا تم دیکھنے والا ہو گا

{شاعر: خالد محمود}

جیسے میرے سرکار ہیں

اب میری نگاہوں میں جچتا نہیں کوئی
جیسے میرے سرکار ہیں ایسا نہیں کوئی

تم سا تو حسیں آنکھ نے دیکھا نہیں کوئی
یہ شان لطافت ہے کہ سایہ نہیں کوئی

اعزاز یہ حاصل ہے تو حاصل ہے زمیں کو
افلاک پہ تو گنبد خضریٰ نہیں کوئی

یہ طور سے کہتی ہے ابھی تک شب معراج
سرکار کا جلوہ ہے تماشا نہیں کوئی

ہوتا ہے جہاں ذکر محمد ﷺ کے کرم کا
اس بزم میں محروم تمنا نہیں کوئی

سرکار کی رحمت نے مگر خوب نوازا
یہ سچ ہے کہ خالد سا نکما نہیں کوئی

{شاعر: خالد محمود نقشبندی}

کتنے خوش بخت

کتنے خوش بخت غم کے مارے ہیں
جو کسی کے نہیں تمہارے ہیں
اس توقع کی آبرو رکھنا
جس توقع پہ دن گزارے ہیں

ناز رب کو تمہاری خلقت پر
ہم کو یہ ناز ہم تمہارے ہیں
جو غمِ عشق مصطفیٰ میں بہیں
وہ تو آنسو نہیں ستارے ہیں

عاصیوں کا نصیب کیا کہنا
یہ حبیب خدا کو پیارے ہیں
سارے جلوے رسول کے خالدؔ
حسنِ مطلق کے استعارے ہیں

(شاعر: خالد محمود خالد)

چلو دیار نبی

چلو دیار نبی کی جانب درود لب پہ سجا کر
بہاریں لوٹیں گے ہم کرم کی دلوں کو دامن بنا کر
نہ ان کے جیسا سخی ہے کوئی نہ ان کے جیسا غنی ہے کوئی
یہ بے نواؤں کو ہر جگہ سے نوازتے ہیں بلا بلا کر

یہی اساس عمل ہے میری اسی سے بگڑی بنی ہے میری
سمیٹتا ہوں کرم خدا کا نبی کی نعتیں سنا سنا کر

ہے ان کو امت سے پیار کتنا کرم ہے رحمت شعار کتنا
ہمارے جرموں کو دھو رہے ہیں حضور آنسو بہا بہا کر

میں وہ بھکاری ہوں جس کی جھولی میں کوئی حسن عمل نہیں
مگر وہ احسان کر رہے ہیں خطائیں میری چھپا چھپا کر

ہماری ساری ضرورتوں پر کفالتوں کی نظر ہے ان کی
وہ جھولیاں بھر رہے ہیں سب کی کرم کے موتی لٹا لٹا کر

وہ آئینہ ہے رخ محمد ﷺ کہ جس کا جوہر جمال رب ہے
میں دیکھ لیتا ہوں سارے جلوے تصور ان کا جما جما کر

﴿شاعر: خالد محمود نقشبندی﴾

❀ توصیف نبی ❀

توصیف نبی میں کھو جائیں ہم ایسے بسر دن رات کریں
کچھ ان کی عطا کا ذکر کریں کچھ اللہ کے کرم کی بات کریں

جب سامنے ان کی جالی ہو روح ان پہ نچھاور ہو جائے
مرمر کے جئیں جی جی کے مریں قدموں میں بسر دن رات کریں

سرکار طلب سے پہلے ہی دامان طلب بھر دیتے ہیں
ان کو تو گوارا یہ بھی نہیں ہم ان سے بیاں حالات کریں

ہم جیسے نکموں کی آقا ہے لاج تمہارے ہاتھوں میں
جب سر پہ تمہارا سایہ ہے پھر کیوں ہم فکر نجات کریں

اب آل کے صدقے میں کردو آسودہ مرے دل کا دامن
میں آپ کے در کا منگتا ہوں منگتے کو عطا خیرات کریں

اس در کا تقدس کیا کہنا اس در پہ ادب کا کیا کہنا
جس در پہ زباں خاموش رہے اور اشک بیاں حالات کریں

وہ چاہیں اگر ذرے کو بھی خورشید بنادیں اے خالد
یہ ان کے کرم کی باتیں ہیں کیا ان کے کرم کی بات کریں

﴿شاعر: محمود خالد﴾

ہے تیری عنایت

ہے تیری عنایت کا ہی گھیرا میرے گھر میں
سب تیرا ہے کچھ بھی نہیں میرا میرے گھر میں

جاگا تیری نسبت سے شب غم کا مقدر
آیا تیرا آنے سے سویرا میرے گھر میں

انداز میرے گھر کے بھی کچھ اور ہی ہوں گے
جس روز قدم آئے گا تیرا میرے گھر میں

دروازے پہ لکھا ہے تیرا اسم گرامی
آتا نہیں بھولے سے اندھیرا میرے گھر میں

مدت سے میرے دل میں ہے ارمان زیارت
ہو جائے کرم کا کوئی پھیرا میرے گھر میں
خالد کو تیرے نام سے توقیر ملی ہے
سب کچھ ہے یہ احسان ہے تیرا میرے گھر میں
﴿شاعر: خالد محمود خالد﴾

کرم آج بلائے بام

کرم آج بالائے بام آ گیا ہے
زباں پر محمد ﷺ کا نام آ گیا ہے
درودوں کی بارش ہے کون و مکاں پر
کہ آج انبیاء کا امام آ گیا ہے
مجھے مل گئی ہے دو عالم کی شاہی
میرا ان کے منگتوں میں نام آ گیا ہے
مرے پاس کچھ بھی نہ تھا روز محشر
نبی کا وسیلہ ہی کام آ گیا ہے
مزا جب ہے سرکار محشر میں کہہ دیں
وہ دیکھو ہمارا غلام آ گیا ہے
چراغاں ہوا بزم ہستی میں خالد
نگاہوں میں حسن تمام آ گیا ہے
﴿شاعر: خالد محمود خالد﴾

❀ منگتے ہیں کرم ان کا ❀

منگتے ہیں کرم ان کا سدا مانگ رہے ہیں
دن رات مدینے کی دعا مانگ رہے ہیں

ہر نعمت کونین ہے دامن میں ہمارے
ہم صدقہ محبوب خدا مانگ رہے ہیں

یوں کھو گئے سرکار کے الطاف و کرم میں
یہ بھی تو نہیں ہوش کہ کیا مانگ رہے ہیں

اسرار کرم کے فقط ان پر ہی کھلے ہیں
جو تیرے وسیلے سے دعا مانگ رہے ہیں

سرکار کا صدقہ میرے سرکار کا صدقہ
محتاج و غنی شاہ و گدا مانگ رہے ہیں

یہ مان لیا ہے کہ تیرا درد ہے درماں
طالب ہیں شفاء کے نہ دوا مانگ رہے ہیں

دامان عمل میں کوئی نیکی نہیں خالدؔ
بس نعت محمد ﷺ کا صلہ مانگ رہے ہیں

﴿شاعر: خالد محمود﴾

طلب سے سوا

ہم کو اپنی طلب سے سوا چاہیے
آپ جیسے ہیں ویسی عطا چاہیے

کیوں کہوں یہ عطا وہ عطا چاہیے
ان کو معلوم ہے ہم کو کیا چاہیے

اک قدم بھی نہ ہم چل سکیں گے حضور
ہر قدم پر کرم آپ کا چاہیے

عشق میں آپ کے ہم تڑپتے تو ہیں
ہر تڑپ میں بلالی ادا چاہیے

اور کوئی بھی اپنی تمنا نہیں
ان کے پیاروں کی پیاری ادا چاہیے

اپنے قدموں کا دھون عطا کیجئے
ہم مریضوں کو آب شفا چاہیئے

دردِ جامؔی ملے نعت خالدؔ لکھے
اور انداز احمد رضؔا چاہیے

(شاعر: خالد محمود خالدؔ)

۞ وقت کے امام ۞

ان کے جو غلام ہو گئے
وقت کے امام ہو گئے

جب بلایا میرے آقا نے
خود ہی انتظام ہو گئے

انبیاء کھڑے ہیں صف بہ صف
مصطفیٰ امام ہو گئے

چشم بینا ہو تو دیکھ لو
ان کے جلوے عام ہو گئے

مصطفیٰ کی شان دیکھ کر
بادشاہ غلام ہو گئے

نام لیوا ان کے جو ہوئے
ان کے اونچے نام ہو گئے

واسطہ دیا جو آپ کا
میرے سارے کام ہو گئے

﴾شاعر: بیکل بلرام پوری﴿

۞ کوئی گفتگو ہو لب پر ۞

کوئی گفتگو ہو لب پر تیرا نام آ گیا ہے
تیرا ذکر کرتے کرتے یہ مقام آ گیا ہے

درِ مصطفیٰ کا منظر میری چشم تر کے اندر
کبھی صبح آ گیا ہے کبھی شام آ گیا ہے

یہ طلب تھی انبیاء کی رخِ مصطفیٰ کو دیکھیں
یہ نماز کا وسیلہ انہیں کام آ گیا ہے

دو جہاں کی نعمتوں سے ترے در سے جو بھی مانگا
میرے دامنِ طلب میں وہ تمام آ گیا ہے

وہ جو پی کے شیخ سعدیؔ بلغ العلیٰ پکارے
میرے دستِ ناتواں میں وہ ہی جام آ گیا ہے

میرا قلب وہ حرا ہے جہاں وحیِ نعت اتری
یہ صحیفہ محبت میرے نام آ گیا ہے

وہ ادیبؔ جس نے محشر میں بپا کیا ہے محشر
وہ کہیں کہ آؤ دیکھو یہ غلام آ گیا ہے

﴿کلام: ادیب رائے پوری﴾

اشک میرے نعت سنائیں

آج اشک میرے نعت سنائیں تو عجب کیا
سن کر وہ مجھے پاس بلائیں تو عجب کیا

ان پر تو گنہگار کا سب حال کھلا ہے
اس پر بھی وہ دامن میں چھپائیں تو عجب کیا

اے جوشِ جنوں پاسِ ادب بزم ہے جن کی
اس بزم میں تشریف وہ لائیں تو عجب کیا

دیدار کے قابل تو نہیں چشمِ تمنا
لیکن وہ کبھی خواب میں آئیں تو عجب کیا

پابند نوا تو نہیں فریاد کی رسمیں
آنسو ہی مرا حال سنائیں تو عجب کیا

نہ زاد سفر ہے نہ کوئی کام بھلے ہیں
پھر بھی مجھے سرکار بلائیں تو عجب کیا

وہ حسن دو عالم ہیں ادیب ان کے قدم سے
صحرا میں اگر پھول کھل آئیں تو عجب کیا

(سید علی حسین ادیب رائے پوری)

ذکر مصطفیٰ ﷺ

خدا کا ذکر کرے، ذکر مصطفیٰ ﷺ نہ کرے
ہمارے منہ میں ہو ایسی زباں خدا نہ کرے

در رسول ﷺ پہ ایسا کبھی نہیں دیکھا
کوئی سوال کرے اور وہ عطا نہ کرے

کہا خدا نے شفاعت کی بات محشر میں
میرا حبیب ﷺ کرے، کوئی دوسرا نہ کرے

مدینے جا کے نکلنا نہ شہر سے باہر
خدانخواستہ یہ زندگی وفا نہ کرے

اسیر جس کو بنا کر رکھیں مدینے میں
تمام عمر رہائی کی وہ دعا نہ کرے

نبی ﷺ کے قدموں پہ جس دم غلام کا سر ہو
قضا سے کہہ دو کہ اک لمحہ بھی قضا نہ کرے

شعور نعت بھی ہو اور زبان بھی ہو ادیب
دو آدمی نہیں جو ان ﷺ کا حق ادا نہ کرے

﴿شاعر: ادیب رائے پوری﴾

خدا نے دی ہے زباں

خدا نے دی ہے زباں ذکر مصطفیٰ کیلئے
اب اس سے کام نہ لے اور کچھ خدا کیلئے

اُدھر اٹھائے نہ تھے ہاتھ التجا کیلئے
ادھر سے دست کرم بڑھ گیا عطا کیلئے

اٹھو تو پرچم ذکر رسول بن کے اٹھو
جھکو تو خاک بنو پائے مصطفیٰ کیلئے

اگر چلے مہک بن کے شہر بطحا میں
رہے تو ٹھنڈی، یہی حکم ہے ہوا کیلئے

مریض ہجر مدینہ ہوں، میرے چارہ گرو
دلادو اذن حضوری مجھے شفا کیلئے

بس اتنی بات کہ ہم ہیں تمہارے شیدائی
تلا ہوا ہے زمانہ ہر اک جفا کیلئے

ہزار شکر بجا لاؤ اس عطا پہ ادیب
یہ اشک تم کو ملے ہیں جو التجا کیلئے

﴿شاعر: ادیب رائے پوری﴾

❀ ان کی نظر میں جب سے ❀

ان کی نظر میں جب سے میں ہوں رنج نہیں آلام نہیں
میری نظر میں اس سے بڑھ کر اور کوئی انعام نہیں

رونے والی آنکھیں مانگو، رونا سب کا کام نہیں
ذکر محبت عام ہے لیکن سوز محبت عام نہیں

تو شاعر ہے نعت نبی کا، واعظ بن کر بات نہ کر
عقل سے رستہ پوچھ کے چلنا، دیوانوں کا کام نہیں

جو محروم رخت سفر تھے وہ بھی مدینے جا پہنچے
جذبہ الفت صادق ہو تو کوئی تڑپ ناکام نہیں

ان کا ثناء خواں، ان کا بھکاری، ان کا سوالی، ان کا گدا
صرف ادیب نہ بولو مجھ کو، ایک ہی میرا نام نہیں

﴿شاعر: ادیب رائے پوری﴾

❀ رحمتوں کا دریا ❀

تیری رحمتوں کا دریا سرعام چل رہا ہے
مجھے بھیک مل رہی ہے میرا کام چل رہا ہے

میرے دل کی دھڑکنوں میں ہے شریک نام تیرا
اسی نام کی بدولت میرا نام چل رہا ہے

تیری مستی نظر سے ہے بہار میکدے میں
وہ ہی مئے برس رہی ہے وہ ہی جام چل رہا ہے

یہ کرم ہے خاص تیرا کہ سفینہ زندگی کا
ابھی صبح چل رہا ہے ابھی شام چل رہا ہے

سر عرش نام تیرا سر حشر بات تیری
کہیں بات چل رہی ہے کہیں نام چل رہا ہے

اسے ڈھونڈتی ہے دنیا اسے ڈھونڈتی ہے منزل
رہے عشق مصطفیٰ میں جو غلام چل رہا ہے

میرے دامن گدائی میں ہے بھیک مصطفیٰ کی
اسی بھیک پر تو قاسم میرا کام چل رہا ہے

﴿شاعر: حضرت قاسم جہانگیری﴾

مطلع انوار

دنیا ہے ایک دشت تو گلزار آپ ہیں
اس تیرگی میں مطلع انوار آپ ہیں

یہ بھی ہے سچ کہ آپ کی گفتار ہے جمیل
یہ بھی ہے حق کہ صاحب کردار آپ ہیں

ہو لاکھ آفتاب قیامت کی دھوپ تیز
میرے لئے تو سایہ دیوار آپ ہیں

مجھ کو کسی سے حاجت چارہ گری نہیں
ہر غم مجھے عزیز کہ غم خوار آپ ہیں

مجھ پر یہ جرم غربت و دامن دریدگی
سب لوگ سنگ زن ہیں تو گل بار آپ ہیں

ہے میرے لفظ لفظ میں گر حسن و دلکشی
اس کا یہ راز ہے میرا معیار آپ ہیں

انسان مال و زر کے جنوں میں ہے مبتلا
اس حشر میں ندیم کو درکار آپ ہیں

﴿شاعر: احمد ندیم قاسمی﴾

کچھ نہیں مانگتا شاہوں سے

کچھ نہیں مانگتا شاہوں سے یہ شیدا تیرا
اس کی دولت ہے فقط نقش کف پا تیرا
لوگ کہتے ہیں کہ سایہ ترے پیکر کا نہ تھا
میں تو کہتا ہوں جہاں بھر پہ ہے سایا تیرا
ایک بار اور بھی طیبہ سے فلسطین میں آ
راستہ دیکھتی ہے مسجد اقصیٰ تیرا
اب بھی ظلمات فروشوں کو گلہ ہے تجھ سے
رات باقی تھی کہ سورج نکل آیا تیرا
پورے قد سے جو کھڑا ہوں تو یہ تیرا ہے کرم
مجھ کو جھکنے نہیں دیتا ہے سہارا تیرا
شرق اور غرب میں بکھرے ہوئے گلزاروں کے
نکہتیں بانٹتا ہے آج بھی صحرا تیرا

﴿کلام: احمد ندیم قاسمی﴾

❀ اپنا بھلا چاہتا ہے ❀

اگر کوئی اپنا بھلا چاہتا ہے
اسے چاہے جس کو خدا چاہتا ہے

درود ان پہ بھیجو، سلام ان پہ بھیجو
یہی مومنوں سے خدا چاہتا ہے

خدا کی رضا مصطفیٰ چاہتے ہیں
خدا مصطفیٰ کی رضا چاہتا ہے

فقیروں کے ملجا یہ منگتا تمہارا
مدینے میں تھوڑی سی جا چاہتا ہے

بنا لیں مجھے اپنا مہمان آقا
یہ ہر ایک شاہ و گدا چاہتا ہے

کرے قرب حاصل حبیب خدا کا
جو انسان قرب خدا چاہتا ہے

ثناء خواں بنایا، ثناء گو بنایا
سعید ان سے تو اور کیا چاہتا ہے

﴿شاعر: الحاج سعید ہاشمی﴾

❀ مہہ طیبہ ❀

جب مہِ طیبہ کی سینے میں جھلک پاتا ہے دل
جلوہ گاہِ عرش بننے آسکے نکل جاتا ہے دل

یا رسول اللہ! اب تو حاضری کا اذن ہو
آپ کے دربار میں آتا ہے دل جاتا ہے دل

اے مدینے کی فضا مجھ پر مزید احسان کر
نور برساتی ہیں آنکھیں اور بھر آتا ہے دل

ہر قدم پر ایک نئی معراج ہوتی ہے عطا
آپ کی راہوں میں جس دم ٹھوکریں کھاتا ہے دل

اے میرے آقا نہ موجیں ہیں نہ طوفانِ بلا
اک تصور ہے کہ جس میں ڈوبتا جاتا ہے دل

جز مدینہ مستقیم اس کا کوئی حل ہی نہیں
آہ کی بے تاب موجوں سے جو ٹکراتا ہے دل

شاعر: خان مستقیم

ان کے در کا گدا ہوں

میں تو خود ان کے در کا گدا ہوں اپنے آقا کو میں نذر کیا دوں
اب تو آنکھوں میں بھی کچھ نہیں ہے ورنہ قدموں میں آنکھیں بچھا دوں

آنے والی ہے ان کی سواری پھول نعتوں کے گھر گھر سجا دوں
میرے گھر میں اندھیرا بہت ہے اپنی پلکوں پہ شمعیں جلا دوں

روضہ پاک پیش نظر ہے سامنے میرے آقا کا گھر ہے
مجھ کو کیا کچھ نظر آ رہا ہے ان کو لفظوں میں کیسے بتا دوں

میری جھولی میں کچھ بھی نہیں ہے میرا سرمایہ ہے تو یہی ہے
اپنی آنکھوں کی چاندی بہا دوں اپنے ماتھے کا سونا لٹا دوں

اک یہی آرزو رہ گئی ہے ان کے در تک ہو میری رسائی
اپنی پیشانی اس در پہ رکھ دوں ساری دنیا کو پھر میں بھلا دوں

قافلے جا رہے ہیں مدینے اور حسرت سے میں تک رہا ہوں
یا لپٹ جاؤں قدموں سے ان کے یا قضا کو میں اپنی صدا دوں

میرے آنسو بہت قیمتی ہیں ان سے وابستہ ہیں ان کی یادیں
ان کی منزل ہے خاک مدینہ یہ گوہر یونہی کیسے لٹا دوں

میں فقط آپ کو جانتا ہوں اور اسی در کو پہچانتا ہوں
اس اندھیرے میں کس کو پکاروں آپ فرمائیں کس کو صدا دوں

میری بخشش کا ساماں یہی ہے اور دل کا بھی ارماں یہی ہے
ایک دن ان کی خدمت میں جا کر ان کی نعتیں انہی کو سنا دوں

مجھ کو اقبال نسبت ہے ان سے جن کا ہر لفظ جان سخن ہے
میں جہاں نعت اپنی سنادوں ساری محفل کی محفل جگا دوں

﴿شاعر: پروفیسر اقبال عظیم﴾

❀ شافع محشر ❀

خلق کے سرور شافع محشر صلی اللہ علیہ وسلم
مرسلِ داور خاص پیمبر صلی اللہ علیہ وسلم

نور مجسم، نیر اعظم، سرور عالم، مونس آدم
نوح کے ہمدم، خضر کے رہبر صلی اللہ علیہ وسلم

فخر جہاں ہیں عرش مکاں ہیں شاہ شہاں ہیں سیف زباں ہیں
سب پر عیاں ہیں آپ کے جوہر صلی اللہ علیہ وسلم

بحر سخاوت کان مروت آئیہ رحمت شافع امت
مالک جنت قاسم کوثر صلی اللہ علیہ وسلم

دولت دنیا خاک برابر ہاتھ کے خالی دل کے تونگر
مالک کشور تخت نہ افسر صلی اللہ علیہ وسلم

رہبر موسیٰ ہادی عیسیٰ تارک دنیا مالک عقبیٰ
ہاتھ کا تکیہ خاک کا بستر صلی اللہ علیہ وسلم

مہر سے مملو ریشہ ریشہ نعت امیر ہے اپنا پیشہ
ورد ہمیشہ رہتا ہے اکثر صلی اللہ علیہ وسلم

(شاعر: جناب امیر مینائی)

عشق نبی

قدم آگے بڑھا زینہ بہ زینہ
تجھے مل جائے گا اک دن مدینہ

نگاہوں میں خطاؤں کا تصور
جبیں پر ہے ندامت کا پسینہ

مرا دل مسکن عشق نبی ہے
نہ ڈوبے گا کبھی میرا سفینہ

تمہارا ذکر ہے محفل بہ محفل
تمہاری یاد ہے سینہ بہ سینہ

بفیض اذن سرکار دو عالم
مجھے آجائے جینے کا قرینہ

محمد مصطفیٰ تشریف لائے
مہینوں میں ہے افضل یہ مہینہ
جو لوگ اختر بصیرت کھو چکے ہیں
انہیں درکار ہے خاک مدینہ

﴿شاعر: اختر سعیدی﴾

آستانہ رسول

مانگنے کا شعور دیتے ہیں
جو بھی مانگو حضور دیتے ہیں
مانگنے والا ہو اگر کوئی
میرے آقا ضرور دیتے ہیں
گنبد سبز کے حسین جلوے
دونوں عالم کو نور دیتے ہیں
میرے آقا گناہ گاروں کے
بخش جرم و قصور دیتے ہیں
آستان رسول کے ذرے
روشنی دور دور دیتے ہیں
جابروں کا نبی کے دیوانے
توڑ پل میں غرور دیتے ہیں
ہم نیازی کسی سے کیوں مانگیں
ہم کو سب کچھ حضور دیتے ہیں

﴿شاعر: عبدالستار نیازی﴾

تذکرہ مدینے کا

چھیڑتا ہوں میں بھی اب تذکرہ مدینے کا
کھل رہے ہیں لب ایسے، در کھلا مدینے کا

آسماں کی خواہش ہے میں زمین بن جاؤں
جب سے اس نے دیکھا ہے مرتبہ مدینے کا

پوچھتا ہے جب کوئی آپ کا وطن کیا ہے
دل جواب دیتا ہے لکھ پتہ مدینے کا

روشنی اُجالا نور، سب انہیں کا صدقہ ہیں
آفتاب چھوٹا سا اک دیا مدینے کا

کیا خبر مورّخ کو کیا بتائے بیچارہ
یہ ازل سے قائم ہے میکدہ مدینے کا

جانے ہم کدھر جاتے جانے ہم کہاں ہوتے
گر ہمیں نہیں ملتا آسرا مدینے کا

پھر ادیبؔ کو آقا اپنے در پہ بلوالیں
روز ایک جاتا ہے قافلہ مدینے کا

﴾شاعر: ادیب رائے پوری﴿

شہر مدینہ ایسا ہے

دیکھ کے جس کو جی نہیں بھرتا شہر مدینہ ایسا ہے
آنکھوں کو جو ٹھنڈک بخشے گنبد خضریٰ ایسا ہے

میں بھی چوم کے آج ہوں آیا اُن مہکتی گلیوں کو
جو کچھ دیکھا اُن گلیوں میں کہیں نہ دیکھا ایسا ہے

منبر پاک رسول بھی دیکھا، دیکھا خاص مصلیٰ بھی
حرم شریف کا ہر منظر ہی نظر میں جچتا ایسا ہے

ریاض الجنتہ کی خوشبو سے دل کو بھی مہکایا ہے
مسجد نبوی کا حسن بھاتا ہر اک نقشہ ایسا ہے

ہم مہمان بنے تھے اُن کے عرش پہ جو مہمان ہوئے
کیوں نہ قسمت پر ہوں نازاں جن کا آقا ایسا ہے

واپس آئیں دل نہیں کرتا چھوڑ کے اُن کو چوکھٹ کو
جان بھی دے دیں حافظ در پر دل میں آتا ایسا ہے

﴿شاعر: حافظ محمد حسین حافظ﴾

تیری گلی میں

کس چیز کی کمی ہے مولا تری گلی میں
دنیا تری گلی میں، عقبیٰ تری گلی میں

جام سفال اس کا تاج شہنشہی ہے
آ جائے جو بھکاری داتا تری گلی میں

دیوانگی پہ میری ہنستے ہیں عقل والے
رستہ تیری گلی کا پوچھا تری گلی میں

سورج تجلیوں کا ہر دم چمک رہا ہے
دیکھا نہیں کسی دن سایہ تری گلی میں

موت اور حیات میری دونوں ترے لیے ہیں
مرنا تری گلی میں، جینا تری گلی میں

امجد کو آج تک ہم ادنیٰ سمجھ رہے تھے
لیکن مقام اس کا پایا تری گلی میں

(شاعر: امجد حیدر آبادی)

وہ نبیوں میں رحمت

وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والا
مرادیں غریبوں کی بر لانے والا

اتر کر حرا سے سوئے قوم آیا
اور اک نسخہ کیمیا ساتھ لایا

مس خام کو جس نے کندن بنایا
نکھرا اور کھوٹا الگ کر دیکھایا

عرب جس پہ قرنوں سے تھا جہل چھایا
پلٹ دی بس اک آن میں اس کی کایا

رہا ڈر نہ بیڑے کو موج بلا کا
ادھر سے اُدھر پھر گیا رخ ہوا کا

(شاعر: الطاف حسین حالی)

❀ علم کا شہر ❀

کاش وہ چہرہ مری آنکھ نے دیکھا ہوتا
مجھ کو تقدیر نے اس دور میں لکھا ہوتا

باتیں سنتا میں کبھی پوچھتا معنی ان کے
آپ کے سامنے اصحاب میں بیٹھا ہوتا

ہر سیاہ رات میں سورج ہیں حدیثیں ان کی
وہ نہ آتے تو زمانے میں اندھیرا ہوتا

وہ مرے ساتھ ہیں اس بکھرے ہوئے جنگل میں
ورنہ مر جاتا اگر میں یہاں تنہا ہوتا

علم کا شہر مجھے علم عطا کرتا ہے
حرف ملتے نہ اگر جہل میں ڈوبا ہوتا

فخری جب مسجد حضرت میں اذانیں ہوتیں
میں مدینے سے گزرتا ہوا جھونکا ہوتا

﴿شاعر: زاہد فخری﴾

❀ کاسۂ جاں ❀

حضور ایسا کوئی انتظام ہو جائے
سلام کے لیے حاضر غلام ہو جائے

میں صرف دیکھ لوں اک بار صبح طیبہ کو
بلا سے پھر میری دنیا میں شام ہو جائے

تجلیات سے بھرلوں میں اپنا کاسہ جاں
کبھی جو ان کی گلی میں قیام ہو جائے

حضور آپ جو سن لیں تو بات بن جائے
حضور آپ جو کہہ دیں تو کام ہو جائے

حضور آپ جو چاہیں تو کچھ نہیں مشکل
سمٹ کے فاصلہ یہ چند گام ہو جائے

مزا تو جب ہے فرشتے یہ قبر میں کہہ دیں
صبیح مدحت خیر الانام ہو جائے

(شاعر: صبیح رحمانی)

جشن مناؤ

جشن مناؤ آئے ہیں سب نبیوں کے سلطان
حور و ملائک جن و بشر سب کرتے ہیں اعلان

گلشن میں پھول ہیں مہکے ڈالی ڈالی بھی لہکے
اُن کی آمد کا سن کر بلبل بھی باغ میں چہکے
اُن کا جشن منا کے کر لو بخشش کا سامان

ہیں نور کے پیکر آئے رحمت کے بادل چھائے
دکھیوں کے لئے وہ سایۂ رحمت بن کر آئے
اُن کے آنے سے آئی ہر چہرے پہ مسکان

نعرہ آمد کا لگاؤ جھنڈوں سے گھر کو سجاؤ
ایمان کا ہے یہ تقاضا سب گیت نبی کے گاؤ
یہ وہ ذکر ہے جس سے خوش ہوتا ہے خود رحمٰن

ہے بارہ ربیع الاوّل دراصل میں عید ہماری
جشن میلاد کی دھو میں تاحشر رہیں گی جاری
ایسا جشن ہو طیبہ میں یہ دل میں ہے ارمان

خیرات رخ روشن کی سب چاند ستاروں میں ہے
جشن سرکار منانا قرآن کے پاروں میں ہے
پڑھ کر دیکھ لو اعلیحضرت کا کنزالایمان

ہے ہم پہ معین مسلسل آقا کی کرم نوازی
نعتوں کے پھول بکھیرو رب ہو جائے گا راضی
اُن کی ثنا خوانی کرنا تو ہے اپنی پہچان

﴿کلام: محمد معین قادری﴾

کوئی مثل مصطفیٰ کا

کوئی مثل مصطفیٰ کا کبھی تھا نہ ہے نہ ہو گا
کسی اور کا یہ رتبہ کبھی تھا نہ ہے نہ ہو گا

انہیں خلق کر کے نازاں ہوا خود ہی دست قدرت
کوئی شاہکار ایسا کبھی تھا نہ ہے نہ ہو گا

کسی وہم نے صدا دی کوئی آپ سا مماثل
تو یقین پکار اُٹھا کبھی تھا نہ ہے نہ ہو گا

میرے طاق جاں میں نسبت کے چراغ جل رہے ہیں
مجھے خوف تیرگی کا کبھی تھا نہ ہے نہ ہو گا

مرے دامن طلب کو ہے انہی کے در سے نسبت
کہیں اور سے یہ رشتہ کبھی تھا نہ ہے نہ ہو گا

میں ہوں وقف نعت گوئی کسی اور کا قصیدہ
مری شاعری کا حصہ کبھی تھا نہ ہے نہ ہو گا

سر حشر ان کی رحمت کا صبیح میں ہوں طالب
مجھے کچھ عمل کا دعویٰ کبھی تھا نہ ہے نہ ہو گا

﴿شاعر: صبیح رحمانی﴾

کرم کے بادل

کرم کے بادل برس رہے ہیں دلوں کی کھیتی ہری بھری ہے
یہ کون آیا کہ ذکر جس کا نگر نگر ہے گلی گلی ہے

یہ کون بن کر قرار آیا یہ کون جان بہار ایا
گلوں کے چہرے ہیں نکھرے نکھرے کلی کلی میں شگفتگی ہے

دیئے دلوں کے جلائے رکھنا نبی کی محفل سجائے رکھنا
جو راحت دل سکون جاں ہے وہ ذکر ذکر محمدی ہے

میں اپنی قسمت پہ کیوں نہ جھوموں میں کیوں نہ ولیوں کے در کو چوموں
میں نام لیوا ہوں مصطفیٰ کا خدا کے بندوں سے دوستی ہے

نہ مانگو دنیا کے تم خزینے چلو نیازی چلیں مدینے
کہ بادشاہی سے بڑھ کر پیاری نبی کے در کی گداگری ہے

﴿شاعر: عبدالستار نیازی﴾

حسین گھڑی

وہ گھڑی بھی حسین گھڑی ہو گی
جب مدینے میں حاضری ہو گی
تم پکارو تو اُن کی رحمت کو
کھوٹی قسمت ابھی کھری ہو گی
تم سراپا درود ، بن جاؤ
پھر زیارت حضور کی ہو گی
اُن کے غم میں تڑپ کے دیکھو تو
تم پہ قربان ہر خوشی ہو گی
کوئی ایسا نہیں کرم نے تیرے
جس کی جھولی نہیں بھری ہو گی
مجھ سے خطا کار کا بھرم رکھنا
آپ کی بندہ پروری ہو گی
اُن کو ڈھونڈیں گے سب قیامت کی
اُن پہ سب کی نظر لگی ہو گی
بات بن جائے گی نیازی کی
چشم رحمت جو آپ کی ہو گی

کلام: عبدالستار نیازی

خسروی اچھی لگی

خسروی اچھی لگی نہ سروری اچھی لگی
ہم فقیروں کو مدینے کی گلی اچھی لگی

دور تھے تو زندگی بے رنگ تھی بے کیف تھی
اُن کے کوچے میں گئے تو زندگی اچھی لگی

میں نہ جاؤں گا کہیں بھی در نبی کا چھوڑ کر
مجھ کو کوئے مصطفیٰ کی چاکری اچھی لگی

ناز کر تو اے حلیمہ سرور کونین پر
گر لگی اچھی تو تری جھونپڑی اچھی لگی

والہانہ ہو گئے جو تیرے قدموں پر نثار
سرور کون و مکاں کی سادگی اچھی لگی

آج محفل میں نیازی نعت جو میں نے پڑھی
عاشقان مصطفیٰ کو وہ بڑی اچھی لگی

﴿شاعر: عبدالستار نیازی﴾

میرا رسول

جو گلے لگائے عدو کو بھی وہ رسول میرا رسول ہے
کوئی ہاتھ خالی گیا نہیں یہ میرے نبی کا اصول ہے
تو جو چاہے راضی ہو مصطفیٰ تو جو چاہے تجھ کو ملے خدا
کسی ٹوٹے دل میں تلاش کر کے وہ دل خدا کو قبول ہے

اسے جھک کے چوما ہے عرش نے جو لگی نبی کے یہ پاؤں سے
اسے ڈال آنکھوں میں شوق سے یہ در رسول کی دھول ہے
وہ نبی جو میرا بھلا کرے میری بخششوں کی دعا کرے
مجھے بھول جائے وہ حشر میں میرے دشمنوں کی یہ بھول ہے
یہ نیازی جائے کہاں شہا کہ ہے نام لیوا یہ آپ کا
یہی کہنا جا کے تو اُسے صبا کہ وہ غمزدہ ہے ملول ہے
﴿شاعر: عبدالستار نیازی﴾

مدینے کا سفر اچھا لگا

زندگانی میں مدینے کا سفر اچھا لگا
جو مدینے تک گیا وہ ہمسفر اچھا لگا
کیا بتاؤں کس قدر کیا عمر بھر اچھا لگا
مجھ کو سرکار دو عالم کا نگر اچھا لگا
واعظوں سے یوں تو دنیا بھر کے قصے سن لئے
مصطفیٰ کا ذکر لیکن عمر بھر اچھا لگا
جھکتے دیکھے ہی کئی شاہوں کے آگے سر مگر
جو جھکا سرکار کے در پہ وہ سر اچھا لگا
کتنے اچھے بخت ہیں ایوب انصاری ترے
سارے طیبہ میں نبی کو تیرا گھر اچھا لگا
جب نیازی میں نے محفل میں پڑھی نعت نبی
کیا بتاؤں بزم کو میں کس قدر اچھا لگا
﴿شاعر: عبدالستار نیازی﴾

سوئے طیبہ جانے والو

سوئے طیبہ جانے والو مجھے چھوڑ کر نہ جانا
میری آنکھوں کو دکھا دو شہِ دیں کا آستانہ
ہیں وہ جالیاں سنہری میری حسرتوں کا محور
مجھے پہنچ کر مدینے نہیں لوٹ کر ہے آنا

میں تڑپ رہا ہوں تنہا میری بے بسی تو دیکھو
میں اسیرِ رنج وغم ہوں میری بے کلی تو دیکھو
ذرا روضۂ نبی کا مجھے راستہ دکھانا

درِ مصطفیٰ پہ میری جب حاضری لگے گی
مجھے پھر کرم سے اُن کے نئی زندگی ملے گی
میرے لب پہ رات دن ہے شہِ بطحا کا ترانہ

کوئی کل کا ایک پل کا نہیں کچھ بھی ہے بھروسہ
مجھے ہم سفر بنا لو کہیں رہ نہ جاؤں پیاسا
درِ مصطفیٰ ہے عشرت میرا آخری ٹھکانہ

﴿شاعر: عشرت گودھروی﴾

سرکار بلائیں گے

بگڑی بھی بنائیں گے جلوے بھی دکھائیں گے
گھبراؤ نہ دیوانو! سرکار بلائیں گے

ہم مسجد نبوی کے دیکھیں گے میناروں کو
اور گنبد خضری کے پر نور نظاروں کو
ہم جا کے مدینہ پھر واپس نہیں آئیں گے

مل جائیں گی تعبیریں اک روز تو خوابوں کی
گر جائیں گی دیواریں سب دیکھنا راہوں کی
ہم روضۂ اقدس پر جب آنسو بہائیں گے

دل عشق نبی میں تم کچھ اور بھڑکنے دو
اس دید کی آتش کو کچھ اور بھڑکنے دو
ہم تشنہ دلی چل کر زمزم سے بجھائیں گے

جب حشر کے میدان میں اک حشر بپا ہو گا
جب فیصلہ اُمت کا کرنے کو خدا ہو گا
امت کو شہہ بطحا دامن میں چھپائیں گے

ﷲ محمد ﷺ سے روداد میری کہنا
یہ پوچھ کے آقا سے اے حاجیو تم آنا
عشرت کو در اقدس کب آپ بلائیں گے
﴿شاعر: عشرت گودھروی﴾

❀ شہر مدینہ کیسا ہے ❀

آنے والوں یہ تو بتاؤ شر مدینہ کیسا ہے
سر اِن کے قدموں میں رکھ کر جھک کر جینا کیسا ہے
گنبد خضریٰ کے سائے میں بیٹھ کے تم تو آئے ہو
اس سائے میں رب کے آگے سجدہ کرنا کیسا ہے
دل آنکھیں اور روح تمہاری لگتی ہیں سیراب مجھے
در پہ اُن کے بیٹھ کے آب زم زم پینا کیسا ہے

دیوانوں آنکھوں سے تمہاری اتنا پوچھ تو لینے دو
وقت دعا روضے پہ اُن کے آنسو بہانا کیسا ہے
وقت رخصت دل کو اپنے چھوڑ وہاں تم آئے ہو
یہ بتلاؤ عشرت ان کے در سے بچھڑنا کیسا ہے

{شاعر: عشرت گودھروی}

دعاؤں میں مدینہ مانگو

مانگنے والو دعاؤں میں مدینہ مانگو
زندگی مکے میں اور طیبہ میں مرنا مانگو
بعد مرنے کے مہک اُٹھے لحد کے گوشے
اس لئے رب سے محمد ﷺ کا پسینہ مانگو
فرض بھی پورا ہو اور موت مدینے میں ملے
رات دن آقا سے بس حج کا مہینہ مانگو
ڈوب جانے کا کوئی خوف نہ ہو گا تم کو
پنجتن جس پہ لکھا ہو وہ سفینہ مانگو
مدحت شاہ امم کرنے سے پہلے عشرت
نعت کہنے کے لئے رب سے قرینہ مانگو

{شاعر: عشرت گودھروی}

آنکھیں مجھے دی ہیں تو مدینہ بھی دکھا دے

یا رب میری سوئی ہوئی تقدیر جگا دے
آنکھیں مجھے دی ہیں تو مدینہ بھی دکھا دے

سننے کی جو قوت مجھے بخشی ہے خداوند
پھر مسجد نبوی کی اذانیں بھی سنا دے

حوروں کی نہ غلماں کی نہ جنت کی طلب ہے
مدفن میرا سرکار کی بستی میں بنا دے

مدت سے میں ان ہاتھوں سے کرتا ہوں دعائیں
ان ہاتھوں میں اب جالی سنہری وہ تھما دے

منہ حشر میں مجھ کو نہ چھپانا پڑے یا رب
مجھ کو تیرے محبوب کی چادر میں چھپا دے

عشرت کو بھی اب خوشبوئے حسان عطا کر
جو لفظ کہے ہیں انہیں تو نعت بنا دے

﴿شاعر: عشرت گودھروی﴾

مدینے چلے چلو

جنت کی راہ ملے گی مدینے چلے چلو
شمع کرم جلے گی مدینے چلے چلو

رونا خزاں کا جا کے وہاں بھول جاؤ گے
دل کی کلی کھلے گی مدینے چلے چلو

دربار مصطفیٰ سے حسن کی حسین کی
خیرات بھی ملے گی مدینے چلے چلو
ارمان بھی رنگ لائیں گے پیاسی نگاہوں کے
مشکل بھی ہر ٹلے گی مدینے چلے چلو
غم خود پریشاں ہوں گے کرم جب کریں گے وہ
ایسی ہوا چلے گی مدینے چلے چلو

دنیا کیا عاقبت بھی سنور جائے گی وہاں
شرمندگی ڈھلے گی مدینے چلے چلو
صدقے میں پنجتن کے شفا شاہ دین سے
عشرت تمہیں ملے گی مدینے چلے چلو

﴿شاعر: عشرت گودھروی﴾

سینہ مدینہ ہو گیا

ان کے کرم سے اب یوں جینا ہو گیا
دل کعبہ اور سینہ مدینہ ہو گیا
جب محشر میں فیصلہ ہو گا امت کا
دیکھ کے خود آقا کو کہے گا رب علیٰ
امت کا لو پار سفینہ ہو گیا
وقت دعا یہ حالت جن کی ٹھہری ہے
آنکھ میں آنسو ہاتھ میں جالی سنہری ہے
آپ کی عطا بھی رب کا خزینہ ہو گیا

اُس کی لحد کے دیکھے مہکے گوشے سب
ہو گیا پھر بخشش کا اُس کی ایسا سبب
جس کو حاصل اُن کا پسینہ ہو گیا

شکر خدا کہ بگڑی ہے تیری بات بنی
نعت کے صدقے تیری کچھ اوقات بنی
عشرت تو پتھر سے، نگینہ ہو گیا

﴿شاعر: عشرت گودھروی﴾

دروازہ کھلا ہے

جا مانگ لے سرکار کا دروازہ کھلا ہے
اللہ کے دلدار کا دروازہ کھلا ہے

در بند ہیں دنیا کے امیروں کے رہیں بند
سرکار کے دربار کا دروازہ کھلا ہے

تو امتی اُن کا ہے کرم مانگ کرم مانگ
فردوس کے سردار کا دروازہ کھلا ہے

کس چیز کی حاجت ہے تجھے مانگنے والے
کونین کے مختار کا دروازہ کھلا ہے

وہ جن کی شفاعت کے طلبگار ہیں ہم سب
اُس سید ابرار کا دروازہ کھلا ہے

عشرت تو ثناء گو ہے میرے پیارے نبی کا
تیرے لئے اشعار کا دروازہ کھلا ہے

﴿شاعر: عشرت گودھروی﴾

موت آئے مدینے میں

آرزو ہے میرے آقا موت آئے مدینے میں
خاک اُس خاک میں مل کر جگمگائے مدینے میں

نعت پڑھ مصطفیٰ کی تو موت کا وقت ہے زائر
کوئی آ کے خبر مجھ کو یہ سنائے مدینے میں

اُس غلام محمد پر رحمتیں رب کی ہر دم ہوں
لے کے سوغات اشکوں کی پھر جو جائے مدینے میں

ہجر کے ریگزاروں میں یا نبی کب تلک بھٹکوں
یہ گدا آپ کا آقا اب تو آئے مدینے میں

یا نبی گر اجازت دیں باخدا پھر تو ممکن ہے
آپ کا یہ سوالی بھی گھر بنائے مدینے میں

عرش والوں کو آتا ہے پیار اپنے دیوانے پر
باادب اپنی پلکوں کو جو بچھائے مدینے میں

حق میں اُس کے ملائک سب مل کے آمین کہتے ہیں
جو دُعا کیلئے رب سے لب ہلائے مدینے میں

یہ حقیقت مسلم ہے وہ مدینے بلاتے ہیں
کوئی بھی جا نہیں سکتا بن بلائے مدینے میں

کاش مہرآن ایسا ہو ہم دیوانوں کے جیون میں
سوئیں گر ہم یہاں پر تو رب جگائے مدینے میں

﴿شاعر: مہرآن شیخ﴾

لجپال نبی

مولا نے کرم ایسا کیا جھوم رہے ہیں
سرکار کی محفل ہے گدا جھوم رہے ہیں

لجپال نبی کا ہے کرم اُن پر یقیناً
جو پڑھتے ہوئے صلّی علیٰ جھوم رہے ہیں

جب نام لیا جھوم کے سرکار کا میں نے
یہ ارض و فلک ایسا لگا جھوم رہے ہیں

تقدیر کے تارے ہیں منور ہی منور
کیا خوب کرم آج ہوا جھوم رہے ہیں

ممکن ہی نہیں اب کہ رہیں جھولیاں خالی
رحمت کا ہے دروازہ کھلا جھوم رہے ہیں

جو بیٹھے ہیں مے خانہ سرکار میں جا کر
پی کے وہ جنت کا مزا جھوم رہے ہیں

نغمات محمد سے فضا گونج رہی ہے
عشاق نبی اہل صفا جھوم رہے ہیں

ہم بیٹھ کے در کے طلب گار ہوئے ہیں
دیدار محمد کا ملا جھوم رہے ہیں

بغداد کی گلیوں کو تصور میں بسا کر
دیوانے ترے غوث پیا جھوم رہے ہیں

مہران زمانے میں وہی لوگ بھلے ہیں
[illegible] جو [illegible] ثناء جھوم رہے ہیں

شاعر: مہران شیخ

محبوب کا جلوہ

یا رب تیرے محبوب ﷺ کا جلوہ نظر آئے
اُس نور مجسم کا سراپا نظر آئے

اے کاش کبھی ایسا بھی ہو خواب میں میرے
ہوں جس کی غلامی وہ آقا نظر آئے

تا حشر میری قبر میں ہو جائے اُجالا
مرقد میں جو اُن کا رُخ زیبا نظر آئے

جس در کا بنایا ہے گدا مجھ کو الٰہی
اُس در پہ کبھی کاش یہ منگتا نظر آئے

روشن رہیں آنکھیں یہ میری بعد فنا بھی
گر وقت نزع وہ شہہ والا نظر آئے

کس آنکھ نے دیکھی ہے مثال اُن کی جہاں میں
سرکار تو کونین میں یکتا نظر آئے

کعبہ اے ریاضؔ اُس کو بنالوں گا میں دل کا
گر نقش قدم مجھ کو نبی کا نظر آئے

﴿شاعر: علامہ ریاض الدین سہروردیؒ﴾

کب در پہ بلاؤ گے

کب بگڑی بناؤ گے کب در پہ بلاؤ گے
اُمید ہے عاصی کو سرکار نبھاؤ گے

کب آئے گا وہ لمحہ کب آئے گی وہ ساعت
اک بار بھی آقا جب خواب میں آؤ گے

جس چہرۂ انور پر رہتی ہے نظر رب کی
کب ایک جھلک اس کی عاصی کو دکھاؤ گے

اُٹھ جائیں گے سب پردے دیدار خدا ہو گا
والیل کی زلفوں کو جب رُخ سے ہٹاؤ گے

چھوٹا سا ہے منہ میرا پر بات بڑی سی ہے
کیا آپ میرے دل کی بستی بھی بساؤ گے

اے کاش ریاضؔ آئے مژدہ یہ مدینے سے
سرکار بلاتے ہیں تم نعت سناؤ گے

﴿شاعر: علامہ ریاض الدین سہروردیؒ﴾

حاضری مدینے کی

آرزو کرے تو کرے آدمی مدینے کی
ہو ہی جائے گی اک دن حاضری مدینے کی

مصطفیٰ کے تلووں کو چوما ہے تو جی بھر کے
جھومتی ہے قسمت پر ہر گلی مدینے کی

عاشقوں سے سنتے ہیں خود بھی جا کے دیکھا ہے
زندگی مدینے کی بندگی مدینے کی

شمس اور قمر دونوں دو جہاں کو دیتے ہیں
روشنی مدینے کی چاندنی مدینے کی

آج بھی نوازے گی نسبت حرم تجھ کو
کل اور نوازے گی دوستی مدینے کی

﴿شاعر: عبدالستار نیازیؔ صاحب﴾

دامن مصطفیٰ

گر طلب سے بھی کچھ ماسوا چاہیئے
ان کا دامن نہیں چھوڑنا چاہیئے
ہاتھ میں دامن مصطفیٰ آ گیا
اک گناہ گار کو اور کیا چاہیئے
لے چلو اب مدینے کو چارہ گرو
مجھ کو طیبہ کی آب و ہوا چاہیئے
ان کے در سے تو سب کچھ ملے گا مگر
اپنا کردار بھی دیکھنا چاہیے
تم ملے دونوں عالم کی دولت ملی
اس سے بڑھ کر ہمیں اور کیا چاہیئے
نعمتیں دونوں عالم کی دے کر مجھے
پوچھتے ہیں بتا اور کیا چاہیئے
سامنے آ گئے سرور دو جہاں
حشر میں اور بسمل کو کیا چاہیئے

شاعر: جناب بسملؔ آغائی

رسول دو عالم

رسول دو عالم کرم کیجئے گا
دم نزع جلوہ دکھا دیجئے گا
میری روح آنکھوں میں کھچ آئے جس دم
ذرا رُخ سے پردہ اٹھا دیجئے گا

مجھے اپنے قدموں میں اے سرور دیں
بلا لیجئے گا بلا لیجئے گا

بلا کر مدینے میں شاہ مدینہ
جمال مبارک دکھا دیجئے گا

سفینہ بھنور میں پھنسا ہے ہمارا
اسے پار مولا لگا دیجئے گا

بڑی لے کے اُمید آیا ہوں در پر
خطائیں میری در گزر کیجئے گا

زمانے کے محمود یہ کہہ رہے ہیں
ایاز مجھ کو اپنا لیجئے گا

❀ نور کی بارش ❀

رم جھم رم جھم نور کی بارش طیبہ کی برسات نہ پوچھو
رحمت عالم فخر رُسل کے لطف و کرم کی بات نہ پوچھو
فیض سے مملو لمحہ لمحہ کیف میں ڈوبی ساعت
کتنا منور دن کا ہے منظر کیسی سہانی رات نہ پوچھو
دشت و جبل گلزار میں رحمت کوچہ اور بازار ہیں رحمت
ان کے شہر میں ان کے نگر میں رحمت کی بہتات نہ پوچھو
روضے کی جالی دل میں بسالوں تن من دھن سب ان پر لٹادوں
وقت زیارت زائر کے دل میں ہوتے ہیں کیا جذبات نہ پوچھو

خاک قدم ہر چشم کا سرمہ خاک شفا ہر درد کا درماں
کتنے درخشاں ریت کے میداں کتنے حسیں ذرات نہ پوچھو
روح ہے مضطر چین نہیں ہے دل میں تڑپ آنکھوں میں نمی ہے
ان کے دیار پاک میں جا کر لایا ہوں کیا سوغات نہ پوچھو
حسن عمل کوئی پاس نہیں تھا زاد سفر بھی ساتھ نہیں تھا
پھر بھی مدینے پہنچے سکندر کیسے یہ بات نہ پوچھو

﴿شاعر: سکندر لکھنوی صاحب﴾

یا حبیبی مرحبا

یا حبیبی مرحبا یا حبیبی مرحبا
جدا الحسینی مرحبا یا نور العینی مرحبا

☆☆☆

اوّل و آخر ہیں آپ ظاہر و باطن ہیں آپ
حافظ و ناصر ہیں آپ حاضر و ناظر ہیں آپ
ابتدا انتہا یا حبیبی مرحبا
زندگی کے پیچ و خم بن گئے ہیں وجہ غم
یا نبی محترم ہم پہ ہو نظر کرم
اختیار کبریا یا حبیبی مرحبا
درد کا درماں ہیں آپ خلق کا ارماں ہیں آپ
صاحب قرآں ہیں آپ رحمت رحماں ہیں آپ
حسن و جمال حق نمایا حبیبی مرحبا

﴿شاعر: قمر الدین انجم صاحب﴾

آقا آقا بول بندے

آقا آقا بول بندے آقا آقا بول
ذکر نبی تو کرتا جا یہ ذکر بڑا انمول

ایسا دن بھی آجائے سرکار کے در پہ بیٹھے ہوں
لب خاموش زباں بن جائیں آنکھوں سے آنسو بہتے ہوں

ان کے در پہ رونے والے دل سے کچھ تو بول

سرور عالم پیارے آقا جدھر سے گزرا کرتے تھے
شجر گواہی دیتا تھا اور پتھر کلمہ پڑھتے تھے

نور خدا کے منکر اب تو اپنی آنکھیں کھول

آؤ چلو دیوانو سارے شہر مدینہ چلتے ہیں
میری کیا اوقات ہے سب ہی اُن کے در سے پلتے ہیں

غیروں کو بھی دیتے ہیں وہ بن مانگے بن مول

جن کا ذکر ہے دونوں جہاں میں وہ ہیں مرے سرکار
عرش پہ بلوایا خود رب نے کرنے کو دیدار

اُن کی ثناء کرتا ہے خدا قرآن اٹھا کر کھول

جب سے ہوش سنبھالا ہے میں ان کی نعتیں پڑھتا ہوں
گستاخی نہ ہو جائے میں سنبھل سنبھل کے چلتا ہوں

ماں کی دُعاؤں کا صدقہ ہے نعت کا یہ ماحول

راشد نعتیں لکھنا پڑھنا یہ ہے بڑا اعزاز
اُن کے کرم کے صدقے ہی سے اونچی ہے پرواز

نعت نبی تو سنائے جا اور کانوں میں رس گھول

کلام: محمد راشد اعظم

کیسا لگے گا

میں نذر کروں جان و جگر کیسا گے گا
رکھ دوں در سرکار پہ سر کیسا گے گا

غوث الوریٰ سے پوچھ لیں اک روز یہ چل کر
بغداد سے طیبہ کا سفر کیسا لگے گا

آ جائیں مقدر سے میرے گھر جو شہہ دیں
میں کیسا لگوں گا میرا گھر کیسا گے گا

جب دور سے ہے اتنا حسیں گنبد خضرا
اس پار ہے ایسا تو اُدھر کیسا گے گا

جس ہاتھ سے لکھوں گا محمد ﷺ کا قصیدہ
اُس ہاتھ میں جبریل کا پر کیسا لگے گا

رکھ لوں گا عمامے پہ جو نعلین مقدس
شاہوں کے مقابل میرا سر کیسا لگے گا

میری بات بن گئی ہے

میری بات بن گئی ہے تیری بات کرتے کرتے
تیرے شہر میں، میں آؤں تیری نعت پڑھتے پڑھتے

تیرے عشق کی بدولت مجھے زندگی ملی ہے
میرے پاس بھی ہے آئی میری موت ڈرتے ڈرتے

کسی چیز کی طلب ہے نہ ہے آرزو ہی کوئی
تو نے اتنا بھر دیا ہے کشکول بھرتے بھرتے
میرے سونے سونے گھر میں کبھی رونقیں عطا کر
میں دیوانہ ہو گیا ہوں تیری راہ تکتے تکتے
میں نہ جاؤں گا کہیں بھی چھوڑ کر یہ گلیاں
کہ میں پہنچا ہوں یہاں پر میرے یار مرتے مرتے
ناصرؔ کی حاضری ہو کبھی آستاں پہ تیرے
کہ زمانہ ہو گیا ہے مجھے آہیں بھرتے بھرتے
﴿شاعر: ناصر چشتی﴾

❀ اُونچی تمہاری شان ❀

اُونچی تمہاری شان آقا اونچی تمہاری شان
رب نے بنایا تم کو آقا نبیوں کا سلطان
مایوس حلیمہ مکے میں سر اپنا جھکائے بیٹھی تھی
جب دیکھا رُخ انور نبی تو جھوم کے بس یہ کہتی تھی
اے آمنہ بی کے لخت جگر میں جاؤں تیرے قربان
دربار نبی میں ہر لمحہ حسنین کے صدقے بٹتے ہیں
صدقے میں نواسوں کے آقا خوشحال تمہارے منگتے ہیں
اے شافع محشر تم نے کیے ہیں ہم پہ بڑے احسان

ہم دکھیوں کا محبوب خدا محشر میں رکھوالا ہو گا
رتبے عزت و عظمت میں سوچو تو ذرا وہ کیا ہو گا
جبریل بھی جس کے در کا ہے اک ادنیٰ سا دربان

سرکار کے ہاتھوں میں لوگو! اللہ کا سارا خزانہ ہے
سرکار کے دینے کا دیکھو انداز بھی سب سے نرالا ہے
جس پر ہو جائے نظر کرم بن جائے وہی سلطان

صدقے میں غوث و خواجہ کے اتنا تو کرم ہو منگتے پر
نبیوں کے نبی محبوب خدا کبار قدیر حزیں کے گھر
صدقے میں حسنین کے آقا بن جاؤ کبھی مہمان

﴿شاعر: محمد قدیر قادری﴾

❀ چاندنی چاندنی ❀

چاندنی چاندنی روشنی پڑ گئے ہیں جہاں مصطفیٰ کے قدم
رحمتیں رحمتیں برکتیں برکتیں لائے دنیا میں خیر الوریٰ کے قدم

دھوم ہے میکدے میں تیرے جام کی کیسی مستی ہے ساقی تیرے نام کی
جھومتے جھومتے بادہ کش چل دیئے ڈگمگائے ہوں جیسے ہوا کے قدم

اپنے دامن میں مجھ کو چھپا لیجئے پیار سے مجھ کو سینے لگا لیجئے
چھوڑ کر آستاں والی دو جہاں جائیں کس در پہ تیرے گدا کے قدم

مری قسمت کہ غوث جلی مل گئے ان کی نسبت سے مولا علی مل گئے
چومے ان کے نیازی زمانہ قدم جس نے بھی چھو لیئے اولیاء کے قدم

﴿شاعر: عبدالستار نیازی﴾

لب پر محمد کا نام

زندگی میں جو مشکل مقام آئے گا
میرے لب پر محمد کا نام آئے گا

دی خبر آمنہ کو یہ جبریل نے
تیرے گھر انبیاء کا امام آئے گا

کوئی مانے نہ مانے مگر حشر میں
صرف نام محمد ہی کام آئے گا

تیرگی روشنی میں بدل جائے گی
قبر میں جب وہ ماہ تمام آئے گا

گر بلایا مجھے میرے سرکار نے
پھر نہ واپس یہ اُن کا غلام آئے گا

عشق احمد کا دل میں جلائے دیا
یہ دیا اے ضیاء تیرے کام آئے گا

﴿شاعر: ضیاءالدین ضیاء﴾

نبی میرا نبی میرا

نبی میرا نبی میرا نبی میرا نبی میرا
وہ دیکھو آیا نبی میرا نبی میرا

وقت بدلا وہ نہ بدلے سچے عاشق تھے
بلال حبشی اویس قرنی امیر حمزہ ابوہریرہ

دی اذاں لوگوں نے لیکن وقت ٹھہرا تھا
نبی نے کہا بلال آؤ کہو تم اذاں تو ہو سویرا

جب خیال آیا نبی کو تو خدا نے کہا
قیامت میں تیری امت کو بخشوں گا ہے وعدہ میرا

چاند اور سورج ہیں جن کے تابع فرماں
حکومت ہے دو عالم پر مگر چٹائی بچھونا تیرا

چاہنے والوں کی مدد کو آتے ہیں سرکار ﷺ
کی دستگیری نبی نے میری مجھے تو جب بھی غموں نے گھیرا

ترا ہی صدقہ ہے ورنہ ہم تو مر جاتے
کرم ہے تیرا سلامت ہیں کرم ہے تیرا

بیٹھا ہوں اس آس پہ اب تک اُن کی جانب سے
علیم حزیں مدینے سے کبھی تو آئے گا بلاوا تیرا

(شاعر: علیم الدین علیم)

در رسول کی زیارت

کر لوں در رسول کی زیارت خدا کرے
دے دیں رسول پاک اجازت خدا کرے

میری نماز عشق کے سجدے ہوں معتبر
فرمائیں وہ جو میری امامت خدا کرے

میں منکر رسول کے دل کو جلا سکوں
ایمان کو ملے وہ حرارت خدا کرے

جیتوں گا ہر محاذ پر کوئی حریف ہو
مل جائے ان کی مجھ کو حمایت خدا کرے

میرا جنازہ اس طرح اُٹھے کہ ہر زباں
پڑھتی رہے درود تلاوت خدا کرے

چھوٹی سی آرزو ہے کہ اُن کے دیار میں
اُن کا مٹائیں جشن ولادت خدا کرے

میں ہوں غلام پنجتنؑ کہتے انیسؔ ہیں
بن جائے یہ غلامی علامت خدا کرے

﴿شاعر: محمد انیسؔ طاہر﴾

❀ محمد کو صدا دیتے ہیں ❀

جو بھی طوفان میں محمد کو صدا دیتے ہیں
ان کی کشتی کو کنارے وہ لگا دیتے ہیں

میرے سرکار مسیحا ہیں زمانے بھر کے
ہر مریض غم دوراں کو دوا دیتے ہیں

اپنے مشتاق مدینہ کو بہ حسن انداز
ایک پل میں مدینہ بھی دکھا دیتے ہیں

جب کرم کرنے پہ آتے ہیں شہہ کون و مکاں
ہر گدا کو بھی شہنشاہ بنا دیتے ہیں

جب تصور میں کبھی ان کا خیا آتا ہے
خوبصورت میرے حالات بنا دیتے ہیں
یاد کرتا ہوں میں جب سرور عالم کو ندیم
میرے بگڑے ہوئے سب کام بنا دیتے ہیں
شاعر: خان اختر ندیم

میرے نبی صلی علی

میرے نبی صلّی علی پیارے نبی صلّی علیٰ
در پہ بلا لو ہم کو بھی پیارے نبی صلّی علیٰ
ہے کتنا سکوں دیکھو تم جا کے مدینے میں
رحمت کی چھما چھم ہے برسات مدینے میں
طیبہ کا ہر منظر کیا خوب سہانا ہے
میرے نبی صلی علیٰ پیارے نبی صلّی علیٰ
ان جاگتی آنکھوں سے روضئے کو ہم دیکھیں
اور گنبد خضریٰ کو دیوانے سب دیکھیں
ہم غم کے ماروں کا طیبہ ہی ٹھکانہ ہے
میرے نبی صلّی علیٰ پیارے نبی صلّی علیٰ
میرے لب پہ مدینہ ہو میرے دل میں مدینہ ہو
آقا میں جدھر دیکھوں طیبہ کا نظارا ہو
ہر کوئی یہی بولے آقا کا دیوانہ ہے
میرے نبی صلّی علی پیارے نبی صلّی علیٰ

اللہ بھی کرتا ہے ہاں ذکر محمد ﷺ کا
قرآن کے پاروں میں ہے ذکر محمد ﷺ کا
ہے ذکر فرشتوں کا حوروں کا ترانہ ہے
میرے نبی صلی علیٰ پیارے نبی صلّی علیٰ

سرکار کی نعتوں سے یہ سینہ منوّر ہو
پھر اوج پہ منگتے کا اے کاش مقدر ہو
سرکار کرم کردیں قسمت کو جگانا ہے
میرے نبی صلی علیٰ پیارے نبی صلّی علیٰ

﴿شاعر: جناب منوّر علی قادری صاحب﴾

❀ میلاد مصطفیٰ ❀

میلاد مصطفیٰ کی محفل سجا رہے ہیں
نعت نبی کا صدقہ قسمت جگا رہے ہیں

منکر یہ پوچھتا ہے جھنڈوں کی اصل کیا ہے
روح الامین کو دیکھو جھنڈے لگا رہے ہیں

جاہل سمجھ رہا ہے مجبور مصطفیٰ کو!
غوث الوریٰ کو دیکھو مردے جلا رہے ہیں

بن کر قمر کھلونا اُس سمت
جس سمت میرے آقا انگلی اُٹھا رہے ہیں

فوراً درخت دوڑا شاخیں جھکا جھکا کر
جب سن لیا کہ مجھ کو آقا بلا رہے ہیں

سرکار دو جہاں کا کتنا کرم ہے علوی
ہم جیسے عاصیوں کو سینے لگا رہے ہیں

(شاعر: اکرم علوی)

مکی مدنی

بگڑی بناؤ مکی مدنی   در پہ بلاؤ مکی مدنی

☆☆☆

دید تیری ہو عید مری   دید کراؤ مکی مدنی

☆☆☆

محشر میں ہو لب پہ میرے   مجھ کو بچاؤ مکی مدنی

☆☆☆

گنبد خضریٰ کے سائے تلے   مجھ کو سلاؤ مکی مدنی

☆☆☆

اپنے نواسوں کا صدقہ   دکھڑے مٹاؤ مکی مدنی

☆☆☆

عاصی گناہوں میں ڈوبا ہوا ہے   جیسا ہے نبھاؤ مکی مدنی

☆☆☆

(شاعر: صابر سردار)

رحمتِ عالم

رحمتِ عالم تیری اُونچی شان
شان اونچی شان مولا تیری شان

بدر الدجیٰ ہو نور خدا ہو
چہرہ ہے مثلِ قرآن

سر پہ تمہارے تاجِ شفاعت
بخشش کا ساماں

کالی زلفیں کالی چادر
آپ کی ہے پہچان

آپ ہیں اوّل آپ ہیں آخر
نبیوں کے سلطان

ختمِ نبوت ماہ رسالت
روشن ہے دل و جان

دین کے رہبر شافعِ محشر
ہر دل کا ارمان

ذکر تمہارا دونوں جہاں میں
ہر لب پہ ہر آن

دونوں جہاں کے آپ ہیں والی
محسنؔ کا ایمان

﴿شاعر: محسن علی محسنؔ﴾

❀ چہرہ پیارے آقا کا ❀

تن من وارا جس نے دیکھا چہرہ پیارے آقا ﷺ کا
اے مولا اک بار دکھا دے جلوہ پیارے آقا کا

ہر نعمت دیتا ہے خدا پر وار کے اُن پر دیتا ہے
کھاتا ہے یہ عالم سارا صدقہ پیارے آقا ﷺ کا

ہو گی طلب تیری بھی پوری دور کریں گے وہ مجبوری
انشاء اللہ ہم دیکھیں گے روضہ پیارے آقا کا

غوث قطب ابدال قلندر سب اُن کے گن گاتے ہیں
فرش زمیں پر عرش بریں پر چرچا پیارے آقا کا

آل نبی اولاد علی کی شان بڑھائی اللہ نے
کتنا اعلیٰ کتنا بالا کنبہ پیارے آقا کا

قبر میں جب پوچھیں گے فرشتے اپنا تعارف پیش کرو
کہہ دوں گا کہ میں تو بس ہوں منگتا پیارے آقا کا

اُن کا کوئی ہم پایہ نہیں ہے اُن کے وجود کا سایہ نہیں ہے
لیکن نازشؔ خلق پہ دیکھا سایہ پیارے آقا کا

﴿شاعر: محمد حنیف نازش﴾

❀ سبز گنبد کا نظارا ❀

بیٹھے بیٹھے کام سارا ہو گیا
سبز گنبد کا نظارا ہو گیا

کر لیا اللہ نے اُس کو پسند
جو میرے آقا کا پیارا ہو گیا

مل گیا صدقہ مجھے حسنین کا
زندگی بھر کا گزارا ہو گیا

نام نامی مصطفیٰ صلّی علیٰ
بے سہاروں کا سہارا ہو گیا

ڈوبنے والوں نے دی اُن کو صدا
چڑھتا پانی بھی کنارا ہو گیا

محسنؔ عاصی یقیں ہے حشر میں
وہ کہیں گے تو ہمارا ہو گیا

﴿شاعر: محسن عالی محسنؔ﴾

(صلی اللہ علیہ وسلم) میرے نبی

میرے نبی پیارے نبی ہے مرتبہ بالا تیرا
جس جا کوئی پہنچا نہیں پہنچا وہاں تلوا تیرا

تیرا سراپا یا نبی تفسیر ہے قرآن کی
واللیل زلفیں طٰہٰ جبیں والشمس ہے چہرا تیرا

یا رحمت اللعالمین تجھ سا حسیں دیکھا نہیں
بعد از خدا ماہ مبیں ثانی نہیں واللہ تیرا

خیرات دیتا ہے خدا ہر وقت تیرے نام کی
ہم کو ملا جو کچھ ملا جتنا ملا صدقہ تیرا

صدیق کا فاروق کا صدقہ ملے عثمان کا
مولا علی کا واسطہ میں دیکھ لوں روضہ تیرا

اے باعثِ ارض و سما چشم کرم بر حال ما
دیکھے نیازی پھر شہا وہ گنبد خضریٰ تیرا

﴾شاعر: عبدالستار نیازی﴿

ایسا کرم ہوا

ایسا کرم ہوا میری تقدیر بن گئی
در پہ نبی کے جانے کی تدبیر بن گئی

سویا درود پڑھ کے میں جس دم حضور پر
دل میں میرے مدینے کی تصویر بن گئی

رویا بھی شوق دید مدینہ میں اس طرح
زارو قطار اشکوں کی زنجیر بن گئی

مجھ سے گنہگار کو در پر بلا لیا
واللہ میرے خوابوں کی تعبیر بن گئی

سجدے میں سر جھکایا در مصطفیٰ پہ جب
نور خدا کی سینے میں تنویر بن گئی

سن لو مریضو ! خاک کف پائے مصطفیٰ
ہر لا علاج کیلیے اکسیر بن گئی

میدان کر بلا میں شہادت حسین کی
منہ بولتی قرآن کی تفسیر بن گئی

تاریخ اہل بیت مٹائے نہ مٹے گی
تاحشر جو رہے گی وہ تحریر بن گئی

ادنیٰ سا اک کرم ہے یہ ذکر رسول کا
محسنؔ میری زمانے میں توقیر بن گئی

﴿شاعر: محسن علی محسنؔ﴾

مصطفیٰ کے دیس میں

مصطفیٰ کے دیس میں پیاری ہوا لے چل مجھے
روضۂ سرکار پردوں کا دُعا لے چل مجھے

کہتے ہیں کہ زندگی میں کل کبھی آتی نہیں
اُن کے در پر آج ہی باد صباء لے چل مجھے

اے مدینے کے بسافر ہو کسی کو نہ خبر
اس طرح سے اپنی آنکھوں میں چھپا کے لے چل مجھے

دیکھئے اُن کا کرم خود ہی دیار پاک میں
لے گئی اُن کی عطا جس نے کہا لے چل مجھے

حاضری کے بعد شہر مصطفیٰ میں دوستو
کوئی بھی دیتا نہیں ہے یہ صدا لے چل مجھے

اے قدیرؔ بے نوا تو سوئے طیبہ ساتھ میں
اُن کے صدقے میں ترا ہوگا بھلا لے چل مجھے

﴿شاعر: قدیر احمد قدیرؔ﴾

طیبہ کا سفر

در پیش ہو طیبہ کا سفر کیسا لگے گا
گزریں جو وہاں شام و سحر کیسا لگے گا

اے پیارے خدا دیکھوں میں سرکار کا جلوہ
مل جائے دُعا کو جو اثر کیسا لگے گا

یوں تو گزارتے ہیں سبھی زندگی لیکن
دربار نبی میں ہو بسر کیسا لگے گا

طیبہ کی سعادت تو یوں پاتے ہیں ہزاروں
مرشد کے ساتھ ہو جو سفر کیسا لگے گا

اے کاش مدینے میں مجھے موت یوں آئے
قدموں میں ہو سرکار کے سر کیسا لگے گا

جس در پہ شہنشاہ بھی دامن ہیں پسارے
ہر سال وہاں جاؤں اگر کیسا لگے گا

پائی ہے منوّر نے قضا در پہ نبی کے
آجائے وطن ایسی خبر کیسا لگے گا

﴿شاعر: جناب منور علی قادری﴾

یہ کرم نہیں تو کیا ہے

مجھے آپ نے بلایا یہ کرم نہیں تو کیا ہے
میرا مرتبہ بڑھایا یہ کرم نہیں تو کیا ہے

مجھے جب بھی غم نے گھیرا میرا ساتھ سب نے چھوڑا
تو میری مدد کو آیا یہ کرم نہیں تو کیا ہے

میری زندگی کے دامن پہ برس پڑیں بہاریں
تیرے درد نے رُلایا یہ کرم نہیں تو کیا ہے

میں غموں کی دھوپ میں جب تیرا نام لے کے نکلا
ملا رحمتوں کا سایہ یہ کرم نہیں تو کیا ہے

میں بھٹک کے رہ گیا تھا کہیں اور رہ گیا تھا
مجھے راستہ دکھایا یہ کرم نہیں تو کیا ہے

یہ شرف بڑا شرف ہے میرا رُخ تری طرف ہے
مجھے نعت گو بنایا یہ کرم نہیں تو کیا ہے

درِ مصطفیٰ سے انجم میں خود آ گیا مگر دل
کبھی لوٹ کر نہ آیا یہ کرم نہیں تو کیا ہے

﴿شاعر: محمد قمر انجم﴾

یادِ مصطفیٰ

حقیقت میں وہ لطف زندگی پایا نہیں کرتے
جو یادِ مصطفیٰ ﷺ سے دل کو بہلایا نہیں کرتے

زباں پر شکوۂ رنج و الم لایا نہیں کرتے
نبی ﷺ کے نام لیوا غم سے گھبرایا نہیں کرتے

یہ دربار محمد ﷺ ہے یہاں ملتا ہے بن مانگے
ارے ناداں یہاں دامن کو پھیلایا نہیں کرتے

ارے او نا سمجھ! قربان ہو جا اُن کے روضے پر
یہ لمحے زندگی میں بار بار آیا نہیں کرتے

یہ دربار رسالت ﷺ ہے یہاں اپنوں کا کیا کہنا
یہاں سے ہاتھ خالی غیر بھی جایا نہیں کرتے
محمد مصطفیٰ ﷺ کے باغ کے سب پھول ایسے ہیں
جو بن پانی کے تر رہتے ہیں مرجھایا نہیں کرتے

جو ان کے دامن رحمت سے وابستہ ہے اے حامد
کسی کے سامنے وہ ہاتھ پھیلایا نہیں کرتے

کلام: مولانا حامد بدایونی

سب مانگ لو سرکار سے

ہر تمنا پاؤ گے تم احمد مختار سے
مانگ لو من کی مرادیں سید ابرار سے

وہ ہیں سب نبیوں کے سرور
ساقیٔ کوثر شافعِ محشر
اُن کا دامن تھام لو گے تو بچو گے نار سے

نور خدا کا جگ میں
مردہ دلوں کو ہے چمکایا
روشنی کی جو کرن پھوٹی حرا کے غار سے

ذکر نبی کی بزم سجی ہے
صلِ علیٰ کی دھوم مچی ہے
گونجتی ہے یہ صدا ہر درو دیوار سے

مانگو شہہ کونین کے در سے
مولا علی حسنین کے در سے
کیا ملے گا دوستو! تم کو در اغیار سے

جنگ بدر سے اور خیبر سے
ثابت ہے قول حیدر سے
عشق احمد نے بچایا دشمنوں کے وار سے
پنجتن کے صدقے محسن
حشر میں اللہ بخشے محسن
نکلیں ہر دم یہ صدائیں میرے دل کے تار سے

﴿شاعر: محسن علی محسن﴾

شفیع روز جزاء

حبیب رب العلی محمد ﷺ شفیع روز جزاء محمد
نگاہ کا مدعا محمد ﷺ خیال کا آسرا محمد ﷺ

درود بھیجا ہے خود خدا نے رموز کو اُن کے کون جانے
کہیں وہ محبوب کبریا ہیں کہیں لقب اُن کا ہے محمد ﷺ

میں اپنی عقبیٰ سنوارتا ہوں انہیں کو پیہم پکارتا ہوں
میری زباں پر ہے یا حبیبی میرا وظیفہ ہے یا محمد ﷺ

اسی تمنا میں جی رہا ہوں کہ جا کے روضے کی جالیوں پر
سناؤں حال دل میں اُن کو سنیں میرا ماجرا محمد ﷺ

ہے بار عصیاں صباؔ کے سر پر نہ کوئی حامی نہ کوئی یاور
قدم لرزتے ہیں روز محشر سنبھالیئے آ کے یا محمد ﷺ

﴿کلام: صباؔ اکبر آبادی﴾

مدینے کے داتا

چلے جا رہے ہیں چلے جانے والے
مدینے کے داتا مجھے بھی بلا لے

یہ دنیا مجھے بے سہارا نہ سمجھے زمانے کی گردش کا مارا نہ سمجھے
مری لاج ہے آج تیرے حوالے

کہاں تک کریں دردِ الفت گوارا ان آنکھوں کو ہوگا بھلا کب نظارا
کہاں تک رہیں اپنے دل کو سنبھالے

جلا لو دیئے دل میں عشقِ نبی کے بدل جائیں گے روپ تیرہ شبی کے
ادھر بھی اُجالے اُدھر بھی اُجالے

میں بے تاب رہتا ہوں سرکار ہر دم میری زندگی کی ہیں سانسیں بہت کم
بلا لے مجھے اب تو بلانے والے

میں شبیر دیکھوں گا شہرِ مدینہ ان آنکھوں سے وہ رحمتوں کا خزینہ
کبھی رنگ لائیں گے یہ غم کے نالے

﴿کلام: شبیر حسن انصاری صاحب﴾

باتیں بھی مدینے کی

باتیں بھی مدینے کی راتیں بھی مدینے کی
جینے میں یہ جینا ہے کیا بات ہے جینے کی

تعریف کے لائق جب الفاظ نہیں ملتے
تعریف کرے کوئی کس طرح مدینے کی

عرصہ ہوا طیبہ کی گلیوں سے وہ گزرے تھے
اس وقت بھی گلیوں میں خوشبو ہے پسینے کی

وہ اپنی نگاہوں سے مستانہ بناتے ہیں
زحمت بھی نہیں دیتے میخار کو پینے کی

یہ زخم ہے طیبہ کا یہ سب کو نہیں ملتا
کوشش نہ کرے کوئی اس زخم کو سینے کی

طوفان کی کیا پرواہ یہ بھول نیں سکتا
ضامن ہے دعا ان کی اُمت کے سفینے کی

ہر سال کے آنے کا اعزاز ہے
سرکار بناتے ہیں تقدیر کمینے کی

﴿کلام: مرزا﴾

مکی نبی ﷺ کے دیوانے

ہم مکی نبی کے دیوانے ہم پیارے نبی کے دیوانے
پیارے آقا نور کی شمع ہم ان کے پروانے

عرب کی سرزمیں پہ آگئے کونین کے سرور
خدا کی ہو گئی رحمت محمد کے غلاموں پر

ملی توقیر ادنیٰ کو ملی تسکین غمگین کو
مٹے نام ونشاں اُن کے مظالم ڈھارہے تھے جو
گرے بت آج منہ کے بل یہی بولے صنم خانے
ہم مکی نبی کے دیوانے ہم پیارے نبی کے دیوانے

حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا نے گود میں لے کر کہا رب سے
ہوئی خوشحال اے مولا ملا ہے نور یہ جب سے
نبی خیر البشر ایسے نہیں جن سا کوئی محسن
رکھیں گے لاج یہ اپنے غلاموں کی جزا کے دن
سہارا بے سہاروں کو دیا ہے آج مولا نے
ہم مکی نبی کے دیوانے ہم پیارے نبی کے دیوانے

ہے کہتا عشق یہ ہر دم ملے صلی علیٰ کا در
ہے کہتی عقل یہ ہر دم ملے دنیا کا مال و زر
جنہوں نے عشق کی مانی ہوئے ہیں وہ ہی مالا مال
سخی سلطان باہو بن گیا کوئی قلندر لال
دلاتا عشق ہے کیا کیا گدائے قلندر لال
ہم مکی نبی کے دیوانے ہم پیارے نبی کے دیوانے

جو نعلین محمد ﷺ اپنی آنکھوں سے لگاتے ہیں
فرشتے اُن دیوانوں کی زیارت کرنے آتے ہیں
کرم برسات کی طرح برستا ہے سدا اُن پر
جو اُن کے آستانے پر جھکاتے ہیں ادب سے سر
ہمارا تو عقیدہ ہے کوئی مانے یا نہ مانے
ہم مکی نبی کے دیوانے ہم پیارے نبی کے دیوانے

ملی صدقے محمد ﷺ کے ہمیں ایمان کی دولت
ملی کونین کو زینت ملی انسان کو عظمت
مرے پیارے محمد ہیں خدا کی ذات کے مظہر
کرم مہران یہ اُن کا جو پہنچے عرش اعظم پہ
کیئے ہیں پیش ہم نے بھی عقیدت کے یہ نذرانے
ہم مکی نبی کے دیوانے ہم پیارے نبی کے دیوانے

﴿شاعر: مہران شیخ قادری﴾

سرکار ﷺ کی آمد

سرکار کی آمد ہے مولا ہے کرم تیرا
جس سمت نظر جائے ہے نور بہم تیرا
غم دور ہوئے سارے خوشیوں کی گھڑی آئی
تاریک زمانے نے پر نور سحر پائی
پھولوں میں مہک آئی صحرا میں بہے چشمے
کونین کی قسمت میں جب جلوے ترے آئے
ثانی ہو کوئی کیسے یا شاہ امم تیرا
تقدیر ہوئی روشن آمد ہے تیری آقا
سب درد کے ماروں نے ہے باب کرم پایا
منزل بھی نظر آئی قرآن ملا ہم کو
سرکار ترے صدقے رحمٰن ملا ہم کو
ہر ایک سپارے میں ہے نام رقم تیرا

مختار دو عالم کی آمد ہے سبھی جھومو
لہراتے رہو پرچم سب ہاتھ بھی لہراؤ
برسات ہوئی رم جھم رحمت کی گھٹا چھائی
گلشن میں بہاریں ہیں ہر ایک کلی مہکی
ہے ذکر سجا ہر سو اے ناز عجم تیرا

محبوب خدا پہنچے جب عرش بریں پر تو
اللہ نے فرمایا محبوب میرے آؤ
یہ عرش کی حسرت تھی نعلین ترے چومے
ہر نوری تجھے دیکھے قربت میں تیری جھومے
پہنچا نہ جہاں کوئی اُس جا ہے قدم تیرا

اس جشن ولادت کے صدقے میں میرے آقا
ہم سب کو عطا کردو دیدار مدینے کا
یا شاہ مدینہ اب رحمت کی نظر کر دو
اک آنکھ بنے مکہ اک آنکھ مدینہ ہو
بن جائے مرے آقا یہ دل بھی حرم تیرا

والی ہیں و عالم کے وہ شافع محشر ہیں
جن کا ہے نہیں ثانی وہ ایسے پیمبر ہیں
دربار معطر میں اُس نور مجسم کے
حسان کے صدقے میں مقبول وہ ہو جائے
یوں نعت لکھے اُن کی مہرانؔ قلم تیرا

﴿شاعر: مہرانؔ شیخ قادری﴾

رحمتوں کی جستجو

جہان رنگ و بو میں رحمتوں کی جستجو کر لوں
در آقا پہ جا کے پوری اپنی آرزو کر لوں
ہو صحن مسجد نبوی کروں سجدے میں جی بھر کے
ملے موقع مدینے کی ہواؤں سے وضو کر لوں
سفر طیبہ کا ہو دیوانگی ہو دیدنی میری
کبھی چاک گریباں ہو کبھی اس کو رفو کر لوں
یہی پہلی یہی ہے آخری خواہش میری ہمدم
کھلے روضے کا دروازہ تو خود کو رو برو کر لوں

(شاعر: جناب یونس ہمدم)

آقا کے دربار میں

جس در پہ غلاموں کے حالات بدلتے ہیں
آؤ اُسی آقا کے دربار میں چلتے ہیں
یہ اپنا عقیدہ ہے جائیں گے وہ جنت میں
سرکار کی سیرت کے سانچے میں جو ڈھلتے ہیں
ہوتا ہے کرم جن پہ سلطان مدینہ کا
طوفان کی موجوں سے بے خوف نکلتے ہیں
تو ادنیٰ گدا بن جا سرکار ﷺ کی چوکھٹ کا
سب شاہ و گدا جن کی خیرات پہ پلتے ہیں

للّٰہ بلا لیجئے دکھ درد کے ماروں کو
طیبہ کی زیارت کو ارمان مچلتے ہیں
کہتا ہوں معینؔ اُس دم میں نعت شہہ والا
جذبات میرے جس دم اشعار میں ڈھلتے ہیں
﴿شاعر: معینؔ خان قادری﴾

قسمت کے تارے

میری قسمت کے تارے اس طرح رب چمکائے گا
میرے آقا کے در سے میرا بھی بلاوا آئے گا
میرے دل کے آنگن میں بھی پھول کھلیں گے
ان آنکھوں کو جب اُن کا دیدار کرایا جائے گا
دے دیں گے حسنین کا صدقہ سرور عالم
جب اُن کا منگتا اپنے دامن کو پھیلائے گا
نعمتیں دونوں عالم کی اُس کو مل جائیں گی
جو میرے سرکار کی آمد کا جشن منائے گا
اُن کے کرم سے کھل جائیں گے دل کے دریچے
اُن کے در پہ معینؔ اُن کی جا کر جب نعت سنائے گا
﴿شاعر: محمد معینؔ خان قادری﴾

آ گئی مصطفیٰ ﷺ کی سواری

آ گئی مصطفیٰ ﷺ کی سواری اپنے گھر کو دیوں سے سجا لو
دے رہے ہیں فرشتے سلامی تم درودوں کی مالا بنالو

اپنے منگتوں کو وہ پالتے ہیں وہ بھلا کس کو کب ٹالتے ہیں
صدقہ حسنین غوث الوریٰ کا یا نبی میری جھولی میں ڈالو

کر کے نعتوں سے ہر سو چراغاں یوں منائیں گے جشن بہاراں
عاشقو! آمد مصطفیٰ ہے دیپ خوشیوں کے ہر سو جلالو

بخت چمکیں گے اک دن ہمارے دیکھ لیں گے وہ دلکش نظارے
آپ کو جو بھی سب سے ہیں پیارے اُن کے صدقے میں ہم کو بلا لو

جن کے ہاتھوں میں ہے اُن کا دامن نام احمد ہے جس دل کی ڈھرکن
جو ہے پہچان ہم عاشقوں کی جھوم کر اُن کا نعرہ لگا لو

پورے ہو جائیں گے اُن کے ارماں کر رہے ہیں وہ بخشش کا ساماں
جشن میلاد کی برکتوں سے اپنے قلب و نظر جگمگا لو

رحمت مصطفیٰ ہی کے صدقے ہیں معینؔ اپنے سب کام بنتے
ہر گھڑی ذکر ہو مصطفیٰ کا اس کو اپنا وظیفہ بنا لو

﴿شاعر: محمد معین خان قادری﴾

سرکار آ گئے ہیں

خوشیاں سبھی مناؤ سرکار آ گئے ہیں
قسمت کو جگمگاؤ سرکار آ گئے ہیں

کلیاں خوشی سے دیکھو سب پھول بن گئیں ہیں
نعتوں کے گل کھلاؤ سرکار آ گئے ہیں

آنے سے اُن کے ہر سو پھیلے ہیں اب اُجالے
دل کی مراد پاؤ سرکار آ گئے ہیں

گلشن میں ڈالی ڈالی اور پھول جھومتے ہیں
دیوانو مسکراؤ سرکار آ گئے ہیں

ہر شے خوشی سے اب تو سرشار ہو گئی ہے
نعرہ یہی لگاؤ سرکار آ گئے ہیں

ہو ناز کیوں نہ ہم کو ہم ہیں غلام اُن کے
قسمت پہ جھوم جاؤ سرکار آ گئے ہیں

تم بھی معینؔ جشن میلاد یوں مناؤ
جھنڈوں سے گھر سجاؤ سرکار آ گئے ہیں

شاعر: معینؔ خان قادری

ہو وردِ زباں پہ نبی نبی

ہر دم ہو وظیفہ بس یہی ہو وردِ زباں پہ نبی نبی
رحمت ہو جو رب کی دیکھنی ہو وردِ زباں پہ نبی نبی

ہے عشقِ نبی جس کے دل میں گھبرائے گا وہ کیوں مشکل میں
گر چاہو لحد میں روشنی ہو وردِ زباں پہ نبی نبی

میری خالی جھولی بھر جائے حسنین کا صدقہ مل جائے
جب دید مجھے ہو آپ کی ہو وردِ زباں پہ نبی نبی

کیوں اور کسی کا کہلاؤں سرکار کے ہر دم گن گاؤں
جب تک ہے میری زندگی ہو وردِ زباں پہ نبی نبی

ہونٹوں پہ ہے دُعا اب میرے پڑھتے رہیں نعتیں لب میرے
جب آئے ہوں لمحے آخری ہو وردِ زباں پہ نبی نبی

سرکار کرم یہ فرمانا اس طرح معینؔ کو بلوانا
ہو ختم وہیں پہ زندگی ہو وردِ زباں پہ نبی نبی

شاعر: معین خان قادری

صلی اللہ علیہ وسلم

ہو گئے ہیں دور سب رنج والم
جب ہوا سرکار کا مجھ پر کرم

ہے یقیں دربار میں اپنے مجھے
ایک دن بلوائیں گے شاہِ امم

ہے جسے نسبت میری سرکار سے
پاس اُس کے کیوں بھلا آئیں گے غم

بس یہی ہے التجا محشر کے دن
آپ رکھ لینا غلاموں کا بھرم

جل اُٹھیں گے آرزوؤں کے دیئے
جب درِ سرکار پہ جائیں گے ہم

آرزو اب ہے یہی میری معینؔ
اُن کے روضے پہ نکل جائے یہ دم

(شاعر: معینؔ خان قادری)

سخی دربار کا صدقہ

چلو طیبہ سے لے آئیں سخی دربار کا صدقہ
شہنشاہوں کے دامن میں بھی ہے سرکار کا صدقہ

گلی میں جا کے آقا کی صدا ہم یہ لگائیں گے
ملے حسنین کا اور حیدر کرار کا صدقہ

غلاموں کی یہی فریاد ہے آقا اسے سن لو
کبھی ہو خواب میں ہم کو عطا دیدار کا صدقہ

مدینے کی زمیں کو ناز ہو کیونکر نہ قسمت پر
نبی کے جسم اطہر سے ملا مہکار کا صدقہ

ستاروں کی جو مانند ہیں بڑے محبوب ہیں رب کو
جو چاروں یار ہیں مجھ کو ملے ان چار کا صدقہ

تمنا ہے ملے آنکھوں کو میری رحمت عالم
جو گنبد پر برستا ہے اُسی انوار کا صدقہ

قضا مجھ کو اُسی دیوار کے سائے میں آجائے
ہوئی تھی آپ سے جو مس اُسی دیوار کا صدقہ

معینؔ اُن کی بھلا تعریف ہو مجھ سے بیاں کیسے
لکھی ہے نعت جو میں نے ہے سب سرکار کا صدقہ

﴿شاعر: معینؔ خان قادری﴾

❁ نبی کی محفل ❁

اپنا نصیب اُس نے سمجھو کہ جگمگایا
جس نے میرے نبی کی محفل کو ہے سجایا

وہ جائے گا بھلا کیوں کسی اور در پہ آقا
جب قاسم جہاں خود رب نے تمہیں بنایا

جو بھی غلام آیا دنیا کی ٹھوکروں میں
سرکار کے کرم نے اُس کو گلے لگایا

ہوتے ہیں دور سارے رنج والم ہمارے
نعت نبی کو ہم نے جب بھی ہے گنگنایا

اعزاز یہ دیا ہے مجھ کو میرے نبی نے
مجھے نعت خواں بنا کر میرے بخت کو جگایا

حسرت معینؔ ہے یہ تربت وہاں ہو میری
پڑتا ہو جس جگہ پر گنبد کا اُن کے سایہ

(شاعر: معینؔ خاں قادری)

شاخِ دل

شاخ دل یہ بولتی ملی
تم ملے تو زندگی ملی

آمنہ کے لال کا کرم
ہو گیا تو ہر خوشی ملی

بخت کا دھنی ہے وہ جسے
پنجتن کی نوکری ملی

ناز کر اے حلیمہ سعدیہ
تجھ کو اُن کی چاکری ملی

اُن کے ذکر خیر کے طفیل
میرے گھر کو چاندنی ملی

رحمت رسول حشر میں
عاصیوں کو ڈھونڈتی ملی

تھا عجب سماں جب عرش پر
روشنی سے روشنی ملی

خوشبوئے نبی سے آج بھی
ہر گلی بسی ہوئی ملی

خوش نصیب ہے جسے صبور
اُن کے در کی حاضری ملی

{شاعر: حضرت صبور شاہ وارثی}

تحفہ نعت کا

در پہ ان کے جب میں پہنچا لے تحفہ نعت کا
ہو گیا مجھ پر کرم پھر مصطفیٰ کی ذات کا

میں ہی کیا سارے ملائک اور سارے انبیاء
پڑھ رہے ہیں سب قصیدہ سید السادات کا

دم میرا نکلے در اقدس پہ تیرے یا نبی ﷺ
وقت کی پرواہ نہیں ہے دن ہو چاہے رات کا

جو بقیع پاک میں دے دیں جگہ میرے حضور ﷺ
ہو گماں میرے جنازے پر میری بارات کا

یہ کرم کیا کم کہ میں ان کے ثناخوانوں میں ہوں
صدقہ مل ہی جائے گا حسانؓ کے درجات کا

چھوڑ کر دنیا کی شاہی بن گیا در کا گدا
کیا مزہ پایا ہے میں نے شہہ کی خیرات کا

عشق میں آقا کے آصف ڈوب جا تو ڈوب جا
پھر صلہ مل جائے گا تجھ کو نبی ﷺ کی نعت کا

کلام: محمد آصف چشتی

مدینے کی گلیاں

ہے جنت کا منظر مدینے کی گلیاں
معطر معطر مدینے کی گلیاں

مقدس مقدس مدینے کی مٹی
منور منور مدینے کی گلیاں

جہاں ہر طرف نقش پا ہیں نبی کے
ہیں بخشش کا مظہر مدینے کی گلیاں

مقدر پہ اس کے فرشتے ہوں نازاں
جسے ہو میسر مدینے کی گلیاں

تصور کی آنکھوں سے دیکھا جو ہمدم
ہوئیں نقش دل پر مدینے کی گلیاں

شاعر: یونس ہمدم

نعت سرورِ کونین ﷺ

خدایا دکھا دے بہار مدینہ
بہت ہو گیا انتظار مدینہ

جہاں کا ہر اک حسن ہے ماند جب سے
نگاہوں میں چھائے نگار مدینہ

ملے آبِ کوثر کی ٹھنڈک سی دل کو
میں جب چوم لوں ریگزار مدینہ

مزار مقدس کی برکت تو دیکھو
بڑھایا ہے اس نے وقار مدینہ

میری روح طیبہ کی گلیوں میں نکلے
میری زندگی ہو نثارِ مدینہ

مدینے میں ماہ صیام آ گیا ہے
چلو دیکھیں ھمدم نکھارِ مدینہ

(شاعر: یونس ہمدم)

مدینے چلو

لے کے سب اپنے اپنے سفینے چلو
گر اماں چاہتے ہو مدینے چلو

مانگنے رحمتوں کے خزینے چلو
کیوں کہیں جا رہے ہو مدینے چلو

لے کے پیغام آئی ہے بادِ صبا
یاد تم کو کیا ہے نبینے چلو

تربیت گاہِ سرکار میں دوستو
سیکھنے زندگی کے قرینے چلو

زندگی منتظر ہے تمہاری وہاں
مرنے والو مدینے میں جینے چلو

روح کے چاک طیبہ میں سل جائیں گے
جامۂ زندگی اپنا سینے چلو

منبعِ نور سے نور مل جائے گا
لے کے احساس کے آبگینے چلو

اور اشعار میں رنگ آجائے گا
نعت اعجاز پڑھنے مدینے چلو

کلام اعجاز رحمانی

سرکار کے قدموں میں

اللہ نے پہنچایا سرکار ﷺ کے قدموں میں
صد شکر کہ پھر آیا سرکار ﷺ کے قدموں میں

کچھ دیر سلامی کو ٹھہرایا مواجہ پر
پھر مجھ کو ادب لایا سرکار ﷺ کے قدموں میں

رد کیسے بھلا ہو گی اب کوئی دعا میری
میں رب کو پکار آیا سرکار ﷺ کے قدموں میں

کچھ کہنے سے پہلے ہی پوری ہوئی ہر خواہش
جو سوچا وہی پایا سرکار ﷺ کے قدموں میں

کچھ لمحے حضوری کے پائے تو یہ لگتا ہے
اک عمر گزار آیا سرکار ﷺ کے قدموں میں

مجھ جیسا تہی داماں کیا نذر کو لے جاتا
اک نعت سنا آیا سرکار ﷺ کے قدموں میں

یاد آئی صبیحؔ اپنی ہر ایک خطا مجھ کو
اعمال پہ شرمایا سرکار ﷺ کے قدموں میں

﴿کلام: صبیح الدین رحمانی﴾

ہو عطا پر عطا یا نبی یا نبی

ہے یہ دل کی صدا یا نبی یا نبی
ہو عطا پر عطا یا نبی یا نبی

جس گھڑی روح تن سے جدا ہو میری
ہو وظیفہ میرا یا نبی یا نبی

آپ ہی بخشوائیں گے محشر کے دن
ہوں بھلا یا برا یا نبی یا نبی

آئیں جس دم فرشتے میری قبر میں
ہو لبوں پہ ثنا یا نبی یا نبی

مصطفیٰ ﷺ کا اگر چاہتے ہو کرم
مل کے کہہ دو ذرا یا نبی یا نبی

رد کبھی نہ دعا ہو گی اس شخص کی
دے گا جو یہ صدا یا نبی یا نبی

اس معینؔ حزیں پہ کرم کیجئے
درگزر ہو خطا یا نبی یا نبی

﴿کلام: محمد معین خان قادری﴾

بخشش کا وسیلہ

کچھ اور نہیں اور نہیں ان کا کرم ہے
محفل میں جو سرکار ﷺ کی عاصی کا بھرم ہے

میں ان کی زیارت کو تڑپتا ہوں شب و روز
فرقت میں مدینے کی میری آنکھ بھی نم ہے

کس دن مجھے سرکار ﷺ بلائیں گے مدینے
گر غم ہے مجھے کوئی تو بس ایک یہ غم ہے

میں بھی تو ہوں سرکار ﷺ ادنیٰ سا بھکاری
سرکار ﷺ کے روزے پہ جبیں میری بھی خم ہے

عقبیٰ میں بنے گی میری بخشش کا وسیلہ
سرکار ﷺ کے صدقے جو ہوئی نعت رقم ہے

دیتا ہے جو ہر جادۂ منزل کو اجالے
اے صلی علیٰ آپ کا وہ نقش قدم ہے

﴿کلام: جناب احمد خیال﴾

بیڑا پار ہو گیا (نعت شریف)

مصطفیٰ سے پیار ہو گیا
اپنا بیڑا پار ہو گیا

ہے کرم کی بات دوست
ان پہ دل نثار ہو گیا

کیوں ڈروں میں غم کی دھوپ سے
ان کا غم حصار ہو گیا

جس کے سر ہو ان کی نعل پاک
وہ تو تاجدار ہو گیا

ان کی مدح کرنا رات دن
اپنا تو شعار ہو گیا

طیبہ میں بلائیے حضور ﷺ
میں تو بیقرار ہو گیا

نعت پڑھنے لکھنے والوں میں
اپنا بھی شمار ہو گیا
ان کے در پہ جا پڑا شکیل
کتنا ہوشیار ہو گیا
﴿کلام: حافظ محمد شکیل نقشبندی﴾

چشم نمناک

نجم قسمت میرا ضوبار ہوا خوب ہوا
مجھ کو سرکار کا دیدار ہوا خوب ہوا
مجھ سے بدکار سیاہ کار کا روز محشر
رب کا محبوب طرفدار ہوا خوب ہوا
خاکِ طیبہ ہے دوا اس کی اطباء بولے
دلِ بے تاب جو بیمار ہوا خوب ہوا
ایک مجھ پر نہیں موقوف اے سلطان زمن
آپ کا جو بھی طلبگار ہوا خوب ہوا
ان کے دربار میں احوال دل مضطر کا
چشم نمناک سے اظہار ہوا خوب ہوا
یہ بھی سرکار کی مدحت کا اثر ہے لوگو
یکتا جو صاحب اشعار ہوا خوب ہوا
﴿کلام: دُر محمد یکتا﴾

نور سا چھایا ہے

چاروں جانب یہ کیسا نور سا چھایا ہے
آمنہ بی کا پیارا محفل میں آیا ہے

آ کے جبریل نے یہ مژدہ سنایا ہے
چلئے حضور ﷺ تم کو رب نے بلایا ہے

تیرے علاوہ ہم کو کون ملاتا رب سے
تم ہی نے آکے آقا رب سے ملایا ہے

ان کے نصیب اچھے بخت سوایا ہے
جن کے سروں پہ ان کی رحمت کا سایہ ہے

میں کیا تھا اور کیا تھی اوقات میری لوگو
یہ سب کرم ہے نبی کا کملی کا سایہ ہے

کاش صبا طیبہ کی آ کر یہ مجھ سے کہہ دے
چل اشتیاق تجھ کو در پہ بلایا ہے

﴿کلام: اشتیاق علی قادری﴾

جشن آمد رسول

جشن آمد رسول اللہ ہی اللہ
بی بی آمنہ کے پھول اللہ ہی اللہ

جب کہ سرکار تشریف لانے لگے
حور و غلماں بھی خوشیاں منانے لگے

ہر طرف نور کی روشنی چھا گئی
مصطفیٰ کیا ملے زندگی مل گئی
اے حلیمہ تیری گود میں آ گئے
دونوں عالم کے رسول اللہ ہی اللہ

چہرۂ مصطفیٰ جب کہ دیکھا گیا
چھپ گئے تارے اور چاند شرما گیا
آمنہ دیکھ کر مسکرانے لگیں
حوا، مریم بھی خوشیاں منانے لگیں
آمنہ بی بی سب سے یہ کہنے لگیں
دُعا ہو گئی قبول اللہ ہی اللہ

شادیانے خوشی کے بجائے گئے
شاد کے نغمے سب کو سنائے گئے
ہر طرف شور صلی علیٰ ہو گیا
آج پیدا حبیب خدا ہو گیا
پھر تو جبرئیل نے بھی یہ اعلاں کیا
یہ خدا کے ہیں رسول اللہ ہی اللہ

ان کا سایہ زمیں پر نہ پایا گیا
نور سے نور دیکھو جدا نہ ہوا
ہم کو عابد نبی پر بڑا ناز ہے

کیا بھلا میرے آقا کا انداز ہے
جس نے رخ پہ ملی وہ شفا پا گیا
شہر طیبہ تیری دھول اللہ ہی ہی اللہ

﴿شاعر: عابد بریلوی﴾

نام نبی

اس نے غم زمانہ سے دامن چھڑا لیا
نام نبیؐ کو جس نے لبوں پر سجا لیا
جچتا نہیں ہے کوئی نگاہوں میں کیا کروں
اس پیکر جمال کو دل میں بسا لیا
مدت سے آرزو تھی دیار رسول کی
مجھ کو میرے نبی نے مدینے بلا لیا
اچھے تو خیر اچھے ہیں میرے کریم نے
عاصی گناہ گار کو دل سے لگا لیا
بنیاد دین میں ہے آلِ نبی کا خون
ابن علی نے اپنا بھرا گھر لٹا دیا
دنیا کو وہ انیس کبھی دیکھتا نہیں
آنکھوں میں جس نے اپنی مدینہ سجا لیا

﴿شاعر: محمد انیس طاہر﴾

تو ہے دلنشیں

تو ہے دلنشیں تو ہے دلربا تو ہی رنگ جاں بہار ہے
تیرے واسطے ہی جہاں بنا تو جہان کل کا نکھار ہے
بے سکوں میں ہوں میری لاج رکھ میرے سر سکون کا تاج رکھ
کہ میری طلب تری دید ہے ترے نام سے ہی قرار ہے
تو خدا کے نور کا جام ہے تو ہی مے کشوں کا امام ہے
جو تیری نگاہ سے پی گئے انہیں عمر بھر کا خمار ہے
ہے فقط تو ہی وہ رسول جو کرے التجائیں قبول جو
تو ہی عاصیوں کا ہے دردمند تجھے بیکسوں سے بھی پیار ہے
تو شریک ہے لاشریک میں تیری رحمتیں میری بھیک میں
ہے خدا بھی تیرا درود گو تو ہر امتی کی پکار ہے
تو ہی ابتدا تو ہی انتہا تو ہی ٹھہرا خاتم الانبیاء
یہ انیس در کا تیرے گدا تیرے امتی میں شمار ہے

(شاعر: محمد انیس طاہر)

آستان رسول

مانگنے کا شعور دیتے ہیں
جو بھی مانگو حضور دیتے ہیں
مانگنے والا ہو اگر کوئی
میرے آقا ضرور دیتے ہیں

گنبد سبز کے حسین جلوے
دونوں عالم کو نور دیتے ہیں
میرے آقا گناہ گاروں کے
بخش جرم و قصور دیتے ہیں
آستان رسول کے ذرے
روشنی دور دور دیتے ہیں
جابروں کا نبی کے دیوانے
توڑ پل میں غرور دیتے ہیں
ہم نیازیؔ کسی سے کیوں مانگیں
ہم کو سب کچھ حضور دیتے ہیں

﴿شاعر: عبدالستار نیازیؔ﴾

دل کے قریب

جب وہ دل کے قریب ہوتے ہیں
وہ بھی عالم عجیب ہوتے ہیں
فیض یاب ان کے آستانے سے
کیسے کیسے غریب ہوتے ہیں
جو حبیب خدا کے ہو جائیں
وہ خدا کے حبیب ہوتے ہیں
جن کو ہوتی ہے ان کی دید نصیب
ان کے کیسے نصیب ہوتے ہیں

دور رہ کر بھی ان کے دیوانے
ان سے کتنے قریب ہوتے ہیں
اے منور غریب اس در کے
نام ہی کے غریب ہوتے ہیں
(شاعر: منور بدایوانی)

میٹھا میٹھا ہے میرے محمد ﷺ کا نام

میٹھا میٹھا ہے میرے محمد ﷺ کا نام
ان پہ لاکھوں کروڑوں درود و سلام
جس نے آ کے سنوارا ہے دارین کو
جس کی رحمت نے ڈھانپا ہے کونین کو
جس کے دم سے ہیں یہ رونقیں تمام
وہ ہی حسنی حسینی چمن کے ہیں پھول
نورِ مولا علی جان زہرہ بتول
جس کے نانا رسول خدا ذی مقام
وقت لائے خدا جائیں دربار پر
اور کھڑے ہو کر روضۂ سرکار پر
پیش مل کر کریں ہم درود و سلام
لامکاں کے بنے ہیں وہ ہی تو مکیں
جن کے نعلین کو چومے عرش بریں
جو خدا سے ہوئے عرش پر ہم کلام

شاہِ کونین وہ روحِ دارین وہ
فخرِ حسنین وہ غوثِ ثقلین وہ
جس کے در کا ہے حافظؔ ادنیٰ غلام

﴿شاعر: حافظ محمد حسین حافظ﴾

❀ نعت بحضوری شافع امم ﷺ وسیلہ بخشش ❀

ہر طرف انوار کی برسات ہے
محفل سرکار ﷺ کی کیا بات ہے

رات جو گزری نبی ﷺ کے ذکر میں
دن سے بہتر وہ ہماری رات ہے

کیوں میں مانگوں جب میرے کشکول میں
نقش نعل پاک کی خیرات ہے

کیوں پریشاں ہوں میں عقبیٰ کے لئے
شافع روز جزاء وہ ذات ہے

والی کون و مکاں کے ذکر سے
وجد میں ساری یہ کائنات ہے

یوں تو گنبد ہیں جہاں میں ہر جگہ
گنبد خضرا تری کیا بات ہے

نوشۂ بزم جناں کے واسطے
انبیاء کی صف بہ صف بارات ہے

کس طرح لکھوں میں مدحت آپ کی
جب مدح خواں خود خدا کی ذات ہے

کس قدر ریحاںؔ خوش قسمت ہے تو
تیری بخشش کا وسیلہ نعت ہے

﴿محمد ریحان قادری﴾

نعت مصطفیٰ

جب نعت مصطفیٰ کا اثر بولنے لگے
پتھر بھی بے زباں ہو تو لب کھولنے لگے

نعت نبی سے گونج اٹھے بام و در تمام
ذکر نبی کے فیض سے گھر بولنے لگے

پتھر کو رزق لطف ملے جن کے ہاتھ سے
حیرت ہے لوگ اُن کو بشر بولنے لگے

نام رسول پاک کا حق یوں ادا کرو
کٹ جائے گر زباں تو نظر بولنے لگے

سورج انہیں سلام کرے جب یہ حکم دیں
انگلی کی جنبشوں میں قمر بولنے لگے

ناصرؔ فقط حسین کے نانا کا فیض ہے
ہم جیسے بے ہنر بھی اگر بولنے لگے

﴿شاعر: سید ناصر زیدی﴾

❀ آمنہ بی بی کے گلشن میں ❀

اللہ اللہ اللہ ہو لا الہ الا ہو
آمنہ بی بی کے گلشن میں آئی ہے تازہ بہار
پڑھتے ہیں صلی اللہ علیہ وسلم آج در و دیوار
نبی جی اللہ اللہ اللہ ہو ......

بارہ ربیع الاول کو وہ آیا در یتیم
ماہ نبوت مہر رسالت صاحب خلق عظیم
نبی جی اللہ اللہ اللہ ہو ......

اوّل آخر سب کچھ جانے دیکھے بعید و قریب
غیب کی خبریں دینے والا اللہ کا وہ حبیب
نبی جی اللہ اللہ اللہ ہو ......

حامد، محمود اور محمد دو جگ کے سردار
جان سے پیارا راج دلارا رحمت کی سرکار
نبی جی اللہ اللہ اللہ ہو ......

﴿شاعر: امجد حیدر آبادی﴾

❀ موتیوں کی لڑی ❀

یا محمد ﷺ! محمد ﷺ میں کہتا رہا نور کے موتیوں کی لڑی بن گئی
آیتوں سے ملاتا رہا آیتیں پھر جو دیکھا تو نعت نبی بن گئی
کون ہے جو طلب گار جنت نہیں یہ بھی مانا کہ جنت ہے باغ حسین
حسن جنت کو جب بھی سمیٹا گیا مصطفیؐ کے نگر کی گلی بن گئی

جتنے آنسو بہے میرے سرکار ﷺ کے سب کے سب ابر رحمت کے چھینٹے بنے
ہو گئی رات جو زلف لہرا گئی جب تبسم کیا چاندنی بن گئی

جب ہوا تذکرہ میرے سرکارؐ کا والضحیٰ کہہ دیا والقمر پڑھ لیا
آیتوں کی تلاوت بھی ہوتی رہی بات بھی بن گئی نعت بھی بن گئی

سب سے صائم زمانے میں کمزور تھا سب سے بے کس تھا بے بس تھا مجبور تھا
میری حالت پہ ان کو جو رحم آ گیا میری عظمت مری بے بسی بن گئی

﴿شاعر: صائم چشتی﴾

محمد کے شہر میں

کیوں آ کے رو رہا ہے محمد کے شہر میں
ہر درد کی دوا ہے محمد کے شہر میں

آؤ گناہ گارو! چلو سر کے بل چلیں
توبہ کا در کھلا ہے محمد کے شہر میں

قدموں نے اُن کے خاک کو کندن بنا دیا
مٹی بھی کیمیا ہے محمد کے شہر میں

صدقہ لٹا رہا ہے خدا اُن کے نام پر
سونا نکل رہا ہے محمد کے شہر میں

سب تو جھکے ہیں خانۂ کعبہ کے سامنے
کعبہ جھکا ہوا ہے محمد ﷺ کے شہر میں

وہ مل گیا خدا سے خدا اُس کو مل گیا
جو جا کے کھو گیا ہے محمد ﷺ کے شہر میں

اے رازؔ میں تو ہند میں بے چین ہوں مگر
دل نعت پڑھ رہا ہے محمد ﷺ کے شہر میں

﴿شاعر: رازمرادآبادی﴾

❁ روشنی چاروں طرف ❁

آمدِ سرکار سے ہے روشنی چاروں طرف
ہے بہار جشن میلاد النبی ﷺ چاروں طرف

دیکھئے کس شان سے اُبھرا ہے یہ بطحا کا چاند
فرش سے تا عرش چٹکی چاندنی چاروں طرف

آپ کی آمد سے پہلے یہ جہاں تاریک تھا
آپ کی آمد سے پھیلی روشنی چاروں طرف

کیا زمیں کیا آسماں کیا مشرقین و مغربین
سرورِ دیں کی قائم خسروی چاروں طرف

سادگی کا درس امت کو جو آقا نے دیا
کاش! آجائے نظر وہ سادگی چاروں طرف

آج بھی پیغام دیتی ہے مدینے کی فضاء
پھیل جاؤ لے کے فرمان نبی چاروں طرف

لمحہ لمحہ ذکر ہے خاکیؔ مرے سرکار کا
ذکر یہ ہوتا رہے گا ہر گھڑی چاروں طرف

﴿شاعر: عزیزالدین خاکی﴾

سمایا ہے مدینہ

نگاہوں میں سمایا ہے مدینہ
کہ ذہن و دل پہ چھایا ہے مدینہ
زمیں پر ہے یہ اک جنگ کا ٹکڑا
خدا نے خود سجایا ہے مدینہ
ہیں جبریل امیں خادم یہاں کے
مقدر خوب لایا ہے مدینہ
رواں آنکھوں سے آنسو ہو گئے ہیں
مجھے جب یاد آیا ہے مدینہ
تصور جب کیا طیبہ نگر کا
بہت نزدیک پایا ہے مدینہ
کرم فرما دیا آقا نے اُس پر
کہ جس کو بھی دکھایا ہے مدینہ
کوئی زائر یہ آ کر مجھ سے کہہ دے
تمہیں خاکی بلایا ہے مدینہ

(شاعر: عزیزالدین خاکی)

اللہ نے یہ شان بڑھائی

اللہ نے یہ شان بڑھائی تیرے در کی
بخشی ہے ملائک کو گدائی تیرے در کی
پانے کو تو خورشید و قمر چرخ نے پائے
کیا پایا اگر خاک نہ پائی تیرے در کی

جنت نے اُتارے تو بہت نور کے نقشے
تصویر مگر ہاتھ نہ آئی تیرے در کی

حوروں نے ملائکہ نے جنوں نے بشر نے
کس کس نے کہاں بھیک نہ پائی تیرے در کی

اللہ کے گھر سے ہے رسائی ترے در کی
اللہ کے گھر تک ہے رسائی تیرے در تک

لے جائے گی اک دن مجھے طیبہ میں اُڑا کر
جس وقت ہوا جھوم کے آئی تیرے در کی

محشر میں بھی اس شان سے جاؤں گا منور
رکھے ہوئے کاندھے پہ چٹائی ترے در کی

﴿شاعر: منور بدایونی﴾

❀ کبھی حمد کبھی نعت ❀

کبھی حمد ہو رہی ہے کبھی نعت ہو رہی ہے
کتنی بلند میری اوقات ہو رہی ہے

ذکر نبی سے جب سے وابستہ میں ہوا ہوں
رحم و کرم کی مجھ پہ برسات ہو رہی ہے

روزِ ازل سے اب تک ذکر نبی کی محفل
دن رات ہو رہی ہے دن رات ہو رہی ہے

فرش زمیں پہ رہ کر عرش بریں پہ جا کر
امت کو بخشوانے کی بات ہو رہی ہے

جو بھی گیا مدینہ اُس نے یہی بتایا
نورانیت کی ہر سو برسات ہو رہی ہے

معراج میں خدا سے عرش بریں پہ لوگو!
کتنی قریب دیکھو وہ ذات ہو رہی ہے

بلوایئے خدارا اطہرؔ کو اپنے در پر
اس کی بھی زندگی کی اب رات ہو رہی ہے

﴿شاعر: سید اطہر علی﴾

کالیاں زلفاں والا

کالیاں زلفاں والا دکھی دلاں دا سہارا
قسم خدا دی مینوں سب نالوں پیارا

دساں کی میں مصطفیٰ ﷺ دی کڈی سوہنی شان اے
آپ دی تعریف وچ سارا ای قرآن اے
پڑھ کے تو ویکھ جیہڑا مرضی سپارا
قسم خدا دی مینوں سب نالوں پیارا

کیندی اے حلیمہ مکھ دیکھ لجپال دا
لبھ کے لے یاواں کیتھوں سوہنا تیرے نال دا
چودھویں دا چن نے عرشاں دا تارا
قسم خدا دی مینوں سب نالوں پیارا

کر کے اشارا سوہنا سورج نوں موڑ دا
آپے ای چن توڑ دا تے آپ ای چن جوڑ دا
بگڑی بناوے میرے نبی دا اشارا
قسم خدا دی مینوں سب نالوں پیارا

ایڈا سوہنا نبی کوئی دنیا تے آیا نئیں
یار ایہو جیا کوئی رب نے بنایا نئیں
دید میرے نبی دی اے رب دا نظارا
قسم خدا دی مینوں سب نالوں پیارا

دیندے نے گواہی ذرے ذرے کوہ طور دے دے
ویکھ دے نصیباں والے جلوے حضور دے
آمنہؑ دا چن تے حلیمہ دا دلارا
قسم خدا دی مینوں سب نالوں پیارا

دل آقا دے نظارے کولوں

دل آقا دے نظارے کولوں رجدا ای نئیں
سوہنا ایہو جا جگ وچ لبھدا ای نئیں

پیارے نبی دی زبان ساڈے واسطے قرآن
کسی ہور دا بیان چنگا لگدا ای نئیں

نبی چڑھے نے براق پہنچے عرشاں تے آپ
اگوں پیندی اے آواز کوئی ڈکدا ای نئیں

حکم دتا اے خدا جبرئیل تو جا
جا کے سوہنے نوں لے آ عرش سجدا ای نئیں

دونوں ملے نے پیارے پردے کھل گئے نے سارے
بیٹھے کردے نے نظارے کوئی رجدا ای نئیں

﴿شاعر: نامعلوم﴾

مدینے دیاں پاک گلیاں

سارے جگ نالوں لگدیاں چنگیاں مدینے دیاں پاک گلیاں
رہیاں مہک جیویں جنت دیاں کلیاں مدینے دیاں پاک گلیاں
اوہناں گلیاں تو تن من واریئے کریئے سجدے تے شکر گزاریئے
اے تے نور دیاں سچیاں نیں ٹھلیاں مدینے دیاں پاک گلیاں
انان گلیاں اچ رہیا سوہنا پھردا سانوں ویکھنے دا چا بڑے چڑدا
ایتھے لگیاں میرے نبی دیاں تلیاں مدینے دیاں پاک گلیاں
ابر رحمتاں دے سدا ایتھے وسدے جاندے روندے تے آوندے ہس دے
رل ویکھنے نوں سیاں نے چلیاں مدینے دیاں پاک گلیاں
اونہاں گلیاں نوں جیہڑے ویکھ آوندے اوتے جنتاں نوں ہن بھل جاندے
تر گئے جنہاں نے تک لیاں مدینے دیاں پاک گلیاں
پاوے اینہاں گلیاں دا دیدار جو ہو جاوے رحمت دا حق دار اوہ
تر گے جنہاں تک لیاں مدینے دیاں پاک گلیاں

پنجتن کا غلام

میں تو پنجتن کا غلام ہوں

مجھے عشق ہے تو خدا سے ہے مجھے عشق ہے تو رسول سے ہے
میرے منہ سے آئے مہک سدا جو میں نام لوں تیرا بھول سے
مجھے عشق سرو سمن سے ہے مجھے عشق سارے چمن سے ہے
مجھے عشق ان کی گلی سے ہے مجھے عشق ان کے وطن سے ہے

مجھے عشق ہے تو علی سے ہے	مجھے عشق ہے تو حسن سے ہے
مجھے عشق ہے تو حسین سے ہے	مجھے عشق شاہ زمن سے ہے
میرا شعر کیا میرا ذکر کیا	میری بات کیا میری فکر کیا
میری بات ان کے سبب سے ہے	میرا شعر ان کے ادب سے ہے
میرا ذکر ان کے طفیل سے	میری فکر ان کے طفیل سے
کہاں مجھ میں اتنی سکت بھلا	کہ ہو منقبت کا بھی حق ادا
ہوا کیسے تن سے وہ سر جدا	جہاں عشق ہو وہیں کربلا
میری بات انہی کی بات ہے	میرے سامنے وہی ذات ہے
وہ ہی جن کو شیر خدا کہیں	جنہیں باب صلی علیٰ کہیں
وہی جن کو آل نبی کہیں	وہ ہی جن کو ذات علی کہیں
وہی پختہ ہیں	میں تو خام ہوں

سارے گلاب ریت پر

آیا نہ ہو گا اس طرح رنگ و شباب ریت پر
گلشن فاطمہ کے تھے سارے گلاب ریت پر

جان بتول کے سوا کوئی نہیں کھلا سکا
قطرۂ آب کے بغیر اتنے گلاب ریت پر

ترسے حسین آب کو میں جو کہوں تو بے ادب
لمس لب حسین کو ترستا ہے آب ریت پر

عشق میں کیا لٹائیے عشق میں کیا بچائیے
آل نبی نے لکھ دیا سارا نصاب ریت پر

لذت سوزش بلال، شوق شہادت حسین
جس نے لیا یونہی لیا اپنا خطاب ریت پر
جتنے سوال عشق نے آل رسول سے کیئے
اک سے بڑھ کے اک دیا سب نے جواب دیت پر
آل نبی کا کام تھا آل نبی ہی کر گئے
کوئی نہ لکھ سکا ادیب ایسی کتاب ریت پر

﴿کلام: جناب ادیب رائے پری﴾

تیرے چاہنے والوں کی خیر

میں منگتا ہوں پنجتن کا نبی علی حسین حسن کا
میں تو کہتا پھروں ہر کوچے گلی گلی
تیرے چاہنے والوں کی خیر یا نبی یا نبی تیرے چاہنے والوں کی خیر یا نبی یا نبی
جسے پیارے نبی سے پیار ہے تو سمجھو اُسی کا بیڑا پار ہے
ہو ورد نبی جو لب پر نعلین نبی ہو سر پر
تیرے چاہنے والوں کی خیر یا نبی یا نبی تیرے چاہنے والوں کی خیر یا نبی یا نبی
ایک اللہ نبی قرآن ہے ہر مسلم کی یہی پہچان ہے
اسلام کا اونچا علم ہے یہ پیارے نبی کا کرم ہے
تیرے چاہنے والوں کی خیر یا نبی یا نبی تیرے چاہنے والوں کی خیر یا نبی یا نبی
مولا علی سارے ولیوں کے امام ہیں ہر مشکل میں آئے سب کے کام ہیں
لو دم دم نام علی کا لیتے ہیں یہ نام نبی کا
تیرے چاہنے والوں کی خیر یا نبی یا نبی تیرے چاہنے والوں کی خیر یا نبی یا نبی

سارے نبیوں نے دی ہے سلامی تاجداروں نے کی ہے غلامی
ہیں دونوں جہاں کے والی بھرتے ہیں جھولی خالی
تیرے چاہنے والوں کی خیر یا نبی یا نبی تیرے چاہنے والوں کی خیر یا نبی یا نبی
ذکر آقا سے گھر کو سجاؤ نعرہ پیارے نبی کا لگاؤ
ہے آسرا پیارے نبی کا اب کام بنے گا سبھی کا
تیرے چاہنے والوں کی خیر یا نبی یا نبی تیرے چاہنے والوں کی خیر یا نبی یا نبی
پیارے آقا مدینے والے پھر سے راشد کو در پہ بلالے
اب ایسا کرم ہو جائے ہر بار مدینے آئے
تیرے چاہنے والوں کی خیر یا نبی یا نبی تیرے چاہنے والوں کی خیر یا نبی یا نبی
﴿شاعر: محمد راشد اعظم﴾

سرکار غوث اعظمؒ (منقبت)

سرکار غوثِ اعظم نظر کرم خدارا
میرا خالی کاسہ بھر دو میں فقیر ہوں تمہارا
جھولی کو میری بھردو ورنہ کہے گی دنیا
غوث الوریٰ کا منگتا پھرتا ہے مارا مارا
مولا علی کا صدقہ گنج شکر کا صدقہ
میری لاج رکھ لو یا غوث میں فقیر ہوں تمہارا
سب کا کوئی نہ کوئی دنیا میں آسرا ہے
میرا بجز تمہارے کوئی نہیں سہارا
دامن پیارے در پہ لاکھوں ولی کھڑے ہیں
کہاں روسیاہ فریدی کہاں یہ تیرا دُوارا
﴿کلام: جناب احمد فریدی﴾

جالیوں پر نگاہیں جمی ہیں

فاصلوں کو خدارا مٹا دو رخ سے پردہ اب اپنے ہٹا دو
اپنا جلوہ کسی میں دکھا دو جالیوں پر نگاہیں جمی ہیں
غوث اعظم ہو غوث الوری ہو نور ہو نور صلی علی ہو
کیا بیاں آپ کا مرتبہ ہو دستگیر اور مشکل کشا ہو
آج دیدار اپنا کرادو
جالیوں پر نگاہیں جمی ہیں
ہر ولی آپ کے زیر پا ہے ہر ادا مصطفیٰ کی ادا ہے
آپ نے دین زندہ کیا ہے ڈوبتوں کو سہارا دیا ہے
میری کشتی کنارے لگا دو
جالیوں پر نگاہیں جمی ہیں
شدت غم سے گھبرا گیا ہوں اب تو جینے سے تنگ آ گیا ہوں
ہر طرف آپ کو ڈھونڈتا ہوں اور اک اک سے یہ پوچھتا ہوں
کوئی پیغام ہے تو سنا دو
جالیوں پر نگاہیں جمی ہیں
سن رہے ہیں وہ فریاد میری خاک ہو گی نہ برباد میری
میں کہیں بھی مروں شاہ جیلاں روح پہنچے گی بغداد میری
مجھ کو پرواز کے پر لگا دو
جالیوں پر نگاہیں جمی ہیں

میں نے مانا گہنگار ہوں میں ہر سزا کا خطاوار ہوں میں
میرے چاروں طرف ہے اندھیرا روشنی کا طلبگار ہوں میں
اک دیا ہی سمجھ کر جلادو
جالیوں پر نگاہیں جمی ہیں
فکر دیکھو خیالات دیکھو یہ عقیدت یہ جذبات دیکھو
میں ہوں کیا میری اوقات دیکھو سامنے کس کی ہے ذات دیکھو
اے ادیب اپنا سراب جھکا دو
جالیوں پر نگاہیں جمی ہیں

﴿شاعر: ادیب رائے پوری﴾

غوث اعظم مدد المدد دستگیرؒ

قادرا سرورا پیر روشن ضمیر
غوث اعظم امام مبین بے نظیر
تیرے زیر قدم اولیاء اصفیاء
سرور سروراں پیر روشن ضمیر
ذکر سے تیرے ٹل جائیں سب مشکلیں
نام سے تیرے پائیں رہائی اسیر
تو جسے چاہے دے جس قدر چاہے دے
تیری بخشش نرالی عطا بے نذیر

تو ہے آئینہ سیرت مصطفیٰ
تو علیم و خبیر و بشیر و نذیر

یہ وظیفہ ہے ہر غم کا درماں وقار
غوث اعظم مدد المدد دستگیر

﴿شاعر: وقار صدیقی اجمیری﴾

تو بڑا غریب نواز ہے

تیری شان شان قلندری
تو بڑا غریب نواز ہے

تیرے در سے داغ جبیں ملا
یہ نشان کتنا حسین ملا
یہ نیاز حاصل ناز ہے

تو بڑا غریب نواز ہے
تیری شان شان قلندری

ہمیں تو نے اپنا بنا لیا
غم دو جہاں سے چھڑا لیا

تیرا دست جود دراز ہے
تو بڑا غریب نواز ہے

تیرے ذکر کیف سے جھوم لیں
تیرے آستانے کو چوم لیں

یہی عاشقوں کی نماز ہے
تو بڑا غریب نواز ہے

تیری شان انجم ہے نوا
کسی حال میں بھی نہ لکھ سکا

تو خدائے پاک کا راز ہے
تو بڑا غریب نواز ہے

﴿شاعر: قمرالدین انجم﴾

آباد رہے تیرا پاکپتن

منگتوں پہ نظر یا گنج شکر آباد رہے تیرا پاکپتن
اے خواجہ قطب کے نور نظر آباد رہے تیرا پاکپتن

تیری دید کو اپنی عید کہیں سب تجھ کو فرید فرید کہیں
دیتے ہیں صدا خواجہ کلیئر آباد رہے تیرا پاکپتن

دل بہلے گا نہ کلیوں میں مجھے رہنے دے ان گلیوں میں
تجھ پر ہے فدا دل جان جگر آباد رہے تیرا پاکپتن

یوں بابا تیری بارات سجی پیچھے ہیں ولی آگے ہیں علی
نبیوں کے نبی بھی تیرے گھر آباد رہے تیرا پاکپتن

سہرے کی ہے رنگت اجمیری ہیں نوری تاریں ہجویری
مخدوم نظام پڑھیں مل کر آباد رہے تیرا پاکپتن

﴿کلام: عبدالستار نیازی﴾

❀ آمدِ رمضان ❀

غل اٹھا ہے چارسو پھر آمد رمضان ہے
کھل اٹھے مرجھائے دل تازہ ہوا ایمان ہے

یا خدا ہم عاصیوں پر یہ بڑا احسان ہے
زندگی میں ہی عطا ہم کو کیا رمضان ہے

تجھ پہ صدقے جاؤں رمضان! تو عظیم الشان ہے
کہ خدا نے تجھ میں ہی نازل کیا قرآن ہے

آ گیا رمضاں عبادت پر کمر اب باندھ لو
فیض لے لو جلد کہ دن تیں کا مہمان ہے

مسجدیں آباد ہیں زورِ گناہ کم ہو گیا
ماہِ رمضان المبارک کا یہ سب فیضان ہے

دو جہاں کی نعمتیں ملتی ہیں روزہ دار کو
جو نہیں رکھتا روزہ وہ بڑا نادان ہے

ایک روزہ جو قضا کردے سنو نو لاکھ سال
وہ جہنم میں جلے سرکار کا فرمان ہے

یا الٰہی! تو مدینے میں کبھی رمضان دکھا
مدتوں سے دل میں یہ عطار کے ارمان ہے

﴿کلام: حضرت مولانا الیاس عطار قادری﴾

❁ رمضان کا ماہ مبارک ❁

مومنو! رمضان کا ماہ مبارک آ گیا
کیف وایماں پھر مسلمانوں کے دل پہ چھا گیا
شادیانے ہر طرف خوشبوں کے پھر بجنے لگے
پھر مسلمانوں کے کوچے اور گھر سجنے لگے
ہے مبارک باد اور صلی علی کی گونج سے
جا رہا ہے جانب مسجد مسلماں کا ہجوم
لے کے آیا ہے تراویح کے مزے ماہ صیام
ہر جگہ پر ہو رہی ہے بزم صلوٰۃ السلام
باب رحمت کھل گیا اور بند شیطاں ہو گیا
مومنو! رمضان کا ماہِ مبارک آ گیا
شیر خواری کے زمانے میں بھی غوث نیک نام
ماہِ رمضان کا کیا کرتے تھے ایسا احترام
یعنی دن بھر دودھ ہی پیتے نہ تھے رمضان میں
فرق بچپن میں بھی نہ آنے دیا ایمان میں
گونجتی ہیں مسجدیں یوں نعرۂ تکبیر سے
ہیں صفیں آراستہ ہر سو جوان و پیر سے
ہر طرف اللہ کی رحمت کا بادل چھا گیا
مومنو! رمضان کا ماہِ مبارک آ گیا

اس مہینے میں مسلمانوں بڑی ہیں برکتیں
اس میں رکھی ہیں خدائے دو جہاں نے حکمتیں

روزہ رکھ کر ہوتا ہے احساس بھوکوں کا ہمیں
اس سے دکھ معلوم ہو جاتا ہے پیاسوں کا ہمیں

دل تڑپتا ہے یتیموں بدنصیبوں کے لئے
درد ہم رکھتے ہیں بیواؤں غریبوں کے لئے

جب کوئی بھوکا نظر آیا تو دل تھرا گیا
مومنو! رمضان کا ماہِ مبارک آ گیا

الوداع ماہِ رمضان

قلب عاشق ہے اب پارہ پارہ الوداع الوداع ماہِ رمضاں
کلفت ہجر و فرقت نے مارا الوداع الوداع ماہِ رمضاں

تیرے آنے سے دل خوش ہوا تھا اور ذوق عبادت بڑھا تھا
آہ! اب دل پہ ہے غم کا غلبہ الوداع الوداع ماہِ رمضاں

مسجدوں میں بہار آ گئی تھی جوق در جوق آتے نمازی
ہو گیا کم نمازوں کا جذبہ الوداع الوداع ماہِ رمضاں

بزم افطار سجتی تھی کیسی! خوب سحری کی رونق بھی ہوتی
سب سماں ہو گیا سونا سونا الوداع الوداع ماہِ رمضاں

تیرے دیوانے اب رو رہے ہیں مضطرب سب کے سب ہو رہے ہیں
ہائے اب وقت رخصت ہے آیا الوداع الوداع ماہِ رمضاں

یاد رمضاں کی تڑپا رہی ہے آنسوؤں کی جھڑی لگ گئی ہے
کہہ رہا ہے یہ ہر ایک قطرہ الوداع الوداع ماہِ رمضاں
تم پہ لاکھوں سلام ماہِ رمضان تم پہ لاکھوں سلام ماہِ غفراں
جاؤ حافظ خدا اب تمہارا الوداع الوداع ماہِ رمضاں
سال آئندہ شاہِ حرم تم کرنا عطارؔ پر یہ کرم تم
تم مدینے میں رمضاں دکھانا الوداع الوداع ماہِ رمضاں

﴿کلام: حضرت مولانا الیاس عطار قادری﴾

بے کسوں کی دستگیری

سلام اس پر کہ جس نے بے کسوں کی دستگیری کی
سلام اس پر کہ جس نے بادشاہی میں فقیری کی
سلام اس پر کہ اسرار محبت جس نے سمجھائے
سلام اس پر کہ جس نے زخم کھا کر پھول برسائے
سلام اس پر کہ جس نے خوں کے پیاسوں کو قبائیں دیں
سلام اس پر کہ جس نے گالیاں سن کر دعائیں دیں
سلام اس پر کہ جس کے گھر میں چاندی تھی نہ سونا تھا
سلام اس پر کہ ٹوٹا بوریا جس کا بچھونا تھا
سلام اس پر جو امت کے لئے راتوں کو روتا تھا
سلام اس پر جو فرش خاک پر سوتا تھا

سلام اس پر کہ جس نے جھولیاں بھر دیں فقیروں کی
سلام اس پر کہ مشکیں کھول دیں جس نے اسیروں کی
سلام اس ذات پر جس کے پریشاں حال دیوانے
سنا سکتے ہیں اب بھی خالدؓ وحیدرؓ کے افسانے

شاعر: ماہر القادری

سلام

مصطفیٰ ﷺ جان رحمت پہ لاکھوں سلام
شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

شہر یارِ ارم تاجدارِ حرم
نو بہارِ شفاعت پہ لاکھوں سلام

شب اسریٰ کے دولہا پہ دائم درود
نوشۂ بزم جنت پہ لاکھوں سلام

ہم غریبوں کے آقا پہ بے حد درود
ہم فقیروں کی ثروت پہ لاکھوں سلام

جس کے ماتھے شفاعت کا سہرا سجا
اس جبینِ سعادت پہ لاکھوں سلام

جس طرف اٹھ گئی دم میں دم آ گیا
اس نگاہِ عنایت پہ لاکھوں سلام

جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند
اس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام
کاش محشر میں ان کی آمد ہو اور
بھیجیں سب ان کی شوکت پہ لاکھوں سلام
مجھ سے خدمت کے قدسی کہیں ہاں رضا
مصطفیٰ ﷺ جان رحمت پہ لاکھوں سلام

﴿کلام: حضرت احمد رضا خانؒ﴾

❀ غم کے مارے سلام کہتے ہیں ❀

اے صباء مصطفیٰ ﷺ سے کہہ دینا غم کے مارے سلام کہتے ہیں
یاد کرتے ہیں تم کو شام و سحر دل ہمارے سلام کہتے ہیں
اللہ اللہ حضور کی باتیں مرحبا رنگ و نور کی باتیں
چاند جن کی بلائیں لیتا ہے اور تارے سلام کہتے ہیں
اللہ اللہ حضور کے گیسو بھینی بھینی مہکتی وہ خوشبو
جس سے معمور ہے فضا ہر سو وہ نظارے سلام کہتے ہیں
جب محمد ﷺ کا نام آتا ہے رحمتوں کا پیام آتا ہے
لب ہمارے درود پڑھتے ہیں دل ہمارے سلام کہتے ہیں
زائرِ طیبہ تو مدینے میں پیارے آقا سے اتنا کہہ دینا
آپ کی گرد راہ کو آقا چاند تارے سلام کہتے ہیں

ذکر تھا آخری مہینے کا تذکرہ چھڑ گیا مدینے کا
حاجیو! مصطفیٰ سے کہہ دینا غم کے مارے سلام کہتے ہیں
اے خدا کے حبیب پیارے رسول یہ ہمارا سلام کیجئے قبول
آج محفل میں جتنے حاضر ہیں مل کر سارے سلام کہتے ہیں

﴿شاعر: نامعلوم﴾

سلام

یارسول اللہ ﷺ تیرے در کی فضاؤں کو سلام
گنبد خضریٰ کی ٹھنڈی چھاؤں کو سلام

والہانہ جو طواف روضۂ اقدس کریں
مست و بخود وجد میں آتی ہواؤں کو سلام

شہر بطحا کے در و دیوار پہ لاکھوں درود
زیر سایہ رہنے والوں کی صداؤں کو سلام

جو مدینے کی گلی کوچوں میں دیتے ہیں صدا
تا قیامت ان فقیروں اور گداؤں کو سلام

مانگتے ہیں جو وہاں شاہ گدا بے امتیاز
دل کی ہر دھڑکن میں شامل ان دعاؤں کو سلام

در پہ رہنے والے خاصوں اور عاموں کو سلام
یا نبی تیرے غلاموں کے غلاموں کو سلام

کعبہ اور کعبہ کے خوش منظر نظاروں پر درود
مسجد نبوی کی صبحوں اور شاموں کو سلام

جو پڑھے جاتے ہیں روز و شب ترے دربار میں
پیش کرتا ہے ظہوری ان سلاموں کو سلام

اے ظہوری خوش نصیبی لے گئی جن کو حجاز
ان کے اشکوں اور ان کی التجاؤں کو سلام

﴿شاعر: محمد عالی ظہوریؒ﴾

وقت دعا ہے

اے خاصۂ خاصان رسل وقت دعا ہے
امت پہ تری آکے عجب وقت پڑا ہے

جو دین بڑی شان سے نکلا تھا وطن سے
پردیس میں وہ آج غریب الغرباء ہے

وہ دین، ہوئی بزم جہاں جس سے چراغاں
اب اس کی مجالس میں نہ بتی نہ دیا ہے

جو تفرقے اقوام کے آیا تھا مٹانے
اس دین میں خود تفرقہ اب آکے پڑا ہے

جس دین نے دل آکے تھے غیروں کے ملائے
اس دین میں خود بھائی سے اب بھائی جدا ہے

ہے دین ترا اب بھی وہی چشمۂ صافی
دیں داروں میں پر آب ہے باقی نہ صفا ہے

﴿مولانا الطاف حسین حالی﴾

دُعا

کرم مانگتا ہوں عطا مانگتا ہوں
الٰہی میں تجھ سے دُعا مانگتا ہوں

عطا کر دو شان کریمی کا صدقہ دلا دے الٰہی رحیمی کا صدقہ
نہ مانگوں گا تجھ سے تو مانگوں گا کس سے ترا ہوں تجھی سے دعا مانگتا ہوں

الٰہی ہمیشہ تو مسرور رکھنا بلاؤں سے ہم کو بہت دور رکھنا
پریشانیاں ہم کو گھیرے ہوئے ہیں میں ان میں تیرا آسرا مانگتا ہوں

ہوا ہے نہ مایوس تیرا سوالی نہیں تیرے در سے گیا کوئی خالی
غریبوں پہ تو رحم کر یا الٰہی مریضوں کی خاطر شفاء مانگتا ہوں

الٰہی تجھے واسطہ پنجتن کا ہو شاداب غنچۂ دلوں کے چمن کا
یہ دامن ہمارے مرادوں سے بھر دے کرم کی نظر اک خدا مانگتا ہوں

(شاعر: نامعلوم)

دُعا

یا رب دل مسلم کو وہ زندہ تمنا دے
جو قلب کو گرما دے جو روح کو تڑپا دے

محروم تماشا کو پھر دیدۂ بینا دے
دیکھا ہے جو کچھ میں نے اوروں کو بھی دکھلا دے

بھٹکے ہوئے آہو کو پھر سوئے حرم لے چل
اس شہر کے خوگر کو پھر وسعت صحرا دے
اس دور کی ظلمت میں ہر قلب پریشاں کو
وہ داغ محبت دے جو چاند کو شرما دے
رفعت میں مقاصد کو ہمدوش ثریا دے
خودداریٔ ساحل دے آزادیٔ دریا دے
بے لوث محبت ہو بے باک صداقت ہو
سینوں میں اجالا کر دل صورتِ مینا دے
میں بلبل نالاں ہوں اک اجڑے گلستان کا
تاثیر کا سائل ہوں محتاج کو داتا دے

﴿کلام: علامہ اقبال﴾

❀ یا الٰہی ہر جگہ ❀

دنیا کسی جلوے سے منور ہے ضرور
پوشیدہ کوئی ہستی برتر ہے ضرور
ذرات کی افلاک کی سیاروں کی
گردش یہ بتاتی ہے کہ محور ہے ضرور

❀

یا الٰہی ہر جگہ تیری عطا کا ساتھ ہو
جب پڑے مشکل شہِ مشکل کشا کا ساتھ ہو

یا الٰہی گورِ تیرہ کی جب آئے سخت رات
ان کے پیارے منہ کی صبح جانفزا کا ساتھ ہو

یا الٰہی بھول جاؤں نزع کی تکلیف کو
شادیٔ دیدارِ حسنِ مصطفیٰ کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب زبانیں باہر آئیں پیاس سے
صاحبِ کوثر شہ جودو عطا کا ساتھ ہو

یا الٰہی گرمیٔ محشر سے جب بھڑکیں بدن
دامنِ محبوب کی ٹھنڈی ہوا کا ساتھ ہو

یا الٰہی نامۂ اعمال جب کھلنے لگیں
عیب پوشِ خلق ستارِ خطا کا ساتھ ہو

یا الٰہی رنگ لائیں جب میری بے باکیاں
ان کی نیچی نیچی نظروں کی حیا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جو دعائے نیک میں تجھ سے کروں
قدسیوں کی لب سے آمین ربنا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب رضاؔ خوابِ گراں سے سر اٹھائے
دولت بیدار عشق مصطفیٰ ﷺ کا ساتھ ہو

﴾امام الشاہ احمد رضا خاں﴿

مقطعہ

ہر کوئی بول رہا ہے باری باری
جس زباں پہ دیکھو یہ الفاظ ہیں جاری
فیضانِ عطار ہے نسبت کتنی پیاری
عطار کا کرم ہے نعیمؔ ہم ہیں عطاری

﴿محمد نعیم یوسف عطاری شیخوپورہ﴾